لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت

ہر چہ کنی بخود کنی گر ہمہ نیک و بد کنی

التقدیر

(تصنیف)

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام اقبالہ و فیوضہ

سشن جج سرکار آصفیہ

(زیر نگرانی و اہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

لها ما كسبت وعليها ما اكتسبت

هر چه کنی بخود کنی گر همه نیک و بد کنی

التقاریر

(تصنیف)

عالیجناب فضائل مآب کاشف رموز خفی و جلی مولوی میر عسکر علی صاحب دام فیوضہ وافاداتہ

سشن جج سرکار آصفیہ

(زیر نگرانی و اہتمام)

سید علی رضا

مطبوعہ مطبع انوار الاسلام حیدرآباد دکن

باعث تصنیف میرے عزیز کا وہ خط ہے جو صفحہ ۱ پر نقل ہوا ہے - اونکا اور اکثر احباب کا اصرار موجب طبع واشاعت ہوا یہ کتاب گویا میری طرف سے جواب خط ہی مین اپنی محدود نظری اور ہیچمدانی کا معترف ہون - اگرچہ جیسا کہ مین فی صد الکتاب بالا مین ذکر کیا ہے - اپنی وسعت نظر کی حد تک جملہ آیات قرآنی جو مسئلہ تقلید سے متعلق ہوسکتی ہین - اُن کل کو اس کتاب مین جمع کرلیا ہے - تاہم انسان ہون علمیت کا دعویٰ مطلقاً نہین رکھتا ہون - مغزز ناظرین سے ملتمس ہون - کہ اگر کوئی آیات میری تلاش سے رہ گئی ہون - تو اوس سے مطلع فرمادین - احسان ہوگا - تا آن کہ اگر یہ کتاب بہ نظر پسند ملاحظہ فرمائی جاے - تو طبع آیندہ مین اونکا اندراج کردیا جائیگا اور اوسی ضمن مین بعض خاص آیات کی تشریح بھی کردیجائیگی -

ناشکری ہوگی اگر میں اوس رہنمائی کا اعتراف نہ کرون جس سے میری بیحد و انتہا امداد

ہوی۔ یعنے شمس العلما مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کے ترجمۂ قرآنِ شریف کی ابتدائی
فہرستِ مضامین۔ اور مولوی وحید الزمان نواب وقار نواز جنگ مرحوم کی تصنیف
تبویبُ القرآن۔ اور مولوی سید مقبول احمد صاحب کا مبسوط اور انمول "اندکس"
آیاتِ قرآنِ شریف کا جن (۷) ترجمون اور تفاسیر کا مین نے استعمال کیا ہے اونکا
ذکر لضمن کتاب کر دیا گیا ہے ص ۱۱

اس تصنیف مین میرے (۵) یوم محض نوٹ لینے مین صرف ہوے۔ پھر
ایک ہفتہ آیاتِ متعلقہ کے انتخاب مین صرف ہوا۔ اسکے بعد (۲۰) دن تحریرِ مسودہ
مین گزرے۔ خدا سے میری دعا ہے کہ میری اس محنت سے مومنین کو فائدہ پہنچے فقط

حیدرآباد۔ غرۂ ذیلقعدہ ۱۳۳۸ھ
مطابق ۱۳ ارشہریور ۱۳۲۹ف موافق ۱۸ رجولائی ۱۹۲۰ء

بجیش نبی میر عسکر علی

تمہید

خطِ باعثِ تصنیف

چوک - مدراس
۲ رفبروری ۱۹۲۰ء

جناب خالو صاحب قبلہ دام ظلکم

قدم بوس اِس وقت میرے پاس دو دوست بیٹھے گناہ و ثواب کے متعلق بحث کر رہے ہین - ایک صاحب کا قول ہے کہ بُرے سے بُرا کام بھی جیسے - شراب خواری - زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین اگر اوس فعل کو ہم نے یہہ سمجھکر کیا کہ یہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین - تو کوئی گناہ نہین ہے دوسرے دوست کہتے ہین - کہ تقدیر مین جو کچھ ہو - تدبیر بھی شرط ہے - تدبیر سے تقدیر بدل سکتی ہے - مین نے بہت کچھ حجت کی مگر قائل نہ کرا سکا - اسلئے اِس مسئلہ مین آپسے ہدایت چاہتا ہون - زیادہ چہ عرض -

اطاعت شعار

نور

(نواب غلام محمد نور اللہ خان بہادر عرف چاند پادشاہ)

نوٹ - کاتب کا مجھسے جو رشتہ ہے وہ اس خط کے خطاب سے ظاہر ہے یہ صاحب نواب کرناٹک الاجاہ مرحوم و مغفور گوپامؤی کی چھٹی پشت کے پوتے ہین بیش مقدار کرناٹکی مشاہرہ پاتے ہین

رَبِّ یَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِكَ اَسْتَعِیْنُ

حیدرآباد دکن
۱۵ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

عزیزی چاند پادشاہ حرسک اللہ تعالیٰ

اللہ معکم و معنا یہہ مسئلہ "جبر و قدر" کا ہے۔ بڑے معرکہ کا مسئلہ ہے۔ ہزارہا کتب لکھی پڑی ہین۔ تاہم متشککی المزاج کی تشفی نہین ہوتی۔ خدا میری اس تحریر مین اثر دے۔ تمھارے دوست کے جس دعوے کی تم تردید چاہتے ہو۔ وہ بالفاظ قائل حسب ذیل ہے۔ جس کے دو حصہ ہین۔

(۱) "بڑے سے بُرا کام بھی جیسے شراب خواری۔ زنا وغیرہ ہم خدا کے حکم سے کرتے ہین"

(۲) "اگر اوس فعل کو ہمنے یہہ سمجھکر کیا کہ یہہ فعل ہم اپنے دل سے کرتے ہین تو گناہ ہے۔ لیکن اگر یہہ سمجھکر کرین کہ خدا کے حکم سے کرتے ہین۔ تو کوئی گناہ نہین ہے"

قائل نے خدا کا بھی نام لے لیا ہے۔ اس سے ہم یہہ امر مسلمہ سمجھینگے کہ قائل صاحب خدا کے قائل ہین۔ لہذا مسلم ہین۔ خدا اور رسول ﷺ اور قرآن پر ایمان رکھتے ہین۔

قائل صاحب بتادین۔ آپ کا خدا اچھا یا بُرا۔ آیا آپ کا خدا اپنے ارادون اور خواہشات مین متلوّن ہے۔ یا مستقل۔ ؟ بُرا بھلا فعل دونون خود کراتا ہے۔ خود گناہ کا حکم دے۔ اور گناہ کا ارتکاب کرائے۔ پھر خود اُلٹے رُوٹھے۔ سزا دینے پر تُلے۔ کیا کوئی مسلمان خدا کی ذات سے ایسی کیفیت منسوب کرسکتا ہے ؟ یہہ معقولیت

آپ کے پہلے جزو دعوے کی ہوئی۔

جزو دوم کے متعلق یہہ سوال وارد ہوتا ہے۔ کہ یہہ سمجھنا کہ مین اپنے ارادہ سے ایسا فعل کر رہا ہون یا یہ سمجھنا کہ خدا کے حکم سے ایسا فعل کر رہا ہون۔ اسطرح سمجھنے کا فعل آپکا اختیاری ہے یا کسی اور کا؟ آپ کے اس دعوے سے خود آپکا بُطلان اسطرح ہوتا ہے۔ کہ دونوطرح سے سمجھنا آپکا اختیاری امر ہے۔ چاہو اسطرح سمجھو۔ چاہو اوسطرح سمجھو۔ آپکا جی جو چاہے کرتے جائیے۔ اور یہ کہتے جائیے۔ بھائی مین نے تو اپنے ارادہ سے نہین کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے کیا۔ اِس پر کوئی آپ کو مار بیٹھے اور آپ کا بُھرتا بنا دے۔ آپ تو ضرور ایماناً و اعتقاداً مجسٹریٹ کے پاس استغاثہ نہ کرینگے۔ کیونکہ آپکی پٹن تو آپکے اعتقاد مین بحکم ایزدی ہوی۔ یہ کیسا ڈھکوسلہ گناہ کے ارادہ کا ہے؟۔ صاف خدا سے اِنکار کر دو۔ کہدو۔ ہم جو چاہینگے کرینگے کسکا اسمین اجارہ ہے؟

قائل صاحب کے ذہن میں غالباً لَاتَتَحَرَّكُ ذَرَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ کا مضمون ہے۔ ترجمہ۔ ایک ذرّہ بھی بلا حکم اللہ کے نہین حرکت کرتا۔ جو نہ حدیث ہے نہ آیۂ قرآنی۔ بلکہ کسی عرب کا قول ہے۔ اِس مادّہ مین آیاتِ قرآن آیندہ سناؤنگا۔ ذری اسی قول سے بحث کرلون۔

اِنسان کو شیطان اوبھارتا رہتا۔ کہ کوئی حیلہ یا تاویلِ شرعی گناہ کے لئے نکال آئے۔ تا آنکہ اوسکا مدعا پورا ہوجائے۔ کہ گناہ بدترِ گناہ ہوجاے۔ ایسا ہی رُجحان ہے۔ جو اِس قول کے ایسے معنے کرا رہا ہے۔ ذرا غور سے دیکھو تو اِس قول مین دو لفظ سمجھنے کے قابل ہین۔ یعنے تَتَحَرَّكُ اور ذَرَّةٌ۔ اِن ہر دو کے لئے جسمیت مادّیت لازمی ہے۔ حرکت جسم ہی سے مخصوص ہے۔ اور ذَرَّةٌ۔ گو وہ کتنا ہی چھوٹا کیون نہو

مگر ہے تو مادہ ہی۔ پس یہہ قول مطلق مادون اور جمادات سے متعلق ہے نفس انسان
سے متعلق نہین ہے جسم انسان تو بعد موت بھی سالم وکامل رہتا ہے۔ مگر بے حس و
حرکت۔ بلا احساس و ادراک۔ تو دہ گوشت و استخوان۔ ایک مادہ مطلق کی طرح رہتا ہے
انسان کا اطلاق اُس کالبد پر اُسی وقت ہوتا ہے جبکہ روح و نفس اُس سے عمل کراتا ہے
نفس انسان کوئی مادی شئے نہین ہے۔ اسلیئے یہہ قول نفس انسان سے متعلق نہین ہے۔
اگر یہہ کہا جائے۔ کہ انسان اپنے ہاتھ پیر سے عمل کرتا ہے۔ تو اسکا جواب یہہ ہے کہ
اعضائے بدن وسیلۂ عمل ہین عمل نتیجۂ ارادہ ہے۔ اور ارادہ نفس کرتا ہے۔ بعض گناہ
بلا واسطۂ اعضا بھی تو سرزد ہوتے ہین۔ مثلاً کفر و شرک کا اعتقاد۔ جو محض ذہنی کیفیت
ہے۔ پس اِس قول کا صحیح معنے یہہ ہے۔ کہ جن اشیا ہین خدا نے قوتِ ارادی اختیار
فعلی نہین دیا ہے۔ وہ اشیا بطور خود حرکت نہین کرسکتین آپ کو معلوم ہو جانا چاہیئے۔
کہ انسان ہین خدا نے قوتِ ارادی اور اختیار فعلی دیا ہے۔ اور گویا فرماتا ہے کہ اب
تم پر ہمارا جبر نہین ہے۔ ہمنے تمکو قدرتِ عمل دیدی ہے۔ اپنی قدرت کا استعمال ہماری
ہدایت کے موافق کرو۔ اگر ایسا نہ کیا تو ہماری شرع کی تعمیل نہین کی لہذا اثم کے
مرتکب ہوے۔ فریب مین آگئے شیطان کے۔ فریبِ شیطان نے تم مین اور
خدا مین جدائی پیدا کردی۔ لہذا تم ذنب کے مرتکب ہو گئے پھر تو تم دوزخ کی آگ
مین جھونک دیے جاؤ گے۔ یہہ معنی ہین جبر و قدر کے بہ حدِ انسان۔ لیکن جن مخلوق
مین قوت ارادی اور اختیار فعلی نہین ہے اُن کے متعلق جبر و قدر کے یہ معنی ہونگے۔
کہ ان پر جبر ہے۔ اِن مین کسی قسم کی قدرتِ عمل نہین ہے۔
یہہ تو جواب ہے تمہارے دوست کے دعوے کا لیکن چونکہ یہ ایک معرکہ کا مسئلہ ہے

اور اس سے بہت سے مومن مسلمان گمراہ ہو رہے ہین اسلئے جہانتک ممکن ہو اس مسئلہ کو
صاف کردینا انسب ہے۔ اگرچہ مجھسے بہتر بزرگوارون نے اس مسئلہ مین بسیط کُتب
لکھدی ہین لیکن اُن کے پڑہنے اور سمجھنے کے لئے اِستعدادِ علمی کی بھی ضرورت ہے۔ اور
اکثرون مین دیگر اہم مسائل بھی شامل ہوگئے ہین۔ میرے خیال مین یہہ بات آئی۔ کہ
جسطرح فعل ہر انسان سے سرزد ہوتا ہے۔ اوسیطرح اس مسئلہ کی تفہیم بھی ایسی ہو کہ ہر انسان
اسکو سمجھ جائے۔ حتیٰ کہ بے علم شخص۔ کم عمر لڑکا۔ سادہ فہم عورتین بھی۔ اِسکو بلاتکلّف
سمجھ لے سکین۔ ایک اور امر بھی میرے پیش نظر ہے۔ وہ یہہ کہ جملہ کتبِ ہدایت سے غرض
بھی ہوا کرتی ہے۔ کہ نوعمر طبقہ ہدایت لے۔ اور اپنی آیندہ زندگی کے اعمال درست
کرے۔ لیکن نوعمرون مین باقتضائے عمر یہہ کیفیت ہوتی ہے۔ کہ وہ خود کو دنیا بھر سے
زیادہ واقف سمجھتے۔ اور عقل ہی سے ہر بات کو قبول کرنا چاہتے۔ میرے مخاطب بھی
نوعمر ہین جنکی عمر تقریباً بست سالہ ہے۔ اور عقلی اُمنگون مین ہین۔ مجھے سخت افسوس
ہوگا۔ اگر مین اُن کو یہ کہکر مجبور کرون کہ فلان حدیث ہے۔ فلان امام کا قول ہے۔
فلان فلان بزرگانِ دین کے اقوال ہین اِنکے مقابلہ مین بلا عذر و حجت سرِ تسلیم خم کرلینا
چاہیئے۔ ورنہ کافر ہو جاوگے مین یہہ طریقہ اختیار کرنا چاہتا ہون کہ محض عقلی بحث سے
اس مسئلہ مین قائل کرادون۔ وَبِاللّٰهِ التَّوفِیقُ

قائل کا قول ہے "بُرے سے بُرا کام بھی۔ جیسے شراب خواری زنا وغیرہ۔ ہم خدا کے حکم
سے کرتے ہین"۔ اس سے یہہ نتایج مستخرج ہوتے ہین۔ کہ افعال کا وجود ہے۔ اور وہ
بہت سے ہین۔ منجملہ اُن کے چند حسنۃ یعنے افعال نیک ہین۔ اور چند بد یعنے
سَیِّئَہ منجملہ سَیّئات کے شراب خواری اور زنا کا ذکر کرکے "وغیرہ" کی لفظ سے تعدد

ظاہر کردیا۔ لیکن یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ کس وصف کی وجہہ سے فعل فعلِ بد یعنے سَیِّئَہ یا گناہ بن گیا۔ گناہ کے لئے دو لفظ ذہن مین آتے ہین۔ یعنے اِثْمٌ اور ذَنْبٌ

اِثْمٌ کی تعریف ہے۔ مَا یَجِبُ التَّحَرُّزُ مِنْہُ شَرْعًا وَّ طَبْعًا۔ ترجمہ جس سے پرہیز کرنا ازروے شرع اور طبعیتِ انسانی لازم ہے۔ (علامہ سید شریف)

ذَنْب کی تعریف ہے۔ مَا یَحْجُبُکَ عَنِ اللّٰہِ۔ ترجمہ جو پردہ کردیتا ہے۔ یعنے درمیان آجاتا ہے۔ یعنے جدائی پیدا کردیتا ہے تجھ مین اور خدا مین (ایضاً)

اِن ہر دو تعریفون کو ملا کر ایک ہی تعریف گناہ کی یہ ہو سکتی ہے کہ گناہ وہ فعل انسانی ہے کہ جسکو خدا پسند نہین فرماتا۔ اسلئے کہ اگر ازروے شرع پرہیز لازم ہی تو غرض رضا جوئی باری تعالیٰ ہوی۔ اور اگر بندہ اپنے مین اور خدا مین جدائی پیدا ہونا چاہتا ہے۔ توبھی مطلب رضا جوئی ربّانی ہوا۔ اوپر کی تعریف سے یہ ظاہر ہوا ہے کہ گناہ ایسا فعل ہے کہ جس سے پرہیز کرنا مناسب ہے اِس سے یہ نتیجہ نکلا۔ کہ پرہیز کرنا چاہیے اِنسان تو پرہیز کرسکتا ہے۔ مگر معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ اسطرح پرہیز کرنے یا نہ کرنیکا خیال بھی خدا ہی کی طرف سے ہے۔ اب ہم کو اسی سے متعلق بحث کرنی ہے۔ کہ کسی فعل کے کرنے کی رغبت یا خواہش جو انسان کو ہوتی ہے۔ آیا وہ خدا کے حکم سے ہوتی ہے یا یہ امر اختیاری انسان ہے۔

اسکی تحقیق کے لئے ضرورت اسکی ہے کہ مَشِیَّتْ اور مَرْضِی مین تمیز کرلیں۔ مَشِیَّتْ کے معنے خواہش کے ہین اِس اعتبار سے فرض کرو کہ تمہاری خواہش ہے کہ تمہارا ایک باغ ہو۔ اسمین ایک کوٹھی ہو اور تم اوسمین خوش عیش بسر کرو۔ لیکن یہ خواہش تمہارے ذہن ہی مین رہی۔ تمہاری خواہش پوری کرنے کے لئے تمہاری

طرف سے اہتمام کی ضرورت ہے۔ تم زمین خرید وگے۔ اوسمین مکان کے لئے ایک قطعہ مخصوص کروگے۔ پھر باقی زمین کے قطعات کروگے۔ کہ فلان فلان قطعات مین فلان فلان درخت اورچمن لگائے جائین۔ خلاصہ یہہ کہ یہہ سب اہتمام تم کروگے۔ فرض کرو کہ یہ سب کچھ تم نے کردیا۔ باغ اور کوٹھی تیار کرلی۔

ایک دوسری مثال لو تمھاری خواہش ہے کہ پیادہ روی مناسب نہین ہے سواری رکھنی چاہیے۔ اسکا بھی تم نے اہتمام کیا۔ روپیہ فراہم کیا۔ بگی گھوڑے کی تلاش کی۔ خرید بھی کرلیا۔

مگر باغ سرسبز وشاداب نہین رہ سکتا جب تک کہ تم باغبان نہ امور کرد۔ اور سواری کے لئے بھی تکو کوچبین اور سائیس کے نوکر رکھنے کی ضرورت ہے۔ پس انکو بھی تم نے نوکر کرلیا۔

اتنی شکلون کے بعد تمھاری خواہش اس حدتک تو پوری ہوگئی۔ کہ باغ اور سواری موجود ہوگئی۔ اس نتیجہ کا پورا ہونا بھی تمھارے اختیار مین نہین تھا۔ مانع و فراحم کوئی امور ہوجاتے۔ تو مدعا ہی پورا نہ ہوتا۔ یا یہ ہوتا۔ کہ نتیجہ تو نکلتا مگر حسب دلخواہ نہ نکلتا۔

مشیت کی لفظ خدا ے تعالی کی خواہش کے ساتھ مخصوص ہوگئی ہے اور خدا کی **مشیت** یعنے خواہش کی یہہ کیفیت ہے۔ کہ ادہر خواہش کی۔ اُدہر اہتمام بھی ازخود ہوگیا۔ اور نتیجہ بھی برآمد ہوگیا۔ یہہ فرق ہے انسان کی خواہش مین۔ اور خدا کی مشیت مین۔ گویا خدا کی مشیت مین خواہش اور اہتمام اور جملہ لوازم و مراتب اہتمام شامل ہین اوسکے پورا ہونیمین کوئی امر مانع و فراحم نہین ہوسکتا ہے۔ نتیجہ بھی برآمد ہوجاتا اور وہ ہمیشہ خدا کی خواہش کے موافق ہی ہوتا۔

اب پھر ہم تمھارے باغ اور سواری کیطرف متوجہ ہوتے ہین۔ کیونکہ وہ فقط موجود ہو گئے ہین۔ مگر صرف مین آنکی نوبتہ نہین آئی۔ اِس کے لئے ضرورت ہے کہ تم باغبان اور کوچمن اور سائیس کو ضروری ہدایات دو۔ کہ وہ کسطرح کام کرین پس تم نے باغبان کو ہدایت دی کہ درختون کی حفاظت کرے۔ چمن اور کونڈون کی حفاظت کرے۔ آب رسانی ٹہیک کرے۔ باغ کے ثمرہ کی حفاظت کرے۔ وغیرہ۔ اور کوچمن کو ہدایت کی کہ سائیس کے کام کی نگرانی کرے۔ گھوڑے گاڑی کو اچھی حالت مین رکھے۔ ہانکنے کے وقت دوسری گاڑی سے ٹکر نہ لگائے۔ باگین سنبہالے رکھے۔ کہ گہوڑا ٹہو کر نہ دے۔ اور سائیس کو ہدایت کی کہ دانہ چارہ برابر دیا کرے۔ خیانت نکرے۔ مالش ٹہیک کرے۔ گھوڑے کو پاک صاف رکھے۔ اوسکی صحت کا خیال رکھے۔

تجربہ سے تم کو معلوم ہوا کہ باغبان۔ آب رسانی ٹہیک نہین کرتا ہے۔ درخت خشک ہو گئے۔ ثمرہ چوری کرتا ہے۔ کونڈے بے احتیاطی سے توڑ دیئے۔ سائیس نے دانہ چرالیا۔ مالش ٹہیک نہین کی۔ گہوڑے کے سُم مین کیڑے پڑ گئے۔ کوچمن نے دوسری گاڑی سے بگّی ٹکرا دی۔ تمکو صدمہ آیا۔ گاڑی ٹوٹی۔ باگین بھی چھوڑ دیں۔ گھوڑے نے ٹہو کر لی۔

اِن واقعات پر غور کرو۔ تم نے اِن لوگون کو نوکر کیا۔ اون کو تمھارے باغ پر۔ بگّی۔ گھوڑے پر اختیار دیا۔ اور اوس اختیار کے اِستعمال کا طریقہ بتادیا۔ پوری ہدایت کردی۔ مگر اونکا عمل درست اور حسبِ ہدایت نہین ہوا۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ تمھاری مرضی کے موافق تمہارے ملازموں نے عمل نہین کیا۔ ملازم کی حیثیت سے تم نے اونکا وجود تو قائم کر دیا۔ اور اونکو ایک دستور العمل کے طور پر طریقہ عمل

کی ہدایت بھی کردی۔ مگر اونھون نے ویسا عمل نہین کیا۔ جس سے تم راضی ہوتے۔ اِس لئے تم اون کو سزا دوگے۔ موقوف کروگے۔ اختیارِ عمل تم ہی نے اونکو دیا تھا اِس ہدایت کے ساتھ کہ کِسطرح عمل کرنا چاہیئے۔ مگر اونہون نے اِسکا عُدول کیا۔

اسی باغ کی تمثیل کے ساتھہ ایک اور امر بھی فرض کرلو۔ تمھارے باغ مین گھانس ہری۔ اچھی۔ اور بہت ہے۔ تم تمھارے گھوڑے کو چرنے کیلئے چھوڑتے ہو۔ گھوڑے نے چمن کے خوشنما پودے بھی کھالئے۔ ٹھکرا کر کونڈے توڑدیے۔ اور ہمسایہ کے بھی باغ مین جاکر نقصان پہونچایا۔ ہمسایہ کا نقصان تم اپنی ذات سے بھرتے ہو اور گھوڑے کو سزا دینے کا خیال بھی نہین کرتے۔ یہ کیون؟ اِسوجہ سے کہ تم کو معلوم ہے کہ گھوڑے مین عقل نہین ہے۔ اچھے برُے کام کی تمیز نہین ہے۔ مگر باغبان پر تدارک کرتے ہو۔ کہ کونڈے کیون توڑے۔ اِس لئے کہ اوس کو عقل ہونیکی وجہ سے تمیز اچھے برُے کام کی ہے۔ حکم کی تعمیل اور اوس کے عُدول کو وہ سمجھتا ہے۔

اِنسان نے خواصِ عالم کو جہانتک دریافت کیا ہے۔ اسمین اپنی ذات کے متعلق یہ دریافت کیا ہے۔ کہ اِسمین یعنے اِنسان مین دو جوہر خاص خدا نے عطا فرمائے ہین۔ یعنے۔ عقل اور قوتِ ارادہ۔ ارادہ تابع عقل قرار پاتا ہے۔ کیونکہ عقل سے اِنسان سمجھتا۔ سمجھکر عمل کا ارادہ کرتا۔ اور ارادہ کو عمل کی حدتک پہونچاتا۔ اِنھین جوہروںکی وجہ سے اِنسان اَشرف المخلوقات ہے۔ قائل صاحب کی حُجّت ایسی ہے کہ جس سے اِنسان عقل اور ارادہ دونو سے خالی ہوجاتا ہے۔ حالانکہ اِنسان کی تعریف یہ کیگئی ہے کہ وہ جسم ہے۔ نامی۔ یعنے ازخود بڑہنے نمو کرنیوالا ہے۔ ذِی عقل ہے اور متحرک بالارادہ ہے یعنے اپنے ارادہ سے حرکت کرتا ہے۔

انسان مین عقل وعلم کا جوہر عطا فرمانے کے بعد خدا کا فرمان یہ ہے۔ کہ انسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل ہمیشہ نیک ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے اَوَامِر کا۔ اور یہی فرمان ہے۔ کہ انسان عقل سے کام لے۔ ارادہ عمل کرے۔ مگر وہ عمل کبھی بد نہ ہونا چاہئے۔ اور یہ گویا خلاصہ ہے نَوَاہِی کا بُری کامونکی اور اُن کامون کی جن سے خدا راضی نہین ہوتا ہے۔ الخ تفصیل بھی خدا نے قرآن شریف مین فرما دی ہے۔ جو قانون اور دستورالعمل مجموعہ ہدایات انسان کے لئے ہے۔ اوامر اور نواہی دونو کو ملانے سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب بدی نکرنی ہے۔ تو نیکی ہی کرنی ہوگی فریضۂ انسانی یہ ہے کہ عقل سے کام لیکر نیکی ہی کرتا رہے۔

خلاصہ اس بحث کا یہ ہے کہ انسان کو خلق کر کے خدا نے اوس مین علم وعقل کا جوہر کرامت فرمایا۔ یہ اوس کی مَشِیَّت تھی۔ پھر خدا نے ہدایت فرمائی کہ اوس جوہر کا انسان کسطرح استعمال کرے۔ تاآنکہ خدا اوس سے راضی رہے۔ پس انسان کو چاہیے کہ خدا کی مرضی کے موافق عمل کرے۔ جس طرح تم کو خدا نے خلق کیا۔ اور تم مین علم وعقل کا جوہر دیا اوسی طرح تم نے بھی باغبان اور کوچبن اور سائیس بنا دئیے۔ اور اون کو ایک اختیار بھی دیدیا۔ طریق عمل کی ہدایت بھی کردی۔ لیکن چونکہ تمہارے ملازمون نے اس اختیار کا استعمال صحیح نہین کیا۔ بلکہ اوس مین عدول کیا۔ اس لئے انہون نے تمھاری مرضی کے موافق تمہاری خدمت نہین کی۔ اور مستوجب تدارک تمھارے پاس ہوے۔ اسی طرح سمجھ لو کہ تم بھی اپنے اختیارات حاصلہ کا استعمال حسب ہدایت ربانی نکرو گے۔ تو تم بھی مرضیِ الٰہی کے خلاف کرو گے۔ اس مین عدول کرو گے لہٰذا تم بھی مستوجب عذاب ہو گے۔ علم وعقل کا جوہر انسان مین ابتدا سے

دے رکھا ہی۔ چنانچہ انسان سے خطاب کرکے خدانے کلام مجید میں یَعْقِلُونَ وَتَعْقِلُونَ وَیَعْلَمُونَ وَتَعْلَمُونَ وَیَفْقَهُونَ وَتَفْقَهُونَ کا استعمال صدہا مقام مین فرمایا ہے۔ ان الفاظ کے معنے سمجھنے اور جاننے کے ہین۔ جابجا اسطرح فرماتا ہے کہ اتنا بھی نہین سمجھتے؟ اتنی بھی عقل نہین ؟۔ جس سے ثابت ہے کہ انسان مین علم وعقل کا مادہ خدانے دی رکھا ہی

اب مین اس کو ثابت کرونگا کہ خدانے انسان کو خلق کرکے اوس کو علم و عقل عنایت فرمائی۔ پھر ہدایت فرمائی کہ انسان کو کس طرح عمل پیرا ہونا چاہیے۔ پھر تنبیہ فرمائی کہ بصورتِ خلاف ورزی عذابِ جہنم نصیب ہوگا۔ اپنی معلومات کے لئے اگرچہ مین نے کتب اور تفسیر سے مدد لی ہے۔ چنانچہ اسوقت میرے سامنے (۷) ترجمہ قرآن شریف کے ہین۔ یعنے سعدی[1] شیراز کا فارسی مین۔ شاہ[2] ولی اللہ صاحب کا فارسی ہین۔ شاہ[3] رفیع الدین صاحب۔ شاہ[4] عبدالقادر صاحب شمس[5] العلما مولوی نذیر احمد خانصاحب۔ مولوی[6] مقبول احمد صاحب اور مولوی[7] فرمانعلی صاحب کا اُردو مین۔ اردو تفسیر۔ تفسیر[1] حسینی اور تفسیر عمدۃ[2] البیان بھی سامنے ہین۔ مگر اوسکا ذکر اس بحث مین استدلالاً محض اس وجہ سے نہین کیا ہے۔ کہ میرے مخاطب یہ نہ خیال کرین کہ مین اونھین عقاید کے جکڑبند مین مجبور کرتا ہون۔ انہین امور کو مین نے عام فہم معمولی پیرایہ مین ادا کیا ہے۔ میری اس تحریر مین بالکلیہ قرآنی آیات سے بحث ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ بہ حدِ وسعتِ نظر میری مین نے اس مادہ مین جملہ آیات منتخب کرلی ہین۔ جابجا مین نے بکثرت تصریحی نوٹ بھی لکھے ہین۔ ناگزیر (۱۵) موقعون مین فقط شانِ نزولِ آیات کا ذکر کیا ہے۔ جو محض تاریخی واقعات ہین۔ اور سہولتِ فہم اور سلسلۂ مضمون کو سیاقِ آیتہ سے ملاکر تبا نیکی

غرض سے ماقبل ومابعد کی آیتین بھی نقل کیگئی ہین - میرا ثبوت تدریجی ہوگا جس سے سلسلۂ بحث بآسانی قائم ہوگا - اِس ثبوت کو مین چار جزء پر حسبِ ذیل تقسیم کرتا ہون -

جُزءِ اوّل - مِیثاق وابتلاء - میثاق کے معنے مُعاہدہ کے ہین اور ابتلاء کے معنے آزمایش کے

جُزءِ دُوُم - قلمبندیِ اعمال

جزءِ سُوُم - مُحاسبہ ومُوازنہ وسزا وجزاءِ اعمال

جُزءِ چہارُم - قُدرتِ کاملہ

جُزءِ اوّل - مِیثاق وابتلاء (کوِننٹ - مُعاہدہ)

اِس حصہ مین آیاتِ پاکِ قرآن مجید سے ثابت کرونگا کہ خداے تعالیٰ کی یہ مَنشِیّت ہوی کہ انسان کو خلق کرے پس انسان کو خلق فرماتا ہے اوسیوقت مُعاہدہ اور آزمایش کے جو اسباب ہو گئے انکی بھی تصریح انہین آیات سے کیجایگی جس سے ثابت ہوگا کہ شیطان کو انسان سے اوسکی اشرفیّت کی وجہ سے حَسَد اور خصومت پیدا ہوگئی اور بتایا جایگا کہ تعمیلِ معاہدہ کا مقام انسان کیلئے یہی دنیا قرار دیا گیا اور یہی دنیا انسان اور شیطان کی آزمایشِ استقلال واِغوا کا اکھاڑا بنائی گئی ظفر یا ہزیمت سے سَرٹیفکیٹ جنّت یا جَہنّم کا یہین سے اِنسان کو حاصل ہوگا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیات	ترجمہ
۱	البقرہ	۴	اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ	اور (اے رسول) تمہارے رب نے جس وقت کل فرشتون سے

جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً
قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ
فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ
قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ
عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ
أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَكَ
لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ قَالَ
يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَلَمَّا
أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ
لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ
وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ۝ وَإِذْ قُلْنَا
لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ
فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ
وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ

یہ فرمایا کہ زمین پر اپنا خلیفہ یا نائب مقرر کرنیوالا ہون
تو اونھون نے عرض کی۔ کہ کیا تو ایسون کو خلیفہ
مقرر کریگا۔ جو زمین مین فساد اور خون ریزی کیا
کرین؟ حالانکہ ہم تیری تسبیح اور تقدیس کیا کرتے ہین
پروردگارِ عالم نے فرمایا مین وہ وہ جانتا ہون
جو تم نہین جانتے۔ اور آدمؑ کو کل نام تعلیم
کر دیئے۔ پھر (جنکے نام تعلیم کئے تھے) اونکو
فرشتون کے سامنے پیش کر کے ارشاد فرمایا
کہ اگر تم سچے ہو تو اِنکے نام مجھ کو بتادو۔ اونھون
نے عرض کی تیری شان عالی ہے۔ ہم کو سوائے
اُتنے کے جتنا تو نے تعلیم کیا ہے۔ کچھ نہین
معلوم ہے۔ بیشک صاحبِ علم اور حکمت تو ہی ہے
خدا نے فرمایا۔ اے آدمؑ۔ اونکے نام ان فرشتون کو
تم بتادو۔ چنانچہ جب آدمؑ نے اونکے نام فرشتون
کو بتا دیئے۔ تو خدا نے فرمایا۔ کیون؟ مین نے
تم سے کہا نہین تھا۔ کہ مین آسمان اور زمین
کی پوشیدہ باتون سے بھی آگاہ ہون۔ اور
جو کچھ تم ظاہر کر رہے ہو اوس سے۔ اور جو کچھ
چھپا رہے ہو اوس سے بھی خوب واقف ہون

الْكٰفِرِيْنَ ۝ وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ص وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ط اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ج فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّىْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَاىَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور جس وقت ہم نے کل فرشتون کو حکم دیا کہ آدمؑ کو سجدہ کرو۔ تو سواے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔ ابلیس اکڑ کر انکاری ہوا۔ اور کافرین شمار ہوا۔ اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدمؑ۔ تم اور تمھاری زوجہ اس باغ بہشت مین بسو۔ اور جہان جہان سے تم دونو کا جی چاہے خوب کھاؤ (پیو)۔ مگر اس درخت کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تمھارا شمار نافرمانون مین ہو جائیگا۔ شیطان نے اون دونو کو فریب دیا اور جہان وہ تھے وہان سے اونکو آخر نکال چھوڑا۔ (کیونکہ) ہم نے (اونکو) حکم دیا کہ نیچے جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے دشمن رہوگے۔ اور مقررہ وقت تک زمین مین تمھاری جاے قرار ہے۔ اور وہین تمھارے لیے سرمایۂ حیات ہے۔ پس آدمؑ کو اپنے رب کی طرف سے کچھ کلمات ملے۔ جن سے خدا نے اونکی توبہ قبول کرلی۔ بیشک بڑا توبہ قبول کرنیوالا۔ اور رحم کرنیوالا ہے۔ ہم نے حکم دیا کہ تم دونو تینو اس باغ بہشت سے نیچے چلے جاؤ۔ پس میری طرف سے تمکو ہدایت ضرور پہونچیگی۔ پھر جو میری ہدایت کی پیروی کرینگے۔ اونکو نہ آیندہ کا کچھ خوف ہوگا۔ اور نہ وہ گزشتہ کا غم کرینگے۔ اور جو انکار کرینگے اور ہماری آیتونکو جھٹلائنگے وہی جہنمی ہین۔ وہ ہمیشہ اوسی مین رہینگے۔

۲	الاعراف	۲	وَلَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ	اور بیشک ہم نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمھاری صورت
			ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	بنادی۔ پھر ہم نے فرشتون سے کہا کہ آدمؑ کو سجدہ
			لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ	کرو۔ پس سوائے ابلیس کے سبھون نے سجدہ کیا۔ وہ
			لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝	سجدہ کرنیوالون مین سے نہ تھا۔ (پروردگار نے)
			قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ	فرمایا کہ جب مین نے تجھکو حکم دیا۔ پھر سجدہ کرنے سے
			اِذْ اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَيْرٌ	تجھے کس چیز نے روکا۔ (اوس نے) عرض کی مین
			مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ	آدمؑ سے بہتر ہون۔ مجھکو تو نے آگ سے پیدا کیا ہے
			وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝	اور اونکو مٹی سے۔ (خدای تعالیٰ نے) فرمایا اوتر
			قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُوْنُ	یہان سے۔ تیرا یہ حوصلہ نہین کہ یہان تکبّر کرے
			لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِيْهَا فَاخْرُجْ	پس نکل جا۔ بیشک تو ذلیلوںمین سے ہے۔ اوس نے
			اِنَّكَ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ ۝	عرض کی کہ۔ جسدن لوگ محشور ہونگے اوسدن تک
			قَالَ اَنْظِرْنِيْٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝	مجھے مہلت عطا فرما۔ فرمایا بیشک تو مہلت پانے
			قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ۝	والونمین سے ہے۔ اوس نے عرض کی۔ کہ جس (نافرمانی
			قَالَ فَبِمَآ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ	اور تکبّر کی) وجہ سے تو نے مجھکو گمراہی کا حکم سنایا ہے
			لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ	مین بھی ضرور تیرے بتائے ہوئے راہِ راست مین
			ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	اِن (بنی آدم) کی تاک مین (اونکو گمراہ کرنے کی غرض
			وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ	سے) بیٹھونگا۔ پھر اونکے پاس اونکے آگے سے
			وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ	اون کے پیچھے سے۔ اونکی داہنی طرف سے اونکی
			اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ	بائین طرف سے ضرور آونگا۔ (غرض بھکا کر رہونگا)

مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا	اور تو اونمین سے بہت سون کو شکر گزار نہ پائیگا۔
لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ	(خدا نے) فرمایا۔ تو یہان سے ذلیل وخوار ہو کر نکل
مِنْكُمْ أَجْمَعِينَ ۝ وَيٰاٰدَمُ اسْكُنْ	جا۔ اور اونمین سے جو تیری پیروی کریگا۔ تو مین
أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ	تم سب سے ضرور جہنم بھر دونگا۔ اور اے آدم
فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا	تم اور تمہاری زوجہ جنت مین بسو۔ اور جہان
هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ	جہان سے تمہارا جی چاہے۔ کھاؤ۔ اور اس درخت
الظّٰلِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا	کے پاس نہ جانا۔ ورنہ تم دونو ظالمون مین سے
الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُرِيَ	ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے اونکے دل مین
عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ	وسوسہ ڈالا۔ تاکہ اون کے ستر جو ایک دوسرے
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ	سے پوشیدہ تھے۔ وہ ظاہر کردے۔ اور کہہ
الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا	کہا کہ تمھارے پروردگار نے تم کو اس درخت
مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ	سے روکا نہین ہے۔ مگر (صرف) اسلئے کہ
الْخٰلِدِينَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا إِنِّي	کہین تم فرشتہ نہ بنجاؤ۔ یا ہمیشہ رہنیوالے
لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِينَ ۝ فَدَلّٰىهُمَا	نہ ہو جاؤ۔ اور اون دونو کے سامنے قسم کھائی
بِغُرُورٍ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ	کہ مین ضرور تمھارے خیرخواہون مین سے ہون
بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا	اور اسطرح دھوکے سے اونکو ڈانواڈول
يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	کر دیا۔ پھر جیسے ہی اون دونو نے اوس درخت
وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ أَنْهَكُمَا	(کے پھل) کو چکھا۔ اونکے ستر (اونکی نظر مین)
عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ	کھل گئے۔ اور وہ جنت کے پتے جوڑ جوڑ

ترجمہ	آیات			
کے اپنے اپنے ستر چھپانے لگے۔ اور اون کے	لَكُمَا اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ			
پروردگار نے پکار کر اون سے کہا۔ کیا مین نے	مُّبِيْنٌ ۝ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ			
تم دونوکو اس درخت سے منع نہ کیا تھا۔ اور تمکو	اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ			
یہ جتا نہ دیا تھا کہ شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے؟	لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ			
دونو نے عرض کی۔ کہ اے پروردگار۔ ہم نے	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝			
اپنے اوپر ظلم کیا۔ اور اگر تو نہ بخشے گا۔ اور رحم نہ	قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ			
کریگا۔ تو ہم ضرور نقصان اوٹھانے والون مین	لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ			
سے ہوجائینگے۔ فرمایا۔ نکل جاؤ۔ تم ایک دوسرے	فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ			
کے دشمن رہوگے۔ اور وقت مقررہ تک زمین ہی	وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝			
مین تمہارے لئے جاے قرار ہے۔ اور وہین سرمایہ حیات	قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ			
یہ بھی فرمایا۔ کہ اوسی مین تم جیوگے۔ اور اوسی مین	وَفِيْهَا تَمُوْتُوْنَ			
مروگے۔ اور اوسی سے تم قیامت کے دن نکال کھڑے کئے جاؤگے	وَمِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ۝			
جبکہ تمہارے رب نے تمام فرشتون سے کہا تھا کہ	وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ	٣	الحجر	٣
ایک آدمی کو سڑی ہوئی سیاہ مٹی کی۔ کھنکھناتی مٹی	خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ			
سے پیدا کرنے والا ہون۔ پھر جب مین اوسکو بنا چکون	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ			
اور اپنی روح اوسمین پھونک چکون۔ تو تم اوس	وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ			
کے لئے سجدہ مین گر پڑنا۔ اسپر کل فرشتون نے	فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِيْنَ ۝ فَسَجَدَ			
سجدہ کیا۔ نہ کیا تو ابلیس نے۔ اس نے	الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ۝			
سجدہ کرنے والون کے ساتھ ہونے سے انکار کیا۔	اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰٓى اَنْ يَّكُوْنَ			

مَعَ السّٰجِدِيْنَ قَالَ يٰۤاِبْلِيْسُ مَا لَكَ
اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ۔ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ
لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ
قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ
وَّاِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ اِلٰى
يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ قَالَ رَبِّ
فَاَنْظِرْنِيْۤ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ
قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ
اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ
قَالَ رَبِّ بِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ
لَاُزَيِّنَنَّ لَهُمْ فِي الْاَرْضِ
وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ
اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ
قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيْمٌ
اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ
سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ
مِنَ الْغٰوِيْنَ ۔ وَاِنَّ جَهَنَّمَ
لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ
لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے ابلیس تجھے کیا ہو گیا
ہے۔ کہ تو نے سجدہ کرنے والون کا ساتھ نہ
دیا۔ عرض کی۔ مین تو ایسا نہ تھا کہ ایسے شخص کو
سجدہ کرتا۔ جسے تو نے سڑی۔ سیاہ۔ سوکھی -
کھنکھناتی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے
فرمایا۔ تو اس جگہ سے نکل جا۔ کہ تو مردود ہے۔ اور قیامت کے
دن تک تجھ پر لعنت ہے۔ عرض کی اے میرے پروردگار
تو اس دن تک کے لئے مجھے مہلت دے جس دن سب لوگ
مبعوث کئے جائینگے۔ فرمایا کہ وقت معلوم کے دن تک
تجھے مہلت دیگئی۔ عرض کی۔ کہ اے میرے
پروردگار جس (نافرمانی اور تکبر) کے الزام مین تو نے مجھے
گمراہی کا حکم سنایا ہے۔ مین بھی دنیا مین ضرور انسان کے
لئے زینت کے سامان کر دکھاونگا۔ اور اون سب کو
ضرور بہکاونگا۔ بجز تیرے خالص بندون کے
فرمایا۔ یہی تو وہ سیدھی راہ ہے جسکی رعایت مجھے
لازم ہے۔ بیشک جو میرے بندے ہین اون پر
تیرا کوئی قابو نہ ہوگا۔ سوائے اون کے جو گمراہ
ہونے والون مین سے تیرے پیرو ہو جائین اور
یقیناً جہنم اون سب کی وعدہ گاہ ہے جسکے سات

			مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝	دروازے ہین۔ اونمین ہر دروازہ کے لئے مقررہ جماعتین ہونگی۔ بیشک پرہیزگار لوگ باغون اور چشمون مین ہونگے
نوٹ۔ اِسکے اور نمبر ہائے ماسبق کے ساتھ ۴ کو بھی ملالو۔				
۴	ص	۵	ربطِ مضمون مجبور کرتا ہے کہ موجودہ ترتیب قرآن سے قطع نظر کرکے سورۂ ص کا رکوع ۵ یہان نقل کیا جاوے۔ اِس مقام پر بھی خدا نے بہن ابتداء اِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ لغایۃ اِلٰى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ اِنہین آیتون کا اِعادہ فرمایا ہے اِس لئے یہان اوسکو نقل نہین کیا گیا۔ اِسکے بعد ہے قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ ۡ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	(شیطان نے) عرض کی۔ (یعنے روزِ محشر تک کی مہلت ملنے کے بعد) اب تیری ہی عزت کی قسم۔ بجز تیرے خاص بندون کے سوائے اور تو مین سب ہی کو بہکاؤنگا۔ (خدا تعالیٰ نے) فرمایا ٹھیک ہے اور مین بھی ٹھیک ٹھیک کہے دیتا ہون۔ مین بھی تجھسے اور انمین سے جو جو بھی تیرے پیرو ہوجاوینگے ان سب سے جہنم کو پاٹ ہی دونگا
۵	بنی اسرائیل	۷	وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ	اور جب ہم نے کل فرشتون سے یہ کہا تھا کہ تم آدم کو سجدہ کرو۔ پس سوائے ابلیس کے سب ہی نے سجدہ کیا۔

			قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ	اوس نے کہا کہ مین اسکو سجدہ کرون جسکو تو نے
			طِيْنًا ۚ قَالَ اَرَءَيْتَكَ	مٹی سے پیدا کیا ہے۔ اوس نے یہ بھی کہا کہ بھلا دیکھ
			هٰذَا الَّذِيْ كَرَّمْتَ عَلَيَّ	تو یہی وہ ہے جسکو تو نے مجھپر فضیلت دی ہے؟
			لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اگر تو نے مجھے روز قیامت تک مہلت دی تو
			لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا	مین سوائے قدر قلیل کے اوسکی کل اولاد کی بیخکنی
			قَالَ اذْهَبْ فَمَنْ تَبِعَكَ	کر دونگا۔ فرمایا۔ جا دور ہو۔ ان مین سے جو کوئی
			مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ	تیری پیروی کریگا۔ پس جہنم تم سب کا پورا پورا
			جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ۔ وَاسْتَفْزِزْ	بدلہ ہوگا۔ اور ان مین سے جسکو تو بہکا سکتا ہے
			مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ	اپنی آواز سے بہکا لے۔ اور اُن کے مقابلہ کے
			وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ	لئے اپنے سوار اور پیادون کو لوالا۔ اور مال
			وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ	اور اولاد مین اون کا شریک ہوجا۔ اور
			وَعِدْهُمْ ۚ وَمَا يَعِدُهُمُ	اون سے وعدے کر۔ حالانکہ شیطان اون سے
			الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۔ اِنَّ	کوئی وعدہ نکریگا۔ بجز دہوکے کے۔ یقیناً جو لوگ
			عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ	میرے بندے ہین۔ اون پر تو تیرا کوئی قابو نہوگا
			وَكَفٰى بِرَبِّكَ وَكِيْلًا	اور تیرا پروردگار اونکا کارساز ہونیکو کافی ہے۔
۶	بنی اسرائیل	۷	وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ	اور یقیناً ہم نے اولاد آدم کو عزت دی۔ اور خشکی
			فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ	و تری مین اونکو سواریان دین۔ اور اچھی اچھی
			الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ	چیزوں سے اونکو روزی دی۔ اور بہت سی مخلوق پر
			مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا	اونکو ایسی فضیلت دی۔ جیسا کہ فضیلت کا حق ہے

نوٹ۔ فرشتون سے انسان کی تعظیم کرادی۔ خود اپنی روح پھونک کر جِلا اوٹھایا۔ اِس سے بڑھکر کون فضیلت انسان کے لئے ہوسکتی ہے۔ اِسمین اوسیکی طرف اشارہ ہے۔ پھر اپنے فضل وفیض کو گنواتا ہے۔ گو مختصراً۔ مگر معناً۔ پوری جامعیت کے ساتھ۔

سورہ	آیت	متن	ترجمہ
طٰہٰ	[illegible]	وَلَقَدْ عَهِدْنَآ إِلَىٰٓ ءَادَمَ	اور سابق مین ہم نے آدمؑ سے عہد وپیمان
		مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ	لیا تھا مگر وہ بھول گئے۔ اور ہم نے اون مین
		لَهُۥ عَزْمًا ۝ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَٰٓئِكَةِ	استقلال نہ پایا۔ اور جبکہ ہم نے کل فرشتون کو کہا
		ٱسْجُدُوا۟ لِءَادَمَ فَسَجَدُوٓا۟	تھا کہ تم آدمؑ کو سجدہ کرو۔ پس سوائے ابلیس کے
		إِلَّآ إِبْلِيسَ أَبَىٰ ۝ فَقُلْنَا	سب ہی نے سجدہ کرلیا۔ مگر اوس نے انکار
		يَٰٓـَٔادَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ	کیا۔ پس ہم نے کہدیا کہ اے آدمؑ یہ تمہارا
		وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا	اور تمہاری زوجہ کا دشمن ہے۔ ایسا نہ ہو کہ
		مِنَ ٱلْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰٓ ۝ إِنَّ لَكَ	یہ تم دونو کو جنت سے نکلوا باہر کرے۔ پھر تو
		أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ	تمہاری شامت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تو تم اِس
		لَا تَظْمَؤُا۟ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ۝	جنت مین نہ بھوکے رہتے ہو اور نہ ننگے۔ اور نہ
		فَوَسْوَسَ إِلَيْهِ ٱلشَّيْطَٰنُ	کبھی پیاسے ہوتے ہو۔ نہ دھوپ کھاتے ہو۔ مگر
		قَالَ يَٰٓـَٔادَمُ هَلْ أَدُلُّكَ عَلَىٰ	شیطان نے چپکے چپکے اونکو بہکا لیا۔ اور کہا
		شَجَرَةِ ٱلْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلَىٰ ۝	اے آدمؑ کیا مین تمھین ہمیشہ کی زندگی کا درخت
		فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا	بتاؤن۔ اور ایسی سلطنت جو کبھی پرانی نہ ہو۔
		سَوْءَٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ	پس دونو نے اوسمین سے کچھ کھالیا۔ پس اونکی
		عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ ٱلْجَنَّةِ	شرمگاہین اون پر ظاہر ہوگئین۔ اور وہ دونو

			وَعَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝	جنت کے پتے اپنے بدن پر لپیٹنے لگے۔ اور آدم
			ثُمَّ اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ	نے اپنے رب کے خلاف کیا۔ اور بھٹک گئے۔ پھر اون کے
			عَلَيْهِ وَهَدٰى ۝ قَالَ اهْبِطَا	پروردگار نے اونکو منتخب کرلیا۔ اور اونکی توبہ قبول
			مِنْهَا جَمِيْعًا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ	کرلی۔ اور راہِ راست بتلادی۔ فرمایا۔ اب تم
			عَدُوٌّ ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ	دونو اس جنت مین سے ایک ساتھ چلے جاؤ
			هُدًى ۝ فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ	تم سب آپس مین ایک دوسرے کے دشمن رہوگے۔ پھر
			فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى ۝ وَمَنْ	جب میری ہدایت تمہارے پاس آئے۔ اوسوقت جو
			اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ	میری ہدایت کی پیروی کریگا۔ نہ وہ بھٹکیگا نہ بدبخت رہیگا۔
			مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّنَحْشُرُهٗ يَوْمَ	اور جو میری نصیحت سے روگردان ہوگا اوسکی زندگی بھی تنگی
			الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝	مین گزرے گی۔ اور قیامت کے دن ہم اوسی اندھا کرکے اوٹھائنگے

نوٹ۔ اتاہ سبق کا مختصر اعادہ ہے۔ اور یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ شیطان کی طرف سے انسان کو ہشیار کر دیا گیا تھا۔ کہ وہ دشمن ہے۔ اسکے مکر و فریب ترغیب و تحریص سے بچتے رہو۔

٨	السبا	٢	وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ	اور یقیناً ابلیس نے ان کے (یعنے انسانوں کے)
			ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا	بارہ مین اپنا زعم سچ کر دکھایا۔ کہ سوائے مومنون
			مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ	کے ایک گروہ کے سب ہی اوسکے پیرو ہوگئے۔
			لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا	شیطان کا اون پر کوئی قابو تو تھا نہیں۔ مگر
			لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ	یہ ایک سبب ہوگیا۔ کہ ہم اون کو جو آخرت
			مِمَّنْ هُوَ مِنْهَا فِيْ شَكٍّ	پر ایمان رکھتے ہین۔ اون سے جو اوسکی طرف سے شک مین ہین
			وَرَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَفِيْظٌ	الگ پہچان لین۔ اے (پیغمبر) تمہارا پروردگار ہر چیز کا نگہبان ہے۔

نوٹ - اس سے ثابت ہے کہ نیک اور بد انسان کی آزمایش کا سبب شیطان ٹھیر گیا ہے۔

۹	یٰس	۴	اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۚ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ۚ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۚ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ۞	اے اولادِ آدم کیا مین نے تم سے یہ عہد پیمان نہین لیا تھا۔ کہ شیطان کے بندے نہ بنجاؤ۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا دشمن ہے اور یہ کہ میری عبادت کرو۔ یہی سیدہا راستہ ہے؟ اور اُس نے تم مین سے بہت لوگون کو گمراہ کر دیا۔ تو کیا تم خود کوئی سمجھ نہین رکھتے۔؟

نوٹ ۔ اسمین وہ عہد وپیمان یاد دلایا جاتا ہے۔ جو خدا نے انسان سے لیا۔ یعنی یہ کہ شیطان کے بندے نہ بنو۔ خدا کی عبادت کرو۔ اور یہ بھی تحقیراً فرمایا جاتا ہے کہ تمہاری عقل کیا ماری گئی؟۔ کیون نہین اوس سے صحیح کام لیا جاتا۔

۱۰	المائدہ	۷	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ	اور اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا۔ لیکن اوس نے جو کچھ دیا ہے اسلئے دیا ہے کہ تمہاری آزمایش کرے۔ پس نیکی کیطرف جلدی کرو

نوٹ - اسمین تین اُمور کا ذکر ہے۔ (۱) اللہ کی عنایات وعطیات۔ (۲) آزمایش۔ اور (۳) سب کو ایک ہی اُمّت بنا دینا۔ انکی تصریح اسطرح ہے کہ اللہ نے انسان کے لئے بہت ساری نعمتین راحتین۔ اسباب وذرائع معیشت۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ جملہ مخلوقات مین عزّت۔ یہ سب کچھ مُہیّا فرما دیا ہے۔ مگر شیطان کے تمرّد اور اوس کے اِس دعوے نے کہ وہ خدا کی جنتی خلقت یعنے انسان کو گمراہ اور نافرمان کریگا۔ اِس واقعہ سے افتاد یہ پڑگئی۔

کہ امتحان اور آزمایشِ انسان کا معاملہ ٹھیر گیا - اور یہی اصل کیفیت اِبْتِلَاء کی ہے -
جس کا معنےٰ آزمایش ہے - پھر خدا فرماتا ہے کہ اگر وہ چاہتا تو کُل کو ایک ہی اُمّت
بنا دیتا - تو آزمایش کی نوبت ہی نہ آتی - مگر شیطان کی وجہ سے اِسکی نوبت آگئی - ورنہ فرشتوں کا
وجود تو پہلے سے تھا - وہ گناہ کرنا جانتے ہی نہیں اُسکی کیفیت اور وجہ تحریک ہی اون مین
نہین خلق ہوئی - اور نبی رسول تو اللہ کی طرف سے نشانیان ہین - وہ محض اِس غرض سے آتے
ہین - حسبِ وعدہ ربّانی - کہ دنیا مین بھی اوسکی طرف سے ہدایت آتی رہیگی - (دیکھو ع ۱
وث ماسبق) - نبی رسول کے ذریعہ سے اپنی ہدایت بھیجتا ہے - کہ انسان اپنے شرائطِ
مِیْثَاق کو بھول نہ جائے - اِسکے علاوہ ہر فعل کے وقت خود اپنی ذات سے بھی بذریعہ
کانشنس متنبّہ کرتا رہتا ہے - چونکہ وہ بہ نسبت حَبْلُ الْوَرِيْد کے بھی نفسِ انسان سے
قریب تر ہے -

۱۱	الانعام	۲۰	وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ ۗ إِنَّ رَبَّكَ سَرِيعُ الْعِقَابِ وَإِنَّهُ لَغَفُورٌ رَّحِيمٌ	وہ خدا ہی تو ہے - جس نے تم کو زمین مین متصرف اور اپنا نائب بنایا - اور تم مین سے بعض کو بعض پر درجون مین فوقیت دی - تاکہ جو نعمتین تم کو دی ہین - اونمین تمھاری آزمایش کرے - بیشک تمہارا پروردگار جلد عذاب دینے والا ہے - اور بیشک وہ بڑا بخشنے والا اور رحیم بھی ہے -

نوٹ - اِسمین بھی آزمایش اور تعمیلِ معاہدہ مِیْثَاق کی طرف اشارہ ہے - اور یہ بھی ڈھارس
دیجاتی ہے کہ جہان خدا سخت عذاب دینے والا ہے - وہان یہ بھی ہے - کہ اگر گنہگار توبہ

کرے اور پھر عمل صالح اختیار کرے۔ تو ویسا ہی بڑا بخشنے والا بھی ہے۔

۱۲	ھود	۱	لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ط	تا کہ تم کو آزمائے کہ تم میں سے از روئے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۳	کھف	۱	اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝	بالتحقیق ہم نے اوسکو جو زمین پر ہے اوسکی زینت قرار دیا ہے۔ کہ ہم اونکو آزمائیں۔ کہ اون میں از روئے عمل صالح بہتر کون ہے۔
۱۴	انبیاء	۳	كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ط وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ط وَاِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝	ہر شخص موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ اور ہم آزمائش کے طور پر بدی اور نیکی سے تمہارا امتحان لینگے۔ اور ہمارے ہی طرف تمہاری بازگشت ہے۔
۱۵	عنکبوت	۱	اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝	کیا آدمیوں نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ وہ اتنا کہنے سے چھوڑ دیے جائینگے۔ کہ ہم ایمان لے آئے۔ اور اونکی آزمائش نہیں کیجائیگی؟۔

نوٹ۔ یہ استفہام انکاری ہے۔ یعنے ایسا گمان صحیح نہیں ہے۔ امتحان ضرور ہوگا۔ اور اسی آیۃ سے اس کا بھی ثبوت ملتا ہے کہ تعمیل معاہدۂ میثاق کی اوسوقت ہوتی ہے جبکہ ایمان کے ساتھ ساتھ عمل صالح بھی ہو۔

۱۶	محمد	۱	وَلَوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لِّیَبْلُوَا	اور اگر اللہ چاہتا تو ان (کفار) سے بدلہ لے لیتا۔ لیکن (یہ حکم جہاد) اسلئے

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ وَالَّذِيْنَ	ہے کہ تم مین سے ایک کو دوسرے سے آزمائے
			قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور جو لوگ راہِ خدا مین قتل ہوئے (خدا)
			فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ؕ	ہرگز اون کے اعمال ضائع نکریگا۔

نوٹ۔ جہاد سے متعلق ہے۔ جہاد راہِ خدا کا۔ یعنے حفاظتِ دینِ خدا کا۔ یعنے عبادتِ الٰہی کا کام ہے۔ اِس مین بھی خدا انسان کو آزماتا ہے۔ کہ کون جی چراتا منہہ چھپاتا ہے۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
١٧	ملک	١	تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ز	برکت والا ہے وہ خدا جسکے قبضہ مین تمام
			وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۨ	عالم کی بادشاہت ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قدرت
			الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ	رکھنے والا ہے۔ جس نے موت اور حیات کو
			وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ	پیدا کیا۔ کہ تم کو آزمائے کہ تم مین سے ازروے
			اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ	عمل صالح بہتر کون ہے۔
١٨	النساء	٢٣	اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ	یقیناً ہم نے تم پر اوسی طرح وحی بھیجی جس
			اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ	طرح نوحؑ اور اونکے بعد کے انبیا پر بھیجی
			مِنْ بَعْدِهٖ ج وَاَوْحَيْنَآ	تھی۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اور
			اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ	اسحاقؑ۔ اور یعقوبؑ اور اسباط (بنی اسرائیل)
			وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ	اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ
			وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ	اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی۔ اور داؤدؑ کو ہم نے
			وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ج	زبور عنایت کی۔ اور ہم نے ایسے رسول
			وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ	بھی بھیجے جن کا قصہ ہم نے تم سے بیان
			وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ	کیا۔ اور ایسے رسول بھی بھیجے جن کا قصہ

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا ۚ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا	ہم نے تم سے نہین بیان کیا - اور موسیٰ سے خدا نے کلام کیا - جو حق کلام کرنیکا تہا - ایسے رسول جو خوشخبری دینے والے بھی تھے - اور ڈرانے والے بھی - تاکہ اون کے آنے کے بعد اللہ پر آدمیون کی کوئی حُجّت باقی نہ رہے - اور اللہ زبردست حکمت والا ہے -

نوٹ - یہہ گویا میثاق کا تنبیہی ٹیپ کا فقرہ ہے - کہ برابر اور مسلسل اور متواتر نبی رسول کو بہیج بہیجکر ایمان کی بشارت - اور عذابِ دوزخ کا خوف دلایا جاتا رہا - تا انسان آگاہ اور متنبّہ ہوجاے - اور اپنے اعمال درست رکھے - اور اِس عذر کا انسان کو موقع نہ ملے کہ اوسکو ہدایت و تنبیہ نہین ہوی - شرایطِ مُعاہدہ کا اِس سے اِستحکام ہوگیا -

نوٹ ۲ - آیاتِ ماسبق مین واقعاتِ خلقِ بنی آدم کا قِصّہ ہے - موقع کے لحاظ سے بعض اجزا بعض مقام پر ترک اور بعض مقام پر ضرورۃً ظاہر فرماے گئے ہین - اوسکے بعد کے حوالون سے بھی اوسکی غرض وغایت واضح ہوتی ہے - اِس جگہ مین اِس کُل معاملہ کا مُلخّص لکھدیتا ہون -

(۱) - اللہ تعالیٰ انسان کو خلق کرنے کے قبل جملہ فرشتون سے فرماتا ہے کہ - مین سڑی - سیاہ - سوکھی - کھنکھناتی مٹی سے انسان کو بناتا ہون - جب بنا چکونگا تو تم سب اوسکے سامنے تعظیماً سر جُہکا دینا -

(۲) - جملہ فرشتون نے عرض کی - اے پروردگار - ہم تو تیری تسبیح و تقدیس مین لگے رہتے ہین - اور تو ہم ہی کو حکم فرماتا ہے کہ انسان کے سامنے سر جُہکاوین - حالانکہ وہ سڑی مٹی سے بنا ہے -

اور دنیا مین اقسام کے فساد اور خون ریزیان کرنے والا ہے۔

(۳)۔ خدا انکو سمجھاتا ہے کہ۔ تم کچھ نہین جانتے۔ مین وہ جانتا ہون۔ جس کا تم کو علم ہی نہین ہے۔

(۴)۔ اِس پر جملہ فرشتہ آمادہ بہ تعمیلِ حکمِ ایزدی ہو جاتے ہین مگر۔ ابلیس۔ جس کا دوسرا نام شیطان ہے۔ یہ اکڑا کھڑا رہتا ہے۔

(۵)۔ پھر خدا نے اِنسان کو خلق کیا۔ اوسی مٹّی سے جسکی تصریح فرمادی تھی۔ اور اوس مین اپنی روح پھونک کر اوٹھا کھڑا کیا۔ اور اس کا نام آدم ہوا۔ پھر فرشتون کو حکم فرمایا۔ کہ آدم کے سامنے تعظیماً سر جھکا دو۔

(۶)۔ سبھون نے تعمیلِ حکم کی۔ مگر شیطان نے باصرار انکار کر دیا۔ تکبّر کیا۔ اور عرض کی کہ مجھے تو نے آتش سے اور آدم کو سڑی مٹّی سے پیدا کیا ہے۔ مین اون سے افضل ہون۔ اون کے سامنے تو مین سر نہ جھکاؤنگا۔ (اپنے تکبّر مین یہ بات بھول گیا۔ کہ اِنسان مین اللہ کی روح پھنکی ہے۔ اور اسی کی برکت سے وہ اُٹھ کھڑا ہے۔ اِسی وجہ سے اِنسان مین افضلیت ہوی۔)

(۷)۔ خدا نے اوسپر عتاب فرمایا۔ حکم دیا کہ تو مردود ہے۔ یومِ محشر تک کے لئے تجھپر لعنت رہیگی۔ نکل جا اِس مقدّس مقام سے۔ نکتہ۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہین سے محشر کا بھی وجود ہوا۔

(۸)۔ جب شیطان نے آیندہ کے محشر کا ذکر سُن لیا۔ تو عرض کی۔ اے پروردگار مجھے بھی اوس روزِ محشر تک کی مُہلت عطا فرما۔

(۹)۔ خدا نے اسکو منظور فرمایا۔ اور فرمایا۔ اچھا دم لے۔

(۱۰)۔ جیسے ہی شیطان کو یہ موقع ملگیا۔ تو اسکی جسارت تو دیکھو۔ عرض کی۔ اے میرے پروردگار تو نے بحمایت اِس غلیظ مُشتِ خاک کے میری اِس ایک نافرمانی کے الزام مین مجھکو مَردود۔ لعنتی۔ اور دوزخی ہونے کا حکم صادر فرما دیا ہے۔ اب تو ہی خود ملاحظہ فرمائے گا۔ کہ مین بھی کِس کِس طرف سے۔ کِس کِس حیلہ سے۔ کِن کِن تدابیر سے۔ کیسے کیسے سبز باغ دکھاکر۔ اِس تیری چہیتی اِنسانی خلقت کو تیرے بتاے ہوے صِرَاطِ مُسْتَقِیْم سے بہکاکر۔ تیرا نافرمان بنا دونگا۔

(۱۱)۔ اِس دعوے کے جواب مین خدا نے فرمایا۔ اچھا۔ اِنمین تو جس کو بہکا سکتا ہے بہکا۔ انکا مقابلہ تو اپنے پیدل اور سوار جمعیت سے کر۔ مال اور اولاد مین ان کا شریک ہو جا۔ اور ان سے فریبی وعدے کر۔ مگر جو میرے خاص بندے ہین وہ تو تیرے قابو مین ہرگز نہ آوین گے۔ اون کے لئے اون کا پروردگار (یعنے خود) اون کا کارساز ہونے کو کافی ہے۔ اگر اون مین سے کسی نے تیری پیروی کی۔ تو مین تجھ سے اور اون سے سبھون سے دوزخ بھر دونگا۔

(۱۲)۔ پھر اللہ نے آدم کی طرف توجہ فرمائی۔ فرمایا۔ اے آدم۔ تم اور تمہاری بیوی حوّا اِس باغِ بہشت مین رہو۔ جو چاہو کھاؤ۔ پیو۔ مگر فلان درخت کے پاس نہ پھٹکنا۔ ورنہ تم نافرمانون مین شامل ہو جاؤ گے۔ اور جتا دیا۔ کہ اے آدم۔ دیکھو یاد رکھو کہ یہ شیطان تمہارا برملا دشمن ہوگیا ہے۔ اِس سے بچنا۔ فریب مین نہ آنا۔

(۱۳)۔ مگر شیطان نے اونکو بہکا پھسلا لیا۔ اور درختِ ممنوع کا مزہ چکھا دیا۔

(۱۴)۔ آدم و حوّا معصوم پیدا ہوے تھے۔ اون کو بدی کا اِحساس ہی نہین تھا۔ اِس فعل کے بعد اونکو اپنی شرمگاہون کے چھپانے کا خیال پیدا ہوگیا۔ وہ لگے

جنّت کے پتّون سے ستر کو ڈھانپنے۔

(۱۵)۔ خدا کا ان پر عتاب ہوا۔ مگر پھر انہین خدا نے توبہ سکھادی۔ وہ توبہ کرنے لگے۔ جس کو خدا نے قبول فرمالیا۔ اور نبُوّت کے لئے آدمؑ کو منتخب فرمالیا۔

(۱۶)۔ توبہ تو قبول ہوگئی۔ لیکن جو معصیت کی کیفیت ان مین پیدا ہوگئی تھی۔ اِسکے لحاظ سے وہ اوس مقام مین نہین رہ سکتے تھے۔ اِسلئے خدا نے اونکو زمین پر بھیجدیا۔ چونکہ اب آزمایش منظور ہوگئی۔

(۱۷)۔ اب چونکہ آدم و حوّا نئی حیثیت سے نئے مقام مین آگئے تھے۔ اونکے لئے خدا نے زمین مین جملہ اسباب آسایش و زینت مہیّا کردیے۔ اور دنیا ومافیہا کا اون کو مالک و متصرف بنادیا۔ اور فرشتون سے تو تعظیم کرا ہی دی تھی۔ اب تمام عالم مین انکو عزّت عطا فرمادیگئی۔

(۱۸)۔ آخر مین فرمایا۔ تم زمین پر جاؤ۔ وہان بسو۔ ہم پر ایمان لاؤ۔ ایمان رکھو۔ ہماری عبادت کرو۔ عملِ صالح کرو۔ ہم وقتاً فوقتاً ہدایت بھی بھیجتے رہینگے اونکی پیروی کرو۔ شیطان کے فریب مین نہ آؤ۔ ہم دنیا مین تمہارا امتحان لین گے اگر بچکے اوترے۔ تمھین جنّت ملیگی۔ نافرمانی کروگے۔ بے ایمانی اور گناہ کروگے۔ جہنّم مین جھونک دیئے جاوگے۔ اِسکے تصفیہ کے لئے ہم یوم محشر بھی مقرر کرتے ہین۔

(۱۹)۔ یہ کوننٹ یعنے میثاق یعنے عہد و پیمان تھا جو مابین رَبِّ باری اور اسکے بندہ اِنسان کے تکمیل پایا۔

(۲۰)۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اِس معاہدہ کی تعمیل اِنسان کیسی کریگا۔ پس ظاہر ہے کہ

اِسکی جانچ کے لئے اِنسان کے اعمال قلمبند کیے جائیں۔ پھر اون کا موازنہ کیا جائے جس کے اِعتبار سے یَوْمِ مَحْشر مین سزا و جزاء تجویز کیجا سکے۔

جُزءِ دُوم۔ قلمبندیِ اعمال

بحث متعلق مِیثاق سے۔ اور اوسکے آخری تفصیلی نوٹ سے ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالے مین اور انسان مین بروزِ ازل ایک عہد و پیمان ہوگیا۔ اور اوس عہد و پیمان کے روسے پروردگارِ عالم اپنے ذمّے کی امور پورے بھی فرما دیئے۔ یعنے انسان کو خلق کیا۔ اوسکو اشرفیت سے سرفراز فرمایا۔ اوس کو عقل و تمیز عطا فرمائی۔ تمام دنیا و مافیہا کو اوسکی آسایش و تصرّف و تمتّع کے لیئے پیدا کیا۔ نبی رسول بہیج بہیجکر اداءِ شرائطِ مِیثاق کی طرف انسان کو متوجہ کراتا رہا۔ اور خود بھی بذریعۂ کانشنس متنبّہ کرتا رہتا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ انسان اپنے ذمّے کی شرائط کی تکمیل کسطرح کرتا ہے۔ کیا کیا کررہا ہے۔ پس اِس امر کی تجویز کے لیئے کہ انسان نے کیا کیا عمل کیا۔ اور اوس کا ویسا ہر فعل و عمل نیک ہے جو صَالِح کہلاتا ہے۔ یا بد ہے۔ جو فَاسِدْ یا سَیِّئَۃ یا طَالِحْ کہلاتا ہے۔ اِسکی یادداشت مُرتّب ہونی چاہیے۔ اِس طرح اعمال انسانی کی برابر قلمبندی ہو رہی ہے۔ جسکو مین آیاتِ ذیل سے ثابت کرتا ہون۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	البقرۃ	۱۰	وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اور اللہ اوس سے بیخبر نہین ہے جو کچہ تم کرتے ہو

نوٹ۔ کیونکہ تمہارے اعمال کا نوٹ کتابون مین لیا جا رہا ہے۔

۲	آل عمران	۱۹	لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّنَحْنُ اَغْنِيَآءُ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَقَتْلَهُمُ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّنَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ	اور یقیناً اللہ نے اون لوگون کی بات سن لی جنھون نے یہ کہا کہ اللہ تو محتاج ہے۔ اور ہم مالدار ہین۔ جو کچھ اونھون نے کہا وہ اور اون کا انبیاء کو ناحق قتل کرنا۔ ہم لکھ لینگے۔ اور کہینگے کہ آگ کے عذاب کا مزہ چکھو۔

نوٹ۔ اِسی مین سزا کا بھی ذکر آگیا ہے۔ غور کرو۔ سمجھو فرماتا ہے "ہم لکھ لین گے"۔ یعنے پہلے سے لکھا ہوا نہیں ہے۔ مقابلہ کرو ۸۱ تا ۸۴ جزء چہارم۔

۳	بنی اسرآئل		وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ؕ	ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوس کے لیے ہم ایک کتاب نکالینگے جس کو وہ کھلی ہوی پائیگا۔ ہم کہینگے اپنا نوشتہ پڑھ لے۔ آج کے دن اپنی ذات کا حساب لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔

نوٹ۔ اِسی مین حساب کتاب کا بھی کچھ ذکر آگیا ہے۔

	بنی اسرآئل	۸	يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَاُولٰٓئِكَ يَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۞ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ	جس دن ہم ہر گروہ کو اوسکے امام کے ساتھ بلائینگے۔ پس جنکو اون کا نامۂ اعمال اونکے داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ وہ تو اپنے نامۂ اعمال کو (خوش خوش) پڑھینگے۔ اور اون پر ایک سوت برابر بھی ظلم نہ ہوگا۔ مگر جو اس دنیا مین اندھا رہا۔

			فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا	پس وہ آخرت مین بھی اندھا اور راہ نجات سے بھٹکا ہوا رہیگا

نوٹ - اسی مین سزا کا بھی ذکر ہے - (قُدْرَةِ کَامِلَہ ع ۸۶ مابعد و ۴۴ جزءسوم مابعد) -

۵	الکهف	۶	وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى	اور اعمال نامے پیش کئے جائینگے - اوسوقت
			الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا	(اے پیغمبر) تم گناہگارون کو دیکھوگے کہ
			فِیْهِ وَیَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا	جو کچھ (اونکے) اعمال نامونمین ہوگا - اوس سے
			مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا	وہ ڈرتے ہونگے - اور کہتے ہونگے - ہائے خرابی
			یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا	ہماری - یہہ کیسا رجسٹر ہے - کہ اِس نے کسی
			كَبِیْرَةً اِلَّا اَحْصٰىهَا	بھی چھوٹے یا بڑے گناہ کو چھوڑا ہی نہین
			وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا	مگر (کل کو) قلمبند کرلیا ہے - الحاصل جو کچھ
			حَاضِرًا ط وَلَا یَظْلِمُ	اِنھون نے کیا ہوگا اوسکو لکھا موجود پائینگے
			رَبُّكَ اَحَدًا ؀	اور تمہارا پروردگار کسی کے حقمین ظلم نہین کریگا
۶	مریم	۵	اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ كَفَرَ	کیا تم نے (اے پیغمبر) اوس شخص کی حالت پر
			بِاٰیٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَیَنَّ	غور کیا - جس نے ہماری آیتون کا انکار کیا - اور کہا
			مَالًا وَّوَلَدًا ط اَطَّلَعَ	مجھو قیامت کے دن مال بھی ضرور دیا جائیگا اور
			الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ	اولاد بھی - کیا اِسکو غیب کی خبر مل گئی ہی ؟ -
			عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ؀	یا اِس نے خدا سے کوئی عہد لیا ہی ؟ - ہرگز
			كَلَّا ط سَنَكْتُبُ مَا	ایسا نہ ہوگا - جو کچھ وہ بکتا ہے - ہم اوسے لکھ
			یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ	لینگے - اور اوسکا عذاب بہت کچھ بڑھا دینگے -
			الْعَذَابِ مَدًّا ؀ وَّنَرِثُهٗ	اور اِن چیزونمین جو کچھ وہ کہتا ہے - ہم اوسکے

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			مَا يَقُولُ وَيَأْتِينَا فَرْدًا ٥	وارث ہو جائینگے۔ اور قیامت کے دن وہ ہمارے پاس تن تنہا آئیگا۔

نوٹ - اسمین بھی صیغہ مستقبل مین فرماتا ہے کہ "ہم اسے لکھ لینگے"۔ یعنے لکھا جا چکا ہے نہین ہے

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	الانبیاء	۷	فَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ٥	پس جو شخص مومن ہونیکی حالت مین نیکیان کریگا۔ اوسکی کوشش کی ناقدری نہین کیجائیگی ہم تو اوس کو لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ - اسمین "لکھتے جاتے ہین" سے ثابت ہو کہ لکھنے کا فعل جاری اور ناتمام ہے۔ قیامت تک انسان کی بقا تک جاری رہیگا۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۸	المؤمنون	۴	وَلَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَلَدَيْنَا كِتٰبٌ يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ	اور ہم کسی متنفس کو اوسکی قوت برداشت سے زیادہ تکلیف نہین دیتے۔ اور ہمارے پاس ایک رجسٹر ہے۔ جو حق حق بتائیگا۔ اور اُن لوگون پر کوئی ظلم نہوگا۔
۹	یس	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ ؕ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ٥	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور (اپنے اعمال سے) جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہجاتے ہین۔ اون سب کو ہم امامِ مبین مین یعنی ظاہر کرنے والے پیشوا مین لکھتے رہتے ہین

نوٹ - ظاہر ہے کہ کتاب مضامین مندرجہ کو ظاہر کرنے والی ہے۔ اور یہہ جو لکھا جا رہا ہی۔ ویسی ظاہر کرنے والی کُتب کے امام یعنے پیشوا مین لکھا جا رہا ہے۔ جسکو عُرفی معنون

ہم صدر رجسٹر قرار دیسکتے ہین-

۱۰	الزخرف	۷	اَمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ سِرَّهُمۡ وَنَجۡوٰىهُمۡ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيۡهِمۡ يَكۡتُبُوۡنَ ۝	یا وہ یہ گمان کرتے ہین کہ ہم اونکے بھید کو اور خفیہ باتون کو نہین سنتے - ضرور سنتے بھی ہین اور ہمارے بھیجے ہوے (فرشتے) اونکے پاس لکھتے بھی جاتے ہین-

نوٹ - معلوم ہوگیا کہ کئی فرشتے لکھنے پر مامور ہین - اور وہ لکھتے چلے جارہے ہین - قیامت تک انسان کی بقا تک لکھتے رہینگے-

۱۱	الجاثیه	۴	هٰذَا كِتٰبُنَا يَنۡطِقُ عَلَيۡكُمۡ بِالۡحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسۡتَنۡسِخُ مَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝	یہ ہمارا رجسٹر تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا ہے - جو جو عمل تم کیا کرتے تھے - ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے-

نوٹ - اِس سے ثابت ہے - اور عام فہم بھی بتاتی ہے - کہ فعل پہلے واقع ہوگا - تو بعد از آن اوس کا نوٹ ہوگا - نہ یہ کہ قبل وقوع فعل نوٹ ہوجائیگا-

۱۲	ق	۲	وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖۚ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ ۝ اِذۡ يَتَلَقَّى الۡمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الۡيَمِيۡنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيۡدٌ ۝ مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ	اور یقیناً انسان کو ہم نے ہی پیدا کیا ہے - اور جو جو متناقض اور مختلف خیالات اوسکا نفس کررہا ہے - ہم اوس کو خوب جانتے ہین - اور ہم اسکی شہ رگ سے بھی زیادہ تر اوسکے قریب ہین - جبکہ دائین بائین جانب دو لینے والے (کراماً کاتبین) ہر بات کو لیتے جاتے ہین - تو وہ ایک بات بھی منہ سے

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۳	القمر	۳	اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوْهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيْرٍ وَّكَبِيْرٍ مُّسْتَطَرٌ ۝ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ۝ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكٍ مُّقْتَدِرٍ ۝	ایسی نہین نکالتا کہ اوسکے لئے نگران پاس نہو - اور ہر کام جو وہ کر چکے - کتابون مین موجود ہے - اور ہر چھوٹا اور بڑا فعل لکھا ہوا ہے - بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نہرون مین قادرِ مطلق کے پاس سچی خوشنودی کے مقام مین ہونگے -

نوٹ - اِس سے بھی ثابت ہے کہ فعل واقع ہو چکنے کے بعد وہ لکھ لیا جاتا ہے - نہ کہ قبل سے لکھا رہتا ہے - اور یہ بھی کہ ایسی کئی کتابین ہین - اِسی مین پرہیزگارون کی جزاء کا بھی ذکر ہو گیا ہے -

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۱۴	المجادلہ	۱	يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ط اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝	جس دن اللہ ان سب کو جِلا اوٹھائیگا - پھر جو جو کچھ یہ کر چکے ہین - اوس سے اونکو آگاہ کر دیگا - اللہ تو سب کچھ ضبط کرا چکا ہے - اور یہ اوسکو بھول گئے ہین - اور اللہ تعالیٰ سب چیز پر گواہ ہے -
۱۵	النبأ	۱	وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝	اور ہم نے ہر چیز کو ضبط اور شمار کر رکھا ہے -
۱۶	الانفطار	۱	كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ۝ وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ اِنَّ	ہرگز نہین - بلکہ تم جزاء و سزا کو جھٹلاتے ہو - حالانکہ بزرگ لکھنے والے تم پر نگہبان متعین ہین - جو جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہین - بیشک نیک لوگ بہشت مین

			الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِي جَحِيمٍ ۝	ہونگے۔ اور یقیناً بدکار جہنم مین ہون گے۔

نوٹ۔ اسمین بھی سزا و جزاء کا ذکر ہوگیا ہے۔

۱۷	التطفیف	۱	كَلَّا إِنَّ كِتَٰبَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ ۝ وَمَا أَدْرَىٰكَ مَا سِجِّينٌ ۝ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝	حق یہہ ہے کہ یقیناً بدکارون کا نوشتہ سجّین مین ہے۔ تمہین کیا خبر ہے کہ سجّین کیا چیز ہے؟ - وہ چلی ہوئی کار جسٹر ہے۔
۱۸	التطفیف	۱	كَلَّا إِنَّ كِتَٰبَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ ۝ وَمَا أَدْرَىٰكَ مَا عِلِّيُّونَ ۝ كِتَٰبٌ مَّرْقُومٌ ۝	حق یہہ ہے کہ بیشک نیک لوگون کا نوشتہ علّیّین مین ہوگا۔ اور تم کو کیا خبر ہے کہ علّیّون کیا چیز ہے۔ وہ رجسٹر ہے اعاظم کا۔ یعنے بڑے رتبہ والون کا۔
۱۹	الطارق	۱	إِن كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝	ایک متنفس بھی ایسا نہین ہے کہ اوس پر کوئی نگران مقرر نہ ہو۔

جزءِ سوم محاسبہ وموازنہ وسزا وجزاءِ اعمال

جزءِ اوّل سے وہ معاہدہ ثابت ہوگیا۔ جو انسان نے اپنے پروردگار سے بروز ازل کیا تھا۔ جزءِ دوم سے یہہ بھی ثابت ہوگیا۔ کہ تعمیل معاہدہ کی نگرانی کے لئے خداے تعالیٰ نے نگران مقرر فرما دیے ہین۔ جو انسان کے اعمال وافعال کا الفور وقوع اپنی اپنی کتاب مین اندراج کر لے رہے ہین۔ اس حصہ مین یہہ ثابت کیا جائیگا۔ کہ تعمیل معاہدہ

کے تصفیہ کے لئے ایک دن مقرر ہوگا۔ اوس دن عدالت قائم ہوگی۔ وہی یوم محشر یعنے
پیشی کا دن ہوگا۔ جس دن اوس موادِ حاصلہ کی جانچ اور اوسکا موازنہ کیا جائیگا۔ انسان
کو موقع دیا جائیگا۔ کہ اگر وہ اپنی برات کے لئے۔ یا رعایتِ عفو کے لئے کوئی وجوہ رکھتا ہے۔
تو اون کو پیش کرے۔ مثلاً۔ (مین اِس تمثیل مین اپنی ہی پیشِ نظر صورت دکھادون۔ اِسی
پر سے دیگر اشکال کا بھی تصوّر ہو سکتا ہے)۔ مثلاً۔ کوئی جج ہے۔ اور وہ مُرتشی ہے۔ رشوت
لیکر فیصلہ کر دیا۔ یا قرابت۔ رعایت۔ یا مروّت مین فیصلہ کر دیا۔ اِسکے متعلق خدائے تعالےٰ
اوس جج سے محاسبہ فرمائیے۔ تو وہ کیا خاک اپنی برأت مین پیش کرسکیگا۔ اوس کی
بد دیانتی ظاہر ہے۔ اگر یہ انکار کرے تو اِسکے خلاف مین خود اِسی کا دل شہادت دیگا۔ پس اوسکی
زبانِ اعتذار پر قفل پڑجائیگا۔ اِسی طرح اگر کسی متدیّن جج نے کوئی فیصلہ غیر صحیح صادر کر دیا۔
اور اوس سے اوسکا محاسبہ ہوگا۔ تو ظاہر ہے۔ وہ عرض کریگا۔ یاربّ۔ محدود العقل
انسان ہون۔ جتنا حوصلہ عقل کا تو نے عنایت فرمایا۔ میری اِستعداد کی حدّ تک مین نے
اوس سے کام لیا۔ اور بلا کسی اثراتِ ذاتی خواہ خارجی مین نے ویسا فیصلہ کیا۔ اِسمین میری
بد دیانتی کا مطلقاً دخل نہین ہے۔ تو خود اوسکا بڑا عالم ہے۔ اور مین تیری ہی ذاتِ پاک کو
اپنی شہادت کے لئے پیش کرتا ہون۔ میری خطا کو بخش دے۔ میرا اعتقاد ہے۔ کہ
غفور الرحیم ایسے جج کو بخشدیگا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ جج کامل سوائے اوسکی ذاتِ پاک عالم الغیب
کے کوئی دوسرا ہو نہین سکتا۔ بہرحال ہر ایک متنفّس کو موقع تقدیمِ صفائی کا دیا جائیگا۔
جس کے بعد حکمِ محکمِ داورِ محشر کا سُنایا جائیگا۔ اور آناً فاناً اوس حکم کی تعمیل بھی ہوکر رہیگی۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
۱	ال عمران	۳	یَوْمَ تَجِدُ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَیْرٍ مُّحْضَرًا وَّمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَیْنَہَا وَبَیْنَہٗ اَمَدًا بَعِیْدًا ؕ	یوم محشر ہر نفس اوس نیکی کو جو وہ کرچکا - اور اوس بدی کو جو وہ کرچکا - موجود پائیگا - اور یہہ خواہش کریگا - کاش اوسکے اور اوس دن کے درمیان ایک مدت طول وطویل حائل ہو جاتی -
۲	ال عمران	۱۹	کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ ؕ	ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے - اور قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے دیئے جائینگے پس جو آتش دوزخ سے بچا لیا گیا - اور جنت مین داخل کر دیا گیا - اوسنے تو یقیناً مراد پائی
۳	الاعراف	۱	وَالْوَزْنُ یَوْمَئِذِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُہٗ فَاُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَہُمْ بِمَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ۝	اور اوس دن (محشر) کی تول برحق ہے - پس جسکی نیکیان بھاری ہوگئین - وہی بامراد ہونگے اور جسکی نیکیان ہلکی ہوگئین - پس وہ وہی لوگ ہین جنھون نے ہماری نشانیون کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے خود کو نقصان پہونچایا -
۴	یونس	۱	اِلَیْہِ مَرْجِعُکُمْ جَمِیْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰہِ حَقًّا ؕ اِنَّہٗ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ	تم سب کی بازگشت اوسی کی طرف ہے - اللہ کا وعدہ سچا ہے تحقیق بیشک وہی مخلوق کو

			ثُمَّ يُعِيْدُهٗ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالْقِسْطِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝	پیدا کرتا ہے۔ پھر وہی اونکو لوٹا کر لائیگا۔ تاکہ جو لوگ ایمان لائے اور انصاف کے ساتھ نیک عمل کرتے رہے۔ اون کو جزائے خیر دے۔ اور اونکے لئے جو کافر ہو گئے تھے۔ اس نافرمانی کی سزا مین پینے کو کھولتا ہوا پانی ہوگا۔ اور دردناک عذاب بھی۔

نوٹ۔ ایمان کے ساتھ عمل صالح کا لزوم ہے۔

۵	هود	۹	يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ج فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ط اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ ط	وہ دن جب آئیگا۔ تو کوئی نفس بغیر اوس کے حکم کے بات تک نہ کر سکیگا۔ پس اونمین سے کوئی بدبخت ہوگا۔ اور کوئی نیک بخت۔ پس وہ جو بدبخت ہونگے جہنم مین پڑے چلاتے ہائے وائے کرینگے۔ جب تک کہ آسمان زمین باقی رہینگے۔ الّا اسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ اور (تبدیل حالت) منظور ہو۔ بیشک تمہارا پروردگار جو کچھ چاہے کر گذرنے والا ہے۔ مگر وہ جو نیک بخت ہونگے۔ وہ تو جب تک آسمان و زمین باقی ہے۔ برابر جنت مین رہینگے۔ الّا اسکے کہ تمہارے پروردگار کو کچھ اور (تبدیل نعمت) منظور ہو۔ یہ تو ایک

نمبر	سورۃ	آیت	آیت قرآنی	ترجمہ
			عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ ۝	ایسی عطا ہے جو ختم ہونے والی نہین ہے۔
۶	هود	۱۰	وَإِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ أَعْمَالَهُمْ إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝	اور انہین سے ہر ایک کو تمہارا پروردگار انکے اعمال کا بدلہ پورا پورا دیگا۔ بیشک جو عمل وہ کرتے ہین اوس سے وہ آگاہ ہے۔
۷	ابراهيم	۷	لِيَجْزِيَ اللَّهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝	تاکہ اللہ ہر نفس کو اوسکے کئے کا بدلہ دے۔ بیشک اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔
۸	النحل	۱۳	وَلَتُسْأَلُنَّ عَمَّا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اور تم جو جو کچھ کرتے رہتے ہو اوسکی بابت تم سے ضرور ضرور باز پرس ہوگی۔
۹	النحل	۱۵	يَوْمَ تَأْتِي كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَن نَّفْسِهَا وَتُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝	جس دن ہر نفس اپنے سے آپ ہی جھگڑتا ہوا (یا اپنی ذات کے لئے حجت کرتا ہوا) آیگا۔ تو ہر نفس کو جو جو کچھ وہ کیا کرتا تھا۔ اوسکا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ اور اون پر ظلم نہ کیا جائیگا۔
۱۰	الكهف	۱۲	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا ۝	وہ وہی لوگ ہین جنھون نے اپنے پروردگار کی آیتون کا اور اوسکے حضور مین جانیکا انکار کیا۔ پس اون کے اعمال (کچھ اچھے بھی تھے تو) بیکار ہوگئے۔ قیامت کے دن ہم اون کے اعمال کے لئے کوئی میزان قائم نہین کرینگے۔
۱۱	الانبياء	۴	وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ	اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازوئین قائم کرینگے۔ پس کسی نفس پر ذرا سا بھی ظلم

			نَفْسٌ شَيْئًا ط وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ط وَكَفٰى بِنَا حَاسِبِيْنَ ۝	نہ ہوگا۔ اور اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہوگا۔ تو ہم اوسے لا حاضر کرینگے۔ اور حساب لینے کو ہم ہی کافی ہین۔
۱۲	الحج	۷	فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ سَعَوْا فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝	پس جو لوگ ایمان لاسے اور جنھون نے نیک عمل کئے۔ اون کسے واسطے گناہونکی بخشش ہوگی۔ اور عزت کی روزی۔ اور جو لوگ ہماری آیتون کسے بارہ مین تنگ کرنیکی نیت سے کوشش کرتے ہین۔ وہی جہنمی ہین۔
۱۳	المؤمنون	۶	فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۝	پس جنکے پلّے بھاری ہوگئے۔ وہ تو بامراد ہوسے۔ اور جسکے پلّے ہلکے رہے۔ پس وہ وہی ہین جنھون نے اپنے آپ کو نقصان پھونچایا۔ کہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم مین رہنے والے ہوسے۔
۱۴	النور	۳	اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ	بالتحقیق جو لوگ پاکدامن۔ بے خبر ایماندار عورتون پر عیب لگاتے ہین اون پر دنیا مین بھی لعنت کی گئی ہے۔ اور آخرت مین بھی۔ اور اون کے لئے بہت بڑا عذاب ہی۔
۱۵	النور	۹	قَدْ يَعْلَمُ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ط	تم جس روش پر ہو اوسے وہ خوب جانتا ہی۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
			وَيَوْمَ يُرْجَعُونَ إِلَيْهِ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝	اور جس دن وہ اوسکی حضور مین لوٹائے جائینگے تو جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اوس سے اون کو وہ آگاہ کردیگا۔ اور اللہ ہر چیز کو پورا پورا جاننے والا ہے۔
١٦	النمل	٧	مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	جو لوگ کچھ نیکی لیکر آئینگے۔ پس اونکے لئے اوسکا بدل اوس سے بہتر موجود ہے۔ اور وہ اوس دن خوف سے امن مین ہونگے۔ اور جو بدی لیکر آوینگے۔ تو وہ اوندھے منہہ جہنم مین ڈالدیئے جائینگے۔ (اون سے کہا جائیگا) جو عمل تم کیا کرتے تھے اوسکے سوا تم کو کسی اور چیز کا بدلہ تھوڑا ہی دیا جا سکتا ہے؟
١٧	العنکبوت	١	إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ۝	تم سب کی بازگشت میری ہی طرف ہوگی۔ پھر جو جو عمل تم کیا کرتے تھے ہم تمکو اوس سے آگاہ کردینگے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ضرور اونکو صالحون مین داخل کرینگے

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح دونو لازم ہین۔

نمبر	سورة	رکوع	آیت	ترجمہ
١٨	العنکبوت	١	وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَعَ أَثْقَالِهِمْ وَلَيُسْأَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا	اور ضرور وہ اپنے بوجھے اوٹھائینگے۔ اور اپنے بوجھون کے ساتھ اور بوجھے بھی۔ اور جو جو افترا پردازیان وہ کیا کرتے ہین قیامت

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝	کے دن اون سے اون کے متعلق ضرور بازپرس ہوگی۔
۱۹	روم	۵	ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ۝	لوگون کے ہاتون جو کچھ ہوا۔ اوسکے سبب سے خشکی اور تری مین فساد ظاہر ہوگیا۔ تاکہ جو عمل بھی اونھون نے کئی۔ اوسکا کچھ تو مزہ اللہ اونکو چکھادے۔ تاکہ وہ باز رہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ بد کی سزا کچھ تو ہیشگی دنیامین بھی ملجاتی ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۰	روم	۵	مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ۝ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝	جو کافر ہوگیا۔ اوسکے کفر کا وبال اوسی پر رہیگا اور جس نے کوئی نیکی کی۔ تو وہ اپنی اپنی ذات کے لئے (بہتری کا) اہتمام کر رہے ہین۔ تاکہ اللہ اپنے فضل سے اون لوگونکو جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ بیشک وہ کافرونکو دوست نہین رکھتا۔

نوٹ۔ اِسمین بھی ایمان اور عمل صالح توأم ہین۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۲۱	السجدۃ	۲	فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ۚ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝	پس کوئی نفس اِس بات کو نہین جانتا کہ لوگونکی آنکھون کی ٹھنڈک کیا کیا چیزین اون کے لئے چھپا رکھی گئی ہین۔ جو اون کے اعمال کا بدلہ ہوگا۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔
۲۲	الاحزاب	۳	لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصّٰدِقِيْنَ	تاکہ اللہ سچون کو اون کے سچ کے موافق بدلہ

ترجمہ	آیت	تعداد	سورة	نمبر
دے۔ اور منافقون کو اگر چاہے تو عذاب دے۔ یا اونکی توبہ قبول کرلے۔ بیشک اللہ بڑا بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔	بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ؀			
تاکہ خدا ے تعالیٰ اون لوگون کو جو ایمان لاے اور نیک عمل کئے جزاے خیر دے۔ گناہونکی بخشش اور عزت کی روزی اونہی کے لئے ہے۔	لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ط اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ؀	۱	السبا	۲۳

نوٹ۔ ایمان اور عمل صالح ساتھ ساتھ ہی ہین۔

ترجمہ	آیت	تعداد	سورة	نمبر
(اے پیغمبر تم لوگون سے) کہدو نہ ہمارے گناہونکی تم سے باز پرس کیجائیگی۔ نہ تمہارے عملون کی ہم سے باز پرس کیجائیگی۔ کہدو ہمارا پروردگار ہم سب کو (قیامت مین ایک جگہ) جمع کریگا پھر ہمارے مابین فیصلہ کریگا۔ وہ بڑا فیصلہ کرنے والا اور علم والا ہے۔	قُلْ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّآ اَجْرَمْنَا وَلَا نُسْـَٔلُ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ؀ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ ط وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ ؀	۳	السبا	۲۴
جس وقت وہ عذاب کو دیکھینگے۔ تو ندامت کا اظہار کرینگے۔ اور ہم اون لوگون کی گردنون مین جو کفر کرتے رہے طوق ڈالدینگے۔ کیا اون کو سواے اوسکے جو عمل کیا کرتے تھے کوئی اور بدلہ دیاجائیگا۔؟	وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ط وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ؀	۴	السبا	۲۵
پس ایک ہی چیخ (صور) کی آواز ہی تو ہوگی	اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً	۳۶ ۴	یٰس	۲۶

نمبر	سورۃ	آیت	متن	ترجمہ
			وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَدَيْنَا مُحْضَرُونَ ۝ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	کہ یکایک وہ سب ہمارے حضور مین حاضر کردیئے جائینگے۔ پس اوس دن نہ تو کسی متنفس پر کوئی ظلم کیا جائیگا۔ اور نہ تم کو کوئی بدلہ دیا جائیگا۔ سوائے اوسکے جو تم عمل کیا کرتے تھے۔
۲۷	یٰس	۴	هَٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝	اب یہہ وہی تو (جہنّم (سامنے) ہی۔ جس کا تم سے (میثاق مین) قول وقرار ہوا تھا جیسا کہ تم کفر کیا کرتے تھے۔ اوسکے بدلے آج اِس مین داخل ہو جاؤ۔
۲۸	صٰفٰت	۲	إِنَّكُمْ لَذَائِقُوا الْعَذَابِ الْأَلِيمِ ۝ وَمَا تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ ۝	تم یقیناً دردناک عذاب ضرور چکھنے والے ہین۔ اور تم بدلا اوسی کا پاؤگے جو کچھ تم عمل کیا کرتے تھے۔ ہان۔ خدا کے خالص بندے اِس سے مستثنےٰ ہین۔
۲۹	الزُمَر	۷	وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُونَ ۝ وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ط	ہر متنفّس کو جو جو کچھ وہ کرچکا ہے۔ اوسکا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ جو جو کچھ وہ کیا کرتے ہین اللہ اوس سے خوب واقف ہی۔ اور جو کافر ہوگئے۔ وہ ایک غول بنا کر جہنّم کی طرف ہنکا دیئے جائینگے۔
۳۰	الزُمَر	۸	وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے تھے

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
			اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ	اون کے دل کے دل جنت کی طرف بھیجے جائنگے
۳۱	المؤمن	۲	اَلْيَوْمَ تُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝	آج ہر شخص کو اوسکے کیئے کا بدلہ دیا جائیگا آج ذرا بے انصافی نہ ہوگی۔ یقیناً اللہ بڑا حساب لینے والا ہے۔
۳۲	المؤمن	۵	مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يُرْزَقُوْنَ فِيْهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝	جو شخص کوئی بدی کریگا۔ تو اوسکو اوتنا ہی بدلہ دیا جائیگا۔ اور جو شخص مرد ہو یا عورت کوئی نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو تو یہی لوگ جنت مین داخل ہونگے جہین اونکو بے حساب رزق دیا جائیگا۔
۳۳	المؤمن	۶	اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝	بیشک ہم زندگانی دنیا مین اپنے رسولون کی بھی مدد کرتے تھے۔ اور اون لوگون کی بھی جو ایمان لائے۔ اور جس دن گواہ ٹھیرینگے اوس دن نافرمانون کو اونکی معذرت کوئی نفع نہین پہونچائیگی۔ اور انھین کے لئے برا ٹھکانا ہے۔
۳۴	المؤمن	۸	فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِىَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝	پس جب حکم خدا آجائیگا تو ٹھیک ٹھیک فیصلہ کردیا جائیگا۔ اور اوس وقت باطل والے ٹوٹے مین رہینگے۔
۳۵	حم السجدہ	۳	وَيَوْمَ يُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ	اور جس دن اللہ کے دشمن (کافر و بدکار

فَهُمْ يُوزَعُونَ حَتّٰى إِذَا	جہنم کے پاس جمع کیے جاوینگے۔ پھر وہ
مَا جَاءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ	(دوسرون کے پہونچنے تک) رُک لیے
سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ	جاوینگے یہانتک کہ جب وہ سب پہونچ
وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا	جاوینگے۔ تو اون کے کان۔ اور اون کی
يَعْمَلُونَ ۝ وَقَالُوا	آنکھین اور انکی کھالین۔ جو جو بدعملی
لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ	وہ کیا کرتے تھے۔ اوسکی بابتر اوسکے مقابل
عَلَيْنَا ط قَالُوا أَنْطَقَنَا	شہادت دینگے۔ اور وہ اپنی کھالون سے
اللّٰهُ الَّذِيْ أَنْطَقَ	کہینگے۔ بہلا تم نے ہمارے مقابل شہادت
كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ	کیون دی؟ وہ جواب دینگے۔ ہم کو تو اوسی خدا
أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّإِلَيْهِ	نے گویا کر دیا ہے جس نے ہر چیز کو گویائی دی ہے۔
تُرْجَعُوْنَ ۝ وَمَا كُنْتُمْ	اِسی نے تمکو اوّل بار پیدا کیا۔ اور اُسیکے
تَسْتَتِرُوْنَ أَنْ يَّشْهَدَ	حضور مین اب تم لوٹا کر لائے جا رہے ہو
عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا	اور تم اِس خوف سے تو (اپنے گناہون کو)
أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ	چھپاتے نہ تھے کہ تمہارے کان تمہارے
وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ أَنَّ	مقابل گواہی دینگے۔ نہ اِس خوف سے کہ
اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا	تمہاری آنکھین گواہی دینگی۔ اور نہ
مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝	اِس خوف سے کہ تمہاری کھالین گواہی
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ	دینگی بلکہ تم نے تو یہ گمان کر لیا تھا
ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰكُمْ	کہ جو بدا عمالیان تم کیا کرتے ہو انمین سے

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
			فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ فَاِنْ يَّصْبِرُوْا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ط وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِيْنَ ۝	بہت سی باتون کو خدا جانتا ہی نہین اور اسی تمہاری بدگمانی نے۔ جو تم اپنے پروردگار کی نسبت کرتے تھے تمھین تباہ کردیا۔ کہ اب تم سخت نقصان اوٹھانیوالون مین سے ہوگئے۔ اب اگر (تھوڑا) ٹھیر جاؤ تو جہنم اونکا ٹھکانا ہے۔ اور اگر وہ توبہ چاہین تو اب وہ اون لوگون مین سے نہین رہی ہین کہ جنکی توبہ قبول کیجائے۔
۳۶	الشورٰے	۴	وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ج	اور ہر بدی کا بدلہ ویسی ہی بدی ہوگا۔

نوٹ۔ اگرچہ یہ حکم انسانی باہمی معاملات سے متعلق ہے۔ لیکن خدا چونکہ اپنے اصول پر چلنے کا حکم انسان کو دیتا ہے۔ اسلئے خدا کے اصول کیطرح اسکو یہان نقل کیا گیا ہے۔

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمہ
۳۷	الشورٰے	۵	اِسْتَجِيْبُوْا لِرَبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ ط مَا لَكُمْ مِّنْ مَّلْجَاٍ يَّوْمَئِذٍ وَّمَا لَكُمْ مِّنْ نَّكِيْرٍ ۝	قبل اسکے کہ وہ دن آجاے جو خدا کی طرف سے ٹلنے والا نہین۔ تم اپنے پروردگار کا حکم مانو۔ اوس دن نہ تمہارے لئے جاے پناہ ہوگی۔ نہ گناہون سے انکار کرتے بن پڑیگا
۳۸	الجاثیہ	۳	وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝	اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلئے کہ ہر نفس اپنے کئے کا بدلہ لے۔ اون پر کوئی ظلم نہ کیا جاے۔

۲۹	الجاثیہ	۴	وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰٓى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِىْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۟ اَفَلَمْ تَكُنْ اٰيٰتِىْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَكُنْتُمْ قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝ وَاِذَا قِيْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا قُلْتُمْ	اور تم ہر اُمّت کو گھٹنوں کے بل کھڑا ہوا دیکھو گے۔ ہر گروہ اپنے اپنے نوشتہ کیطرف بُلایا جائیگا۔ اور اون سے یہہ کہا جائیگا کہ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے آج تم اوس کا بدلہ پاؤ گے۔ یہہ ہمارا نوشتہ تمہارے برخلاف حق حق گواہی دیرہا ہے۔ جو جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ ہم اوسے لکھواتے جاتے تھے۔ پس جو لوگ ایمان لائے ہین۔ اور نیک عمل بھی کئے ہین۔ اونکو تو اون کا پروردگار اپنی رحمت مین داخل کریگا۔ یہی تو وہ کھلی کامیابی ہے۔ رہے وہ لوگ جو گمراہ ہوگئے (اونسے کہا جائیگا) کیا میری آیتین تمہارے سامنے نہین پڑہی جایا کرتی تھین؟ تم تو اونسے اکڑا کرتے تھے۔ تم تو تھے ہی گنہگار لوگ۔ اور جب یہہ کہا جاتا تھا۔ کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ قیامت کے بارہ مین کوئی شک نہین ہے۔ تو تم یہہ کہدیا کرتے تھے کہ ہم جانتے ہی نہین۔ قیامت کیا چیز ہے۔

ترجمہ	آیت			
ہم تو اوسکو ایک خیال ہی خیال سمجھتے	مَا نَدْرِي مَا السَّاعَةُ			
ہین ۔ اور ہم اسپر یقین لانے والے	إِن نَّظُنُّ إِلَّا ظَنًّا			
نہین ہین ۔ اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے	وَمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِينَ			
اوسکی بدی اب اون پر کھل گئی ۔ اور	وَبَدَا لَهُمْ سَيِّئَاتُ			
جس چیز کی وہ ہنسی اوڑایا کرتے تھے	مَا عَمِلُوا وَحَاقَ بِهِم			
اوسی نے اونھین آگھیرا ۔ اور اون سے	مَّا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ			
یہ کہا جائیگا ۔ آج ہم تکو اوسی طرح	وَقِيلَ الْيَوْمَ نَنسَاكُمْ			
بھلا دینگے جسطرح کہ تم نے اس دن کے	كَمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ			
آنے کو بھلا دیا تھا ۔ تمہارا ٹھکانا جہنم	هَٰذَا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ			
ہے ۔ اور اب تمہارا کوئی مددگار نہین ہے	وَمَا لَكُم مِّن نَّاصِرِينَ			
یہ اسلیئے ۔ کہ تم نے اللہ کی آیتونکو ٹھٹھا	ذَٰلِكُم بِأَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ			
بنا لیا تھا ۔ اور زندگانی دنیا نے تکو دھوکا	آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا وَغَرَّتْكُمُ			
دیا تھا ۔ پس اوس دن نہ وہ اوس سے	الْحَيَاةُ الدُّنْيَا فَالْيَوْمَ			
باہر جانے پائینگے ۔ اور نہ اونسے اپنے رب کے	لَا يُخْرَجُونَ مِنْهَا وَلَا هُمْ			
راضی کرنیکے لئے خواہش کیجائیگی ۔	يُسْتَعْتَبُونَ ۝			

نوٹ ۔ اسکا ابتدائی حصہ قلمبندی اعمال جزء دوم سے بھی متعلق ہے ۔ جسکو اوس مقام پر بھی نقل کیا گیا ہے ۔

ترجمہ	آیت			
اور صور پھونک دیا گیا ۔ یہی دن ہے	وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَٰلِكَ	۳۰۲	ق	۴۰
وعدۂ عذاب کا ۔ اور ہر متنفس (جان)	يَوْمُ الْوَعِيدِ ۝ وَجَاءَتْ			

متن	ترجمہ
كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ	اِس شان سے) آئیگا کہ اوسکے ساتھ
وَّشَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ	ایک تو اوسکو کھینچ لیجانے والا ہوگا۔
فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا	اور ایک گواہ ہوگا۔ (خدا فرمائیگا) اِسی
عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ	(دن) سے تو تو غفلت مین تھا۔ لے
الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ	اب ہم نے تیرا پردہ ہٹا دیا۔ آج تو تیری
قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ	نظر بڑی ہی تیز ہے۔ اوسکا مصاحب
عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ	(گواہ) کہیگا۔ میرے پاس جو کچھ ہے یہ
كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝	(نامۂ اعمال) حاضر ہے (حکم ہوگا) تم
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ	دونو جہنم مین جھونک دو ہر گمراہ سرکش
مُّرِيْبِ ۝ الَّذِيْ جَعَلَ	نیکیون سے روکنے والے۔ زیادتی
مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ	کرنے والے۔ شک کرنے والے۔ خدا
فَاَلْقِيَاهُ فِي الْعَذَابِ	کے ساتھ دوسرے کو بھی خدا ٹھہرانے
الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ	والے کو۔ اِن سب کو تم دونو سخت عذاب
رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ	مین ڈالدو۔ اوسکا مصاحب (شیطان
وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ	جو ساتھی جکڑا ہوا ہوگا۔) عرض کریگا
بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا	کہ اے ہمارے پروردگار مین نے تو
لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ	اوسکو سرکش نہین بنایا۔ لیکن یہ خود
اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ	ہی بڑی گمراہی مین تھا۔ (خدائے تعالٰی
الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا	فرمائیگا بس) میرے حضور مین جھگڑا

		بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝	نکرو - مین تو تم کو پہلے ہی سے وعدہ عذاب
		يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ	سُنا چکا تھا - میرے حضور مین بات بدلی
		هَلِ امْتَلَئْتِ وَتَقُوْلُ	نہین جاتی - اور نہ مین بندون کے حق
		هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۝	مین ظلم کرنیوالا ہون - جس دن ہم جہنم
		وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ	سے کہینگے - آیا تو پور م پور بھر گیا - وہ
		لِلْمُتَّقِيْنَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ۝	عرض کریگا - آیا کچھ اور بھی ہے ؟ اور جنت
			پرہیزگارون کی خاطر بہت ہی قریب کیجائیگی
	الطور		
		فَوَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ	اوسدن جھٹلانے والون کے لئے جو
		الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ خَوْضٍ	لغو باتون مین پڑے کھیلا کرتے ہین شامت
		يَّلْعَبُوْنَ ۝ يَوْمَ يُدَعُّوْنَ	ہوگی - اور جس دن اونکو آتش جہنم کی طرف
		اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝	دھکے پر دھکے دیئے لئے جائینگے - (اون سے
		هٰذِهِ النَّارُ الَّتِيْ	کہا جائیگا -) یہہ وہی آگ تو ہے جسکو تم
		كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ	جھٹلایا کرتے تھے ؟ - کیا یہہ جادو ہے ؟
		اَفَسِحْرٌ هٰذَا اَمْ اَنْتُمْ	یا تم کو کچھ سوجھتی ہی نہین ؟ - اب اسمین
		لَا تُبْصِرُوْنَ ۝ اِصْلَوْهَا	تم گھس جاؤ - پھر صبر کرو یا نہ کرو تمہارے
		فَاصْبِرُوْٓا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا	لئے یکسان ہے - جو عمل تم کیا کرتے تھے
		سَوَآءٌ عَلَيْكُمْ اِنَّمَا	یہہ بس اوسی کا بدلہ تمکو دیا جاتا ہے -
		تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	البتہ پرہیزگار لوگ جنتون مین اور نعمتون
		اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ	جو جو کچھ اونکے پروردگار نے اونکو دیا ہوگا

			وَنَعِيْمٍ ۝ فَاكِهِيْنَ بِمَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ۚ وَوَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ	اوسکی لذتین پاتے ہونگے - اون کا پروردگار انکو جہنم کے عذاب سے بچالیگا
۴۲	النجم	۳	وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ۝ وَاَنَّ سَعْيَهٗ سَوْفَ يُرٰى ۝ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ۝	اور یہ کہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سوا اُتنے کے جتنی اُسنے کوشش کی ہو - اور یہ کہ اوسکی کوشش آگے چلکر دیکھی جائیگی - پھر اوسکو اوسکا بدلہ پورم پورا دیا جائیگا -
۴۳	الرحمن	۳	هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ۝	کیا نیکی کا بدلہ سوائے نیکی کے کچھ اور ہو سکتا ہے ؟ -
۴۴	الواقعہ	۳	فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۝ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝	پس اگر وہ مقربان بارگاہ سے ہے - تو (اوسکے لئے) راحت اور خوشبو اور نعمت والی جنت ہے - اگر وہ داہنے ہاتھ والون مین سے ہے - تو سلامتی ہے تیرے لئے اسے داہنے ہاتھ والے - اور اگر وہ جھٹلانے والے اور گمراہون مین سے ہے - تو جلتے پانی کی ضیافت ہے اور جہنم مین جھونکنا ہے - بیشک یہ خبر بالکل صحیح اور یقینی ہے -

نوٹ۔ داہنے ہاتھ والون سے مراد کے لئے دیکھو قُدْرَتِ کاملہ کا ۸۶ مابعد۔ اور جزء دُوم سبق ۔ ماسبق۔

۴۵	التحریم	۱	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝	اے وہ لوگو جو نافرمان ہوگئے ہو۔ آج کے دن تم کوئی عذر نکرو۔ جو عمل تم کیا کرتے تھے۔ بس اوسیکا بدلہ تم کو دیا جاتا ہے۔
۴۶	المرسلات	۱	هَٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُونَ ۝ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ هَٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنَاكُمْ وَالْأَوَّلِينَ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ فَكِيدُونِ ۝ وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي ظِلَالٍ وَعُيُونٍ ۝ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشْتَهُونَ ۝	یہی وہ دن ہے کہ وہ (گنہگار مارے ہیبت کے) بول نہ سکینگے۔ اور نہ اونکو اسکی اجازت دیجائیگی کہ وہ کچھ عذر و معذرت کرین۔ اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت آئیگی۔ یہی تو فیصلہ کا دن ہے۔ آج ہم نے تمکو اور اگلے لوگون کو اکٹھا کر لیا ہے۔ اگر تم کو کوئی داؤ آتا ہو تو ہم پر اپنا داؤ کر چلو اوس دن جھٹلانے والونکی بڑی شامت ہوگی۔ البتہ پرہیزگار لوگ سایون میں اور چشمون مین اور ایسے میوؤن مین (بسر کرتے ہونگے) جنکی وہ خواہش کرینگے۔
۴۷	والنزعت	۲	فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَّةُ الْكُبْرَىٰ ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِمَنْ يَرَىٰ ۝ فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ۝ وَآثَرَ	پھر جب بڑی مصیبت (قیامت) آجائیگی اوسدن انسان اپنے کئے کو یاد کریگا۔ اور ہر اوس شخص کے لئے جو دیکھتا ہوگا جہنم نمایان

نمبر	سورة	آیت	متن	ترجمه
			الحیوة الدنیا فان الجحیم	کر دیا جائیگا۔ پس جس نے سرکشی کی ہوگی۔ اور زندگانی
			ہی المأوی ۰ واما من	دنیا کو ترجیح دی ہوگی۔ تو یقیناً اوسکا ٹھکانا
			خاف مقام ربه	دوزخ ہوگا۔ اور جو اپنے پروردگار کے حضور مین
			ونهی النفس عن الهوی	(جوابدہی کیلئے) کھڑے ہونے سے ڈرا ہوگا اور نفس کو
			فان الجنة ہی المأوی	خواہشات سے روکتا رہا ہوگا۔ یقیناً جنت اوسکا ٹھکانا ہوگا
۴۸	الغاشیه	۱	ان الینا ایابهم ثم	یقیناً ہماری ہی طرف ان سب کا آنا ہے۔ پھر
			ان علینا حسابهم ۰	ان سب کا حساب لینا ہمارا ہی کام ہے۔
۴۹	الزلزال	۱	یومئذ یصدر الناس	اوس دن لوگ مختلف حالتون مین نکلینگے۔
			اشتاتا لیروا اعمالهم	تاکہ اونکے اعمال اونکو دکھلائے جائین۔
			فمن یعمل مثقال ذرة	پس جس شخص نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی۔ وہ
			خیرا یره ۰ ومن یعمل	اوسے دیکھ لیگا۔ اور جس نے ذرہ بھر بدی
			مثقال ذرة شرا یره ۰	کی ہوگی وہ اوسے دیکھ لیگا۔
۵۰	القارعه	۱	فاما من ثقلت موازینه	پس جس کی (نیکیون) کی تول بھاری
			فهو فی عیشة راضیة	اوتریگی۔ وہ تو خاطر خواہ عیش مین ہوگا۔
			واما من خفت موازینه	اور جس (کے اعمال نیک) کی تول ہلکی ہوگی
			فامه هاویة ۰ وما	اوسکی آغوش مادر ھاویه ہوگی۔ (اے
			ادرلك ما هیه ۰	پیغمبر) تم کیا سمجھے کہ ہاویہ کیا چیز ہے؟
			نار حامیة ۰	وہ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

جزء چہارم - قدرۃ کاملہ

جزءِ اوّل و دوم و سوم صاف و صریح آیات ہین- زیادہ بحث کی اونمین حاجت نہین تھی- حصۂ چہارم ہی بہت زیادہ غور طلب ہے- کیونکہ کم فہم لوگ خطاءً- اور گناہ پسند طبیعتین حیلتاً- انھین آیات مین تعمیمی معنے پیدا کر کے اسکی کوشش کرتے ہین کہ اینچ کھینچ کر یہہ نتیجہ نکالین کہ انسان کے افعال بھی بحکم الٰہی صادر ہوتے ہین- اس مادّہ مین میری وسعتِ نظر کی حدّ تک جتنی آیات قرآن شریف مین ہین- اون کل کو مین نے منتخب کر لیا ہے- اور مضمون کے اعتبار سے چند چند کا ایک ایک بالکل علیحدہ جزء قرار دیکر ایک تدریجی سلسلہ اپنی بحث کا قائم کر دیا ہے- اس خاص مادہ قدرۃ کاملہ سے متعلق آیات کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے- اور اسی حصہ کی آیتون کے متعلق مین نے بامدادِ ایزد پاک ہر آیۃ کے ذیلی نوٹ مین بحدِ استعدادِ خود بحث کی ہے- اور اس امر کے ثابت کرنیکی کوشش کی ہے کہ جو امور خارج از قدرت و اختیارِ انسانی ہین وہ تابع مشیئت ہین- اون کا اندراج ازل سے لوحِ محفوظ مین ہے- اور جن امور مین فاعلِ مختار خود انسان ہے- بفورِ وقوع اِنکا اندراج بھی ہو جایا کرتا ہے- یہہ ثابت کیا ہے کہ رحمن کی حیثیت سے خداے تعالیٰ نے یوم میثاق ہدایت فرمادی- اوسی حیثیت سے خداے پاک نبی رسول بھیج بھیجکر اوسی ہدایت کو یاد دلاتا رہا ہے- اور پھر اپنی خاص اور بے انتہا عنایت سے بذریعۂ کانشنس بھی انسان کے دم واپسین تک متنبہ کرتا رہتا ہے- کیونکہ فرمایا ہے کہ وہ نفسِ انسان سے بہ نسبت حبل الورید کے بھی- جو جزء جسم

اِنسان ہے۔ قریب تر ہے۔ اور ہر وقت اور ہر لمحہ تنبیہہ متعلق افعال کے کرتا رہتا ہے اسکے بعد رحیم کی حیثیت سے وہ اوسیوقت اور اوسی صورت مین مزید ہدایت فرمائیگا۔ جبکہ انسان اپنے عمل سے۔ یعنے کم از کم بہ اِستعمال صائب اپنی عقل کے رجوع بہ الٰہی کرنے سے۔ بہ رجحان بہ صلاح سے۔ خود کو اِسکا مستحق ثابت کرے۔ اِس حِصّہ مین بعض آیات کسیقدر طویل بھی نقل ہوی ہین۔ یہہ اِس وجہ سے کہ کِسی خاص حِصّۂ آیت کا صحیح منشا دریافت کرنیکے لئے سِیاقِ کلامِ ربّانی کا بھی لحاظ کرنا لازمی امر ہے۔ جب اوسکو پورا پڑہا اور سمجہا جائے تو منشاءِ الٰہی صاف ہوجاتا ہے۔

نمبر	سورۃ	آیت	آیات	ترجمہ
۱	البقرہ	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْہِمْ ءَاَنْذَرْتَھُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِہِمْ وَعَلٰی سَمْعِہِمْ ؕ وَعَلٰٓی اَبْصَارِہِمْ غِشَاوَۃٌ ؗ وَّلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ○	جو کافر ہو چکے۔ اونکے لئے یکساں ہے۔ خواہ تم اونکو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے۔ اونکے دلون اور کانون پر خدا نے مُہر کردی ہے۔ اور اونکی آنکھون پر پردہ پڑا ہوا ہے۔ اور اُن کے لئے بڑا عذاب ہے۔

نوٹ۔ سائل کہینگے کہ جب خدا نے خود نصیحت ناشنوا اندہا بہرہ کردیا تو پھر عذاب کیون کرنے لگا؟۔ اِسکا جواب یہہ ہے کہ اوّل تو بات ایمان کی ہے۔ بے ایمان کی بخشایش نہین

ہوتی۔ دنیاوی اعمالِ انسانی سے متعلق یہہ آیتہ نہین ہے۔ دوسرے یہہ کہ انسان کو اوسکے خلق کرنے کے ساتھہ ہی ساتھہ ہدایتِ ایمان ہوچکی۔ کیونکہ عقل و ادراک اور اختیارِ عمل اوسکو پہلے سے عطا ہوچکا ہے۔ بر اینہم اگر ایمان کی طرف توجہ ہی نہین کرتا۔ بلکہ کافر ہوچکا۔ تو ایسے کو نصیحت و ہدایت بیکار ہے۔

یاد رکھو کہ انسان سے اللہ دو بات چاہتا ہے۔ ایک ایمان۔ دوسرا عملِ صالح۔ فقط ایمان کافی نہین ہوتا۔ عملِ صالح بھی کرے۔ تو انسان تعمیلِ کامل اللہ کے حکم کی کریگا۔ یہہ آیتہ ایمان سے متعلق ہے۔ (دیکھو جزءِ اوّل ع ۱۵ اور جزءِ سوم ع ۲۳)۔

۲	البقرہ	۳	اِنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ص	بیشک اللہ کو مچھر تک کی مثل بیان کرنے مین کوئی شرم نہین ہے۔ نہ اوس سے کسی بڑے جانور کی۔ اب جو ایمان لانیوالے ہین۔ وہ تو جانتے ہی ہین کہ خدا کی طرف سے یہہ حق ہے۔ ۔ ہے کفار۔ وہ یہہ کہدیتے ہین کہ اس مثل سے خدا نے مقصد ہی کیا لیا ہے؟۔ مگر خدا تعالی ایسی ہی مثال سے بہتیرون کو ہدایت کر دیتا ہے۔ اور بہتیرون سے توفیقِ ہدایت سلب کرلیتا ہے۔ مگر توفیقِ ہدایت صرف فاسقون سے سلب کرتا ہے۔ جو خدا سے عہد و پیمان کرکے پھر اوسے توڑ دیتے ہین۔ اور جن چیزون

			وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝	کے وصل کا خدا نے حکم دیا تھا۔ اونہین فصل کر دیتے ہین۔ اور زمین مین فساد کرتے ہین۔ یہہ لوگ نقصان مین رہنے والے ہین۔

نوٹ۔ اسمین بھی غور کرو تو مومن اور کافر کے ایمان اور بے ایمانی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور فرماتا ہے کہ با ایمان کی ہدایت ہوتی ہے۔ اور بے ایمان کی نہین۔ پھر صاف فرماتا ہے کہ ہدایت صرف اونھین کی نہین ہوتی کہ جو فاسق ہین۔ اسلئے کہ اونھون نے ایمان بلکہ رجحان بر ایمان تک کو ترک کر دیا۔ اور ابتدائی اقرارِ اطاعت سی منحرف ہوگئے۔ یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ عمل صالح سے نہین۔ یہہ سب ہوکر جب کوئی اللہ کی طرف رجوع ہی نہین کرتا ہے۔ تو ہدایت کسکو کیجاے۔؟

۳	البقرہ	۱۲	وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝	حالانکہ بغیر حکم خداوہ اوس سے کسی کو نقصان نہین پھونچا سکتے تھے۔

نوٹ۔ یہہ آیتہ قصۂ ہاروت و ماروت سے متعلق ہے۔ اوس زمانہ مین جادو وغیرہ ڈھکو سلے زیادہ جاری ہو گئے تھے۔ اون دونو فرشتون کو خدا نے زمین پر بھیجا۔ اوس وقت کے نبی نے انکو کہا کہ لوگون کو جادو دفع کرنے کا طریقہ سکھادین۔ مگر جادو خود کرنے سے منع کرین۔ لوگون کو ان فرشتون نے جتلا دیا۔ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ یعنے سمجھو کہ ہم آزمایش ہین اور تم نافرمانی نہ کرو۔ اس جتلانے کے بعد بھی جب لوگون نے جادو کو دفع کرنا سیکھا تو لامحالہ جادو کا طریقہ معلوم ہوگیا۔ پس وہ خود جادو سے فساد کرنے لگے۔ تو خدا تعالیٰ اس آیتہ کے ذریعہ معلوم کراتا ہے۔ کہ تم کچھ ہی کرلو۔ مگر بلا

حکم خدا کے تم کسی کا کچھ نہین بگاڑ سکتے۔ جادو کی وجہ سے اثر خارجی اسباب غیر معلوم سے پیدا ہوتا۔ جسکی نسبت عوام سمجھتے کہ خدا نے یا بتون نے ایسا کیا۔ اسکو زائل کرنا خدا کے لئے لازم تھا۔ اسلئے ایسا فرمایا۔ ہماری بحث سے اسکا تعلق نہین ہے۔

۴	البقرۃ	۱۷	قُلْ لِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝	کہدو کہ مشرق اور مغرب خدا کے ہین وہ جسے چاہے راہ راست کی ہدایت فرمادے۔

نوٹ۔ بیت المقدس سے پلٹ کر جبکہ کعبہ کو قبلہ کرنیکا حکم ہوا۔ اوسوقت یہودیون نے اعتراض کیا تھا۔ سو یہہ اوسکا جواب ہے۔ امور ایمان مین بہترین طریقہ خدا انسان کو دکھاتا ہے اوسپر عمل کرنا اسکا کام ہے۔ ورنہ وہ بے ایمان ہوا۔ یہہ آیتہ بھی امر ایمانی سے متعلق ہے۔ نکہ فعل صالح دنیوی سے۔

۵	البقرۃ	۳۳	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا قف وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝	اور اگر خدا کو منظور رہوتا۔ تو وہ لوگ بعد اسکے کہ اونکے پاس کھلی دلیلین آچکی تھین اون پیغمبرون کے بعد نہ لڑتے۔ لیکن اونھون نے اختلاف کیا۔ پھر اونمین کوئی تو ایمان لایا۔ اور کوئی انمین سے کافر ہوگیا۔ اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے۔ لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ بھی انسان کے ایمان سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ارادہ اور مشیت سے انسان کو پیدا کیا۔ ایمان اوسکو سکھایا۔ اسکا اقرار اوس سے لیا۔ بدعہد کی رہنمائی کیسی؟

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۶	آل عمران	۳	قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝	کہدو کہ اے اللہ۔ اے سلطنت کے مالک۔ توجسکو چاہتاہی سلطنت عطا فرماتا ہے۔ اور جس سے چاہتاہی سلطنت چھین لیتاہی۔ اور جسے چاہتاہی توعزت دیتاہی۔ اور جسے چاہتاہی تو ذلت دیتاہے۔ تمام خیر وخوبی تیرے ہی ہاتھ ہی۔ بیشک تو ہر شئے پر قادر ہے۔

نوٹ۔ یہہ آیت بتاتی ہے کہ دُنیوی نعمات کی تقسیم خدا کی قدرت مین ہے۔ اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷	آل عمران	۱۵	وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ۭ	اور کوئی متنفس بغیر خدا کے حکم کے جو لکھا ہوا اور مقرر کیا ہوا ہے۔ نہین مر سکتا۔

نوٹ۔ موت وحیات کا ذکر ہے۔ عمل انسانی سے متعلق نہین ہے۔

نمبر	سورہ	رکوع	آیت	ترجمہ
۸	آل عمران	۱۶	قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ۭ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ۭ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ۭ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ	تم کہدو کہ یہہ معاملہ پورا خدا کے ہاتھ ہے۔ وہ اپنے دلونمین کچھ چھپا رہے ہین۔ جو تم پر ظاہر نہین کرتے کہتے ہین کہ اس معاملہ مین اگر ہمارا کچھ اختیار رہتا تو ہم اس جگہ قتل نہ کئے جاتے۔ تم کہدو کہ

			فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ	اگر تم اپنے گھروں مین بھی ہوتے تو بھی جنکے لئے قتل لکھا جاچکا تھا۔ وہ اپنے مقتل مین ضرور نکل آتے۔ اور یہہ اسلئے کہ خدا تمہارے دلونکی باتونکو آزمالے۔ اور جو کچھہ تمہارے دلو ن مین ہے۔ اوسکو جانچ لے اور اللہ دلونکی حالت سے آگاہ ہے۔

نوٹ۔ جنگ احد ایک بڑے معرکہ کی جنگ تھی۔ مسلمانون کا ایمان ڈانوا ڈول ہوگیا تھہ کھتے تھے کہ اگر ہمارا چلتا تو ہم نہ اِس جنگ مین شریک رہتے نہ قتل ہوتے۔ اور سوائے معدودے چند کے سب بھاگ کھڑے ہوے تھے۔ اوسوقت یہہ آیتہ نازل ہوی۔ کہ تم اپنے گھروں مین ہوتے بھی تو کیا ہوتا۔ اجل آتی تو آنا ہی پڑتا۔ موت اور جس قسم کی موت ہو۔ اللہ کے حکم سے آتی ہے۔ فرشتون سے خدانے مدد فرمائی۔ اور رسول کو فتح نصیب ہوی۔ یہہ بھی عمل ارادی انسان سے متعلق نہین ہے۔

۹	النساء	۱۱	وَإِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ وَإِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَقُولُوا هَٰذِهِ مِنْ عِنْدِكَ ۚ قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ	اگر انکو بھلائی کچھہ پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے کہ یہہ اللہ کی طرف سے ہے۔ اور اگر انکو کچھہ برائی پہونچتی ہے۔ تو کہدیتے ہین کہ تمہاری طرف سے یعنے تمہاری وجہہ سے ہے۔ اے تم کہدو۔ کہ سب اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ ان لوگون کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ اتنی سی بات بھی نہین سمجھتے۔؟

			يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ٥	

نوٹ - خارجی مصائب و نعمات سے متعلق ہے - ارادہ و عمل انسان سے متعلق نہین ہے -

۱۰	الانعام	۱	هُوَ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن طِينٍ ثُمَّ قَضَىٰ أَجَلًا ۖ وَأَجَلٌ مُّسَمًّى عِندَهُ ۖ ثُمَّ أَنتُمْ تَمْتَرُونَ ٥	وہ وہی ہے جسنے تم کو مٹی سے پیدا کیا - پھر اوسنے ایک مدت مقرر کی - اور مقرر کی ہوی مدت اوسی کے علم مین ہے - پھر بھی تم شک کرتے ہو -

نوٹ - اسمین ذکر ہے انسان کے خلق کئے جانیکا - اور اوسکی موت حیات کا وقت مقرر ہونیکا - جسمین انسانی کچھ دخل نہین ہو سکتا -

۱۱	الانعام	۲	وَإِن يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ ۖ وَإِن يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ٥	اللہ تم کو کوئی تکلیف پہونچاے - تو اوسکے سوا کوئی اسکا دفع کرنے والا نہین ہے - اور اگر وہ تمکو کوئی خیر و خوبی پہونچاے تو وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے -

نوٹ - اِس سے عمل انسان کو کوئی تعلق نہین ہے -

۱۲	الانعام	۳	وَمِنْهُم مَّن يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ ۖ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِن يَرَوْا كُلَّ آيَةٍ	اور انہین سے بعض ایسے بھی ہین جو تمہاری طرف (بظاہر) کان لگاے رہتے ہین حالانکہ ہم نے اونکے دلون پر پردے ڈالدیئے ہین کہ وہ اوسے نہ سمجھین - اور انکے کانون مین گرانی قرار دیدی ہے - اور اگر دیکھ لین وہ ہر

		لَا یُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ	معجزہ دیکھ لینگے۔ تب بھی اوسپر ایمان نہ لائنگے۔

نوٹ۔ چونکہ وہ لوگ دل سے بے ایمان ہین۔ بظاہر ڈھونگ سے رسول کا کلام سُنتے ہین۔ چونکہ ایسون کے سامنے کتنے ہی معجزے ہون۔ مگر یہہ تو ایمان لائے ہین نہ لائینگے۔ اسلئے اِنکی عقلون اور سماعتون پر پردہ ڈالدیا گیا۔ کیونکہ اِنکے لئے عذاب ہی مناسب ہے۔ پہلے رجوع بحق ہو کر مستحق ہدایت بنو تو ہدایت ملیگی۔

۱۲	الانعام	۴	وَاِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَاۗءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ۭ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَي الْهُدٰي فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝	اور اگر اِن کا روگردان ہونا تم کو گران گزرتا ہی۔ تو اگر تم سے ہوسکتا ہے تو زمین مین کوئی سوراخ تلاش کرو۔ یا آسمان پر کوئی سیڑہی لگاکر چڑہ جاؤ کہ اونکو کوئی نشانی لادو۔ اور اللہ چاہتا تو اونکو ہدایت پر (جبرًا) آمادہ کرتا۔ پس تم جاہلون مین سے ہرگز نہ ہونا۔

نوٹ۔ اِسکی شان نزول یہہ ہے کہ آنحضرتؐ کی بیحد خواہش تھی کہ حضرت ابن نوفل بن عبد مناف مسلمان ہوجاے۔ مگر وہ شقی تھا۔ ایمان نہ لایا۔ آنحضرتؐ پر یہہ حال گران گزرا۔ تو اللہ فرماتا ہے کہ فکر کا موقع نہین ہے۔ حضرتِ مذکور شقی ہے۔ دوزخ اوسکا مقام ہے۔ یون اگر اللہ چاہتا تو سب کو مسلمان کیا یعنے پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنادیتا۔ مگر اللہ کو تو آزمانا ہے اِنسان کو۔ پس یہہ بھی ایمان سے متعلق ہے نہ کہ عمل صالح دُنیوی سے۔

۱۴۰	الانعام	۷	وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰى اَجَلٌ مُّسَمًّى ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	اور وہ خدا وہی ہے جو رات کو تمہاری روح قبض کرلیتا ہے - اور دن مین جو کام تم کر چکے ہو اوسے بھی وہ جانتا ہے - پھر تم کو اوسی مین اوٹھا اٹھاتا ہے - کہ مقرر کیا ہوا وقت پورا ہو جاوے - پھر تمہاری بازگشت اوسیکے حضور مین ہوگی - پھر جو کچھ تم کیا کرتے تھے اوس سے تمکو آگاہ کریگا -

نوٹ - ظاہر ہے کہ یہ آیتہ یہ بتاتی ہے کہ روز آخرت مین انسان کو اوسکے اعمال معلوم کرا کے اوس سے محاسبہ کیا جائیگا - جو ہمارے مفید مطلب ہے - اور یہ بھی معلوم کراتا ہے - کہ روز کا سونا بھی گویا موت ہے - صبح کی بیداری گویا نئی زیست ہے - اسی طرح اصلی موت کے خواب طویل کے بعد روز محشر سب اوٹھ کھڑے ہونگے -

۱۵	الانعام	۱۵	فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ وَمَنْ يُّرِدْ اَنْ يُّضِلَّهٗ يَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَيِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا يَصَّعَّدُ فِي السَّمَآءِ ۭ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ	جسکی نسبت اللہ یہ چاہتا ہے کہ اوسے ہدایت کرے - تو اوسکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیتا ہے - اور جسکی نسبت یہ چاہتا ہے کہ اوس سے توفیق ہدایت سلب کرلے - تو اوسکے سینہ کو تنگ ٹھوس کردیتا ہے - گویا کہ وہ آسمان کو چڑھا چلا جاتا ہے - اسیطرح اون لوگون پر جو ایمان نہین رکھتے

			لَا يُؤْمِنُونَ ۝	ہین کفر و شرک کی گندیگی طاری کر دیتا ہے -

نوٹ - اسمین اخیر حصّہ قابلِ غور ہے - یعنے جو لوگ ایمان نہین رکھتے اونکو یہہ صورت نصیب ہوتی ہے - اور جنکا رُجحان ایمان کی طرف ہے - تو اونکا سینہ اسلام کے لئے کھولدیا جاتا ہے - جیسے ہمارے تفسیر سے -

١٦	الانعام	١٤٨	سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا	عنقریب مُشرک یہ کہینگے کہ اگر اللہ چاہتا
			لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا	تو نہ ہم شرک کرتے اور نہ ہمارے باپ دادا
			وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا	اور نہ ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے اِن سے
			مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ	پہلے لوگ بھی اسیطرح جُھٹلایا کرتے تھے
			كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	یہانتک کہ اونھون نے ہمارے عذاب
			حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا	کا مزہ چکھا - تم اون سے کہدو کہ تمہارے
			قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ	پاس کوئی علم ہے تو تم ہمین نکال کر دکھاؤ
			فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ	تم تو صرف گمان کی پیروی کرتے ہو -
			تَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ	اور فقط اٹکل پچو باتین بناتے ہو -
			وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ	تم کہدو کہ سب سے بڑی ہوئی حجت
			قُلْ فَلِلَّهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ	خدا کی ہے - پس اگر وہ چاہتا تو
			فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ	تم سب کو خود بھی ہدایت
			أَجْمَعِينَ ۝	کر دیتا -

نوٹ - تیر بہدف جواب ہے مُعترِض کا - یعنے یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تو ہم گناہ ہی نہ کرتے یا یہہ کہ اگر اللہ چاہتا تھا تو جو کچھ ہم کرتے وہ گناہ نہ ہوتا - ہوش سنبھالو - اختیار عمل

توخود رکھتے ہو۔ پھر کیسی حماقت کی باتین کرتے ہو۔ کیا سبکو خدا فرشتہ اور پیغمبر بنادیتا؟ پھر تلقین کسکی ہوتی؟۔

۱۷	الاعراف	۴	فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۝ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا	اور انسے زیادہ ظالم کون ہوگا۔ جو اللہ کے ذمہ جھوٹ بہتان باندہے۔ یا اوسکی آیتون کو جھٹلائے۔ یہی وہ ہین جنکا لکھا ہوا حصہ اونکو پہونچیگا۔ یہانتک کہ جس وقت ہمارے بھیجے ہوے (یعنے فرشتے ملک الموت اور منکر ونکیر) انکا فیصلہ کرینگے۔ اون سے کہینگے کہ اللہ کے سوائے تم جنکو پکارا کرتے تھے۔ وہ اب کہان ہین؟ تو وہ کہینگے کہ وہ تو ہم سے غائب ہوگئے۔ اور اپنی ذات کی نسبت شہادت دینگے۔ کہ ہم بیشک کافر تھے۔ (خدائےتعالی) فرمائیگا۔ کہ تم بھی انہی اُمتون مین داخل ہوجاؤ جو جنّون اور آدمیون مین تم سے پہلے آتش جہنم مین جاچکین جس وقت کوئی گروہ داخل ہوگا۔ وہ اپنے ہم جنس گروہ کو لعنت کریگا یہانتک کہ جب سب اوسمین جمع ہوجائینگے۔ تو پچھلے

			قالت اخراهم لاولهم ربنا هؤلاء اضلونا فاتهم عذابا ضعفا من النار قال لكل ضعف ولكن لا تعلمون ٥	پہلونکی نسبت یہ عرض کرینگے۔ کہ اے ہمارے پروردگار۔ ہم کو تو انہون نے گمراہ کیا۔ پس انکو آتش جہنم کا دوگنا عذاب دے۔ (خدا تعالیٰ) فرمائیگا کہ ہر ایک کے لئے دوگنا ہے۔ ولیکن تم تو سمجھتے ہی نہین

نوٹ۔ بے ایمانون کے متعلق لوح محفوظ مین جیسا کچھ لکھا ہوگا۔ ویسا عذاب ہوگا۔ یہ بھی ایمان سے متعلق ہے۔ دنیوی اعمال انسانی سے متعلق نہین ہے۔

۱۸	الاعراف	۲۲	من يهد الله فهو المهتدي ومن يضلل فاولئك هم الخسرون ولقد ذرانا لجهنم كثيرا من الجن والانس لهم قلوب لا يفقهون بها ولهم اعين لا يبصرون بها ولهم اذان لا يسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل اولئك هم الغافلون ٥	جسے خدا ہدایت دے۔ پس وہی ہدایت یافتہ ہے۔ اور جس سے وہ توفیق ہدایت سلب کرلے۔ پس نقصان اوٹھانے والے وہی ہین۔ اور ہم نے جنون اور آدمیون مین سے بہت سون کو جہنم ہی کے لئے بنایا ہے۔ اونکے دل موجود ہین لیکن سمجھتے نہین۔ اور انکی آنکھین ہین جن سے دیکھتے نہین۔ اور اُن کے کان ہین جن سے سنتے نہین۔ وہ تو چوپایون کے مانند بلکہ اون سے بھی بدتر ہین۔ وہی لوگ تو غافل ہین۔

نوٹ - دل و دماغ آنکھیں اور کان ہوتے ہوئے - خدا کا ابتدائی حکم اور رسولوں کی بار بار کی ہدایت کو جو نہ سمجھیں نہ دیکھیں نہ سنیں - تو پھر اب ایسوں کے لئے سبیل اصلاح کچھ نہیں ہو سکتی - یہ تو دوزخ ہی کے عذاب کے سزاوار ہیں - اس سے ہماری تائید ہوتی ہے -

۱۹	الاعراف	۲۳	مَن يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ط وَيَذَرُهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ۝	جس سے خدا توفیق ہدایت سلب کر لے پس اوسکا کوئی رہبر نہیں - اور وہ اونکو اونہیں کی سرکشی میں چھوڑ دیتا ہے کہ سرگردان رہیں

نوٹ - اسکے لئے کسی صراحت کی بھی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ ظاہر ہے کہ سرکشی کی وجہ سے وہ بلا ہدایت چھوڑ دیئے گئے - یہ ہمارے دعوے کی تائید ہے -

۲۰	الانفال	۲	فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ص وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ج وَلِيُبْلِيَ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاءً حَسَنًا ط إِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝	پس تم نے اونکو قتل نہیں کیا تھا - بلکہ اللہ نے اونکو قتل کیا تھا - اور جسوقت تم نے اونکی طرف (مٹی) پھینکی تھی - وہ تم نے نہیں پھینکی تھی - بلکہ اللہ نے پھینکی تھی - اور یہ اسلئے کہ اللہ اوسکے ذریعہ سے مومنین کی اچھی طرح آزمایش کرے - بیشک اللہ بڑا سننے والا اور جاننے والا ہے

نوٹ - جنگ بدر کے موقع پر یہ آیتہ نازل ہوئی - لوگ شیخیاں کرنے لگے تھے اپنی اپنی بہادری پر - تو فرماتا ہے کہ جو کچھ نتیجہ فتح کا ہوا وہ اللہ کی طرف سے ہوا - ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے -

۲۱	الانفال	۲	وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيْهِمْ خَيْرًا	اور اگر اللہ کو علم ہوتا کہ ان لوگوں میں کچھ بھی

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
			لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝	خیر و خوبی ہے۔ تو اونکو ہدایت سناتا۔ اور اگر سناتا تو ضرور رُوگرداں ہوکر اولٹے بھاگتے۔ اے ایمان والو جسوقت تمکو رسول کسی کام کی طرف بلائین جسمین تمہاری زندگی ہے۔ تو اللہ کا اور اوسکے رسول کا حکم مان لو۔ اور یہ جان لو کہ ضرور اللہ آدمی کے اور اوس کے دل کے مابین (حق و باطل کی تفہیم کے لئے) حائل ہو جاتا ہے اور یہ بھی جان لو کہ تم سب اوسکے حضور مین جمع کئے جاؤ گے۔

نوٹ۔ نوٹ ہائے ماسبق کی تصریح خدائے تعالیٰ خود اسمین فرماتا ہے کہ اللہ گر بے ایمانوں کی ہدایت کرے بھی تو وہ روگردانی ضرور کرنے والے ہیں۔ بر اینہمہ دل مین تو بھر حال حق و باطل کا فرق سمجھا ہی دیتا ہے۔ اس سے کانشنس یعنے ضمیر کی طرف اشارہ ہے۔ خدا فرماتا ہے نَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْكُمْ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ۔ ترجمہ ہم تم سے بہ نسبت شہ رگ کے بھی زیادہ قریب ہین۔ یعنے ہر لمحہ ہماری تنبیہ سے خالی نہین ہے۔ ہر کام مین یہی ہوا کرتا ہے۔

نمبر	سورة	آیت	عربی	ترجمہ
۲۲	الانفال	۵	إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَوْ تَوَاعَدْتُمْ لَاخْتَلَفْتُمْ	(یاد کرو) اوس وقت کو یاد کرو جب تم نزدیک کے کنارے مین تھے اور وہ (ابو جہل والی جماعت) دور کے کنارے پر اور قافلہ تم سے نیچے کی طرف تھا اور اگر تم ایک دوسرے سے پہلے قرار کر لیتے تو وقت معین

			ترجمہ
		فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَلٰکِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰہُ اَمْرًا کَانَ مَفْعُوْلًا ۙ	سے تم ضرور اختلاف کرتے۔ لیکن (تم کو) یکایک ایک دوسرے کے مقابل کرادیا) تاکہ جو ہونیوالا تھا اسکو اللہ پورا کر دے۔

نوٹ۔ جنگِ بدر کی طرف اشارہ ہے۔ یہ جنگ بلا منصوبہ ما تقدم واقع ہوگئی۔ ابوجہل مع لشکرِ کفارِ مکہ اور لشکرِ مسلمانان کی اتفاقی طور پر یکایک مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ اللہ فرماتا ہے کہ خدا کا منشاء یہ تھا کہ جو ہونا ہے ہو کر رہے۔ تو ایسے اسباب جمع کر دیے۔ اپنی قدرتِ کاملہ سے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے امرِ ارادی انسانی سے ہم کو بحث ہے۔

			ترجمہ
۲۳	الانفال	۸	وَاِنْ یُّرِیْدُوْٓا اَنْ یَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ حَسْبَكَ اللّٰہُ ۭ ہُوَ الَّذِیْٓ اَیَّدَكَ بِنَصْرِہٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ ۭ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِہِمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَلَّفَ بَیْنَہُمْ ۭ اِنَّہٗ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ۝	اور اگر وہ تمھین دھوکا دینا چاہینگے۔ اللہ تمہارے لیے کافی ہے۔ وہ وہی ہے جس نے اپنی امداد سے اور مومنین کے ذریعہ سے تمہاری تائید کی تھی۔ اور انکے دلونمین الفت پیدا کر دی تھی۔ اگر زمین مین جو کچھ ہے تم سب ہی خرچ کر دیتے تو اونکے دلونمین الفت نہ پیدا کر سکتے۔ لیکن اللہ نے اونکے دلونمین الفت پیدا کر دی۔ بیشک وہ زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ۔ اسمین اسکا اشارہ ہے کہ خدا نے اپنے منشاء اور اپنی قدرتِ کاملہ سے دو انصاری قبیلہ اوس اور خزرج مین جنمین زمانہ قدیم سے عداوت چلی آتی تھی۔

باہم اُلفت پیدا کردی۔ یہہ ہماری بحث سے متعلق نہین ہے۔

۲۴	التوبۃ	۱۲	رَضُوۡا بِاَنۡ یَّکُوۡنُوۡا مَعَ الۡخَوَالِفِ وَطُبِعَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوۡبِہِمۡ فَہُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ۝	(مالدار لوگ) اِسپر راضی ہوگئے ہین کہ عورتون کے ساتھ رہین۔ اور اللہ نے اونکے دلون پر مُہر لگادی ہے۔ پس وہ کچھ نہین جانتے۔

نوٹ۔ غزوہ تبوک کی طرف اشارہ ہے۔ اوس جنگ کے اہتمام مین سچے مومن باوجودیکہ اونکو سواری ولباس وغیرہ کی استطاعت نہین تھی۔ رو رو کر شریک جنگ ہونا چاہتے تھے۔ حالانکہ ایسون کو شرکت جنگ سے خدا نے معذور رکھا ہے۔ مگر مالدار منافق لوگ اپنے گھرون مین اپنی عورتون کے ساتھ مزے کرتے رہنا چاہتے تھے۔ پس ایسے بد نژاد لوگون کے کفر بھرے دلون سے خدا نے اپنی توفیق ہدایت اوٹھالی۔ ہدایت پر عمل کرنیکی توفیق اوسیکو ہوگی جو دل سے اوسکو چاہے بھی۔ جب ارادہ ہی بُرا ہو۔ تو توفیق ہدایت کا موقع کیا رہا؟۔

۲۵	یُوۡنُسَ	۱	اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ فِیۡ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسۡتَوٰی عَلَی الۡعَرۡشِ یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ ؕ	بیشک تمہارا پروردگار وہی خدا ہے جسنے آسمانون کو اور زمین کو چھ دن مین بنایا۔ پھر اوسکا حکم عرش پر غالب آیا۔ (اور وہی) معاملات کا بندوبست کرتا ہے۔

نوٹ۔ یہہ تو صاف مشیّت ایزدی ہے۔ اِس مین انسانی عمل کا دخل ہی نہین ہوسکتا۔

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
٢٦	یونس	۵	وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تُسْمِعُ الصُّمَّ وَلَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِى الْعُمْىَ وَلَوْ كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝	اور انہین سے بعض ایسے ہین۔ جو تمہاری باتین (بظاہر) خوب غور سے سُنتے ہین۔ کیا تم بہیرون کو سنا سکتے ہو۔ جس حال مین کہ وہ عقل ہی نہین رکھتے؟ اور انہین سے کوئی کوئی ایسا بھی ہے۔ جو تمہاری طرف گھور گھور کر دیکھتا ہے۔ کیا تم اندھون کو راستہ بتا سکتے ہو جس حال مین کہ وہ کچھ سوجھ بوجھ بھی نہین رکھتے؟۔ بالتحقیق اللہ آدمیون پر ذرا بھی ظلم نہین کرتا۔ بلکہ آدمی خود اپنے نفس پر ظلم کرتے ہین۔

نوٹ۔ نصیحت پذیری کے لئے کوئی آنکھ کان ہی نہین رکھتا۔ اور اسکی طرف توجہ اور ارادہ ہی نہین کرتا۔ تو وہ اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے۔ پس چھوڑ دو اوسکو اوسکی شامت پر۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ ہدایتِ الٰہی سے ماتقدم اوس کے لئے اِستحقاق پیدا کرنا ہے۔ یعنے اپنے اعمال اور رجوعِ قلبی سے۔ اِستحقاق نہ ہو تو حق کیونکر لیتے۔ (مقابلہ کرو ع ۱۲ ماسبق)۔

نمبر	سورۃ		آیت	ترجمہ
٢٧	یونس	۵	قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ	تم یہ کہدو کہ بجز اوسقدر کے کہ خدا کو منظور ہے۔ مین تو اپنی ذات کے لئے نہ ضرر کا مالک ہون نہ نفع کا۔ ہر اُمّت کے لئے ایک وقت مقرر ہے۔ جب اونکا مقررہ وقت

			أَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ	آجاتا ہے۔ تو نہ وہ ایک ساعت تاخیر کر سکتے نہ پیش قدمی۔

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ نفع وضرر انسان پر واقع ہونیوالی حالتین ہین۔ اپنی قوت ارادی سے انسان انکا باعث نہین ہوسکتا۔ موت حیات اور ہر امر شدنی کا ایک وقت خدا نے مقرر کر رکھا ہے۔ اوسی اعتبار سے ہر امر واقع ہوگا۔ یہہ آیتہ بھی ہمارے مطلب سے متعلق نہین ہے۔

۲۸	یونس	۱۰	إِنَّ الَّذِيْنَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَلَوْ جَآءَتْهُمْ كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ۝ فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ ؕ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَاٰمَنَ مَنْ فِي الْاَرْضِ كُلُّهُمْ جَمِيْعًا ؕ اَفَاَنْتَ	بیشک وہ لوگ جن پر تمہارے رب کا کلمہ کفر کی موت اور عذاب دوزخ کا ثابت ہو گیا ایمان نہ لاوینگے جب تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ نہ لین۔ گو اونکے پاس ہر نشانی آجاوے۔ پس کوئی بستی ایسی نہین ہوئی کہ وہ عذاب کو دیکھ کر ایمان لائی ہو تو اوسکو اوس کے ایمان نے نفع دیا ہو۔ سوائے قوم یونس کے۔ کہ وہ جس وقت ایمان لائے ہم نے زندگانی دنیا مین رسوائی کا عذاب اون سے ہٹا دیا اور پھر ایک مدت تک اونکو آباد رکھا۔ اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا تم لوگون کو اس بات پر مجبور کروگے

تُكْرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تُؤْمِنَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝	کہ وہ مومن ہوجائیں؟ - حالانکہ کوئی متنفس بغیر اذن خدا کے ایمان نہیں لاتا - اور وہ (کفر و شرک کی) گندگی کو اونھین لوگون پر مسلّط کر دیتا ہے جن مین عقل نہین ۔

نوٹ - یہ آیتہ دلچسپ بھی ہے - دلفریب بھی ہے - دل افروز بھی ہے - دلنواز بھی ہے - اور ہمارا مطلب بھی حل کرتی ہے - شانِ نزول یہ ہے کہ مسلمانون نے آنحضرتؐ سے عرض کی کہ جیسے جیسے فتح ہوتی جاے جبراً مفتوحون کو مسلمان کیون نہین کرلیا جاتا ؟ - حضرت نے فرمایا - ایسی بدعت مین نہین کرنا چاہتا - اور اوسی وقت یہ آیتہ نازل ہوی - جس کا ترجمہ ہے کہ - "اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو زمین مین جتنے ہین سب کے سب ایمان لے آتے " گویا سب کو پیغمبر بنا دیتا - سب کو فرشتہ بنا دیتا - ایسی کیفیت تو عالم ملکوت مین تھی ہی - کہ گناہ کرنا تو وہ جانتے ہی نہین - فرشتون کی خلقت مین خدا نے عقل کو بغیر شہوت یعنے خواہشاتِ نفسانی کے ترکیب دیا ہے - اور اولاد آدم کی طینت مین دونو چیزون کو رکھا ہے - اور منشاءِ الٰہی یہ ہے کہ اسی دوفریقی حیثیت مین امتحان لے - کیا خوب فرمادیا سعدی علیہ الرحمہ نے "آدمی زادہ طرفہ معجون است ؛ کز فرشتہ سرشتہ وز حیوان + گر کند میل این (یعنے حیوان) شود کم ازین ؛ ور کند قصد آن (یعنے فرشتہ) شود بہ ازان " (دیکھو ص ۱۸ ماسبق) اللہ تعالیٰ کا منشا صاف ہے - اگر کوئی ایمان جو عقلِ سلیم غور کرے - یعنے انسان کو مضطر اور مجبور کرکے ایمان

دلایا جاتا تو ثواب اور تحسین کا وہ انسان کیونکر مستحق ہو سکتا؟ - اس سبب سے اللہ کی
مشیئت اوسکی خواہش یہہ ہے کہ انسان ایمان لائے تو اپنے اختیار سے لائے
ورنہ کافر بنے - اور مرضی اللہ کی یہہ ہے یعنے اس بات سے اللہ راضی و خوش
ہوتا ہے کہ انسان اس امتحان مین کامیاب نکلے - اور اپنے اختیار ہی سے ایمان
لائے - اور عمل صالح بھی کرے - اسیوجہ سے فرماتا ہے کہ "پھر کیا تم لوگون کو اس بات
پر مجبور کروگے کہ وہ مومن ہو جائین؟" پھر فرماتا ہے "حالانکہ کوئی نفس بغیر اذن خدا
کے ایمان نہین لاتا" ضعیف الاعتقاد یہہ سمجھین گے کہ ایمان کو خدا نے روکدیا - مگر حقیقت
یہہ ہے کہ خلقت آدم کے ساتھ ہی ساتھ حکم ایمان ہو چکا ہے - پھر نبی رسول بھیج بھیجکر
حکم یاد دلایا - اور کانشنس کے ذریعہ بھی متنبہ کیا (دیکھو ۲۱ ماسبق) - پھر فرماتا ہے
"اور وہ کفر و شرک کی گندگی کو اونھین لوگون پر مسلط کردیتا ہے جنھین عقل نہین"
یعنے صرف اونھین پر جو حق و باطل مین تمیز نہین کرنا چاہتے - مضمون کا اٹھاؤ پن ان
آیات کو دلچسپ بنا دیتا ہے - اسکی سادگی استدلال سے دل پھڑک اوٹھتا ہے -
یہہ دلفریبی ہے اسکی - کیفیت مجموعی یہہ ہے کہ غور پر غور کرنے کے لئے جی چاہتا ہے -
اس طرح دل افروز ہے - اور جب غور کرلیا تو بتوفیق ربانی دل اوسکے معانی سے مالامال
ہو جاتا ہے - اسطرح یہہ آیتین دلنواز بھی ہین -

۲۹	ھود	۱	وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا كُلٌّ فِي	اور زمین پر کوئی چلنے والا نہین مگر یہہ کہ اوسکا رزق خدا کے ذمہ ہے - اور وہی خدا اوسکے رہنے کی جگہہ کو اور پیدا ہونے سے قبل اوسکی سپردگی کے مقام کو جانتا ہے -

			کتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۝	کھلی کتاب مین ہر بات موجود ہے -

نوٹ - سب کا رزق اللہ بیشک دیتا ہے - مخلوق کہاں رہے - اور ولادت سے قبل کہاں رہے - یعنے باپ کے صلب مین - پھر ان کے رحم مین یا انڈے مین - اس مقام کو بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے - اور یہ سب باتین لوحِ محفوظ مین پہلے سے انکی موجود ہین - ہمارے مطلب سے متعلق یہ آیۃ نہان ہے -

۳۰	ھود	۳	وَلَا يَنْفَعُكُمْ نُصْحِيْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّغْوِيَكُمْ ؕ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝	اور میری نصیحت تم کو نفع نہ دیگی - گو مین چاہتا تھا کہ تم کو نصیحت کرون - جبکہ خدا کو منظور ہو کہ تمہارے کفر پر اصرار کرنیکے سبب تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دے - وہ تمہارا پروردگار ہے - اور اُسکے حضور مین تمہاری بازگشت ہوگی -

نوٹ - حضرت نوحؑ نے اپنی اُمّت سے اسطرح فرمایا تھا - بعد دعوت اسلام کے - کہ کفر پر تم کو اصرار ہے - پس خدا تم کو تمہارے حال پر چھوڑ دیتا ہے - اپنے مطلب سے متعلق نہین ہے - بلکہ تمرّد اور کفر قوم باطل اس سے ثابت ہوتا ہے -

۳۱	ھود	۱۰	وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ ۝ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ ؕ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ	اور اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو کل آدمیونکو ایک ہی گروہ بنا دیتا - پھر (تو برابر) وہ اختلاف کرتے رہین گے - سوا اُنکے جن پر تمہارا پروردگار رحم فرمائے - اور اسی رحمت کے لئے اونکو پیدا کیا ہے - اور تمہارے پروردگار کا قول پورا ہوگا - کہ مین جہنم

			جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ۝	کو کل نافرمان جنّوں اور آدمیوں سے پاٹ دونگا۔

نوٹ۔ جب منشاء ہی خدا کا امتحانِ انسان رہا ہے۔ تو کل کو ایک ہی ہدایت سے مجبور کیوں نہیں کرتا۔ پس نیک و بد مین فرق ہی کیا رہتا؟۔ آزاد رکھا گیا ہے انسان شیطان اوس کو اغوا دیتا ہے۔ ایمانی اختلافات پیدا کئے جاتے ہین۔ جو نیکی کی طرف رُجحان رکھتے ہین۔ اون پر اللہ کا رحم ہے۔ اور رحم ہی کے منشاء سے انسان پیدا کیا گیا۔ بشرطیکہ انسان خدا کی مرضی پوری کرے۔ ورنہ دوزخ کے کُندے ہو۔

(دیکھو اتاہ میثاق و ابتلا)

۳۲	یوسف	۹	فَبَدَاَ بِاَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِيْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِيْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ ؕ مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝	پس (تلاشی لینے والے نے) یوسف کے بھائی کی خورجین سے پہلے اور دوسری خورجیون سے شروع کیا۔ پھر اوس برتن کو یوسف کے بھائی کے خورجین سے نکال لیا۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کر دی کہ وہ بادشاہ کے قانون سے اپنے بھائی کو نہین لے سکتے تھے۔ سوائے اوس صورت کے کہ اللہ چاہتا۔ ہم جسکو چاہتے ہین درجہ بدرجہ بلند کر دیا کرتے ہین۔ اور ہر علم والے سے بڑھکر علم والا موجود ہے۔

نوٹ۔ یہ بھی قصہ طلب آیت ہے۔ یوسف کے حقیقی بھائی کا نام بنیامین تھا۔ اپنے علاتی بھائیوں کے ساتھ یہ مصر آگئے تھے۔ گو اون لوگوں نے یوسف کو نہین پہچانا۔ مگر یوسف نے اپنے بھائی کو پہچان لیا۔ اور انکی خواہش تھی کہ بھائی کو اپنے پاس رکھ لین

دیگر بھائیون کو اپنی حالت معلوم کرانی بھی منظور نہین تھی۔ خدا نے یہ حکمت سُوجھائی کہ یوسفؑ نے اپنا پیالہ چُپکے سے بھائی کی خورجین مین رکھا دیا۔ اور پھر سبھون کی تلاشی بھی ہوائی۔ مصر کا قانون تھا کہ مار پیٹ کر کے سارق سے مال اور عوض لے لیا جاتا۔ مگر یعقوبؑ کی شریعت یہ تھی کہ جس کے پاس سے مالِ مسروقہ برآمد ہو۔ وہ غلام بنا لیا جاتا۔ اِس حکمت سے یوسفؑ کو آپکے بھائی مِل گئے۔ تدبیر سُوجھانے کا کام اللہ ہی کا ہے۔ اِلہام اور وحی بھی اِسی مین داخل ہوسکتی ہین۔ مگر ہمارا مطلب اِس سے نہین نکلتا ہے۔

۳۳	رعد	۲	وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ ۝	اوس کے پاس ہر چیز اندازہ سے ہے۔

نوٹ۔ جملہ مخلوقاتِ عالم کی خدا نے مقدار مقرر فرمادی ہے۔ جس سے کوئی چیز نہ بڑھ سکتی نہ گھٹ سکتی۔ ہماری بحث سے غیر متعلق ہے۔

۳۴	رعد	۳	اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَقْدِرُ ۭ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝	اللہ جسکے لئے چاہتا ہے رزق کو وسیع کر دیتا ہے۔ اور جسکے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا کر دیتا ہے۔ اور لوگ دنیا کی زندگانی سے خوش ہو گئے۔ حالانکہ آخرت کے مقابلہ مین وہ تھوڑا فائدہ ہے۔

نوٹ۔ خدا کی رزاقیت کا مضمون ہے۔ ہمارے مطلب سے غیر متعلق ہے۔

۳۵	رعد	۴	وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ	اور اگر کوئی قرآن ایسا ہوتا کہ پہاڑ اوسکے ذریعہ سے چلائے جاتے۔ یا زمین اوسکے

			الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى ط بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا ط اَفَلَمْ يَايْئَسِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِيْعًا ط	ذریعہ سے ٹکڑے کر دیجاتی یا مُردہ دن سے اوسکے ذریعہ سے باتین کیجاتین (توبھی) بے ایمان ایمان نہ لاتے لیکن ہر قسم کا اختیار خدا ہی کو ہے۔ کیا وہ لوگ جو ایمان لائے ہین یہہ امید نہین چھوڑتے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیونکو ہدایت کر دیتا؟

نوٹ۔ اِسمین معجزات قرآنی کا ذکر ہے۔ اور قادریّتِ مطلقہ کا۔ کہ اگر خدا چاہتا تو سب کو معصوم بنا دیتا۔ مگر یہہ کہ اوسکا منشاء آزمایشِ بنیِ آدم ہے۔ اِس سے ہمارا مطلب اِسطرح نکلتا ہے۔ کہ کامیابیٔ اِمتحان کے لئے ایمان لاؤ۔ اور عملِ صالح کرو۔

٣٦	رعد	٦	وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ط لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ○ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ ج وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ ○ وَاِنْ مَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ	اور بیشک ہم نے تم سے پہلے بھی رسول بھیجے تھے۔ اور اُنکے لئے ازواج بھی مقرر کی تھین۔ اور اولاد بھی۔ اور کسی رسول کا یہہ کام نہ تھا کہ بغیر حکمِ خدا کوئی علامت ظاہر کرے۔ وقتِ مقرر کے لئے ایک تحریری حکم ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہی محو کر دیتا ہی۔ اور جو چاہتا ہی قائم فرما دیتا ہی اور صدر رجسٹر اوسی کے پاس ہے۔ اور جن جن چیزونکا ہم اونسے وعدہ کرتے ہین۔ خواہ اونمین سے بعض تمکو دکھلائین۔ یا تم کو پہلے ہی اوٹھا لین۔ پس تمہارے ذمہ تو صرف

			آیت	ترجمہ
			فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَيْنَا الْحِسَابُ ۝	پہونچا دینا ہے - اور حساب لینا ہمارے ذمہ ہے -

نوٹ - اسکا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی پیغمبر بلا اجازت اللہ کے کوئی معجزہ نہین کر سکتے - اور ایسی سب باتین خدا کے پاس لکھی ہوئی ہین - رسول کا کام حکم خدا کو انسان تک پہونچا دینا ہے - لوگ اوسپر عمل نکرین تو اوسکا حساب لینا یعنے عذاب کرنا اللہ کے اختیار مین ہے - اِس سے بھی ثابت ہے کہ اعمال کا مواخذہ ہوگا -

			آیت	ترجمہ
۳۰	ابراہیم	۴	يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ۝	جو ایمان لائے ہین اونکو تو اللہ زندگانی دنیا مین اور آخرت مین پکی بات پر قائم رکھیگا - اور گمراہون سے اللہ توفیق ہدایت سلب کرلے گا - اور اللہ جو چاہے گا کرے گا -

نوٹ - اِس سے ثابت ہے کہ نیک ارادہ مین خدا برکت دیگا - اور بدکرداروں کے لئے باقی ہی کیا رہ گیا - اونکے لئے تو نیکی کی توفیق ہی بیکار گئی - پھر توفیق نہین دیگا -

			آیت	ترجمہ
۳۸	الحجر	۱	وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا وَلَهَا كِتَابٌ مَّعْلُوْمٌ ۝ مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	ہم نے کوئی ایسی بستی نہین ہلاک کی کہ اوسکے لئے پہلے سے لوح محفوظ مین قرار نہین دیا گیا تھا - کوئی گروہ اپنے وقت مقررہ سے نہ آگے بڑھ جائیگا نہ پیچھے ہٹ جائیگا -

نوٹ - اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر امر کے لئے وقت مقرر ہے - مگر ہمارا مطلب دوسرا ہے -

			آیت	ترجمہ
۳۹	نحل	۱	وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ	اللہ کے ذمہ ٹھیک رستہ بتا دینا ہے اور

		وَمِنْهَا جَآئِرٌ وَلَوْ شَآءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝	اُسی مین سے ٹیڑا (بھی) جاتا ہے۔ اگر اُسکو منظور ہوتا تو سب کو ایک راستہ پر چلا دیتا۔

نوٹ۔ معنے یہہ ہین کہ بتا دیا گیا کہ یہہ راستہ سیدھا جنّت کو پھونچاتا ہے۔ اثناے راہ مین شاخین بھی نکلتی ہین جس سے گمراہ ہوکر بھٹک جانا ہوگا۔ انسان اپنی عقل سے سمجھے کہ ہدایت تو یہہ ہے کہ سیدھے چلے جاوٗین تو جنّت مین پھونچین گے۔ اسلیے ترغیب دہ راستون سے گمراہ نہ ہونا چاہیئے۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ بھٹک نکلنا انسانی فعل ہے۔ حکم وہدایت حق نہین ہے۔

۴۰	النحل ۱۰	وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۗ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝	اور اللہ نے روزی مین تم مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ پس جنکو فضیلت دیگئی ہے وہ اپنا رزق اپنے باندی غلام کو دینے والے نہین ہین۔ مرزوق ہوئین تو وہ سب برابر ہین۔ پھر کیا وہ اللہ کی نعمتون سے انکار کرتے ہین۔؟

نوٹ۔ اِسکے کئی معنے ہوے ہین۔ مین اسکو اختیار کرتا ہونکہ تم کو اللہ نے رزق دیا ہے۔ تمہارے باندی غلام کو ویسا آزاد ذریعہ کسبِ رزق کا بظاہر نہین دیا ہے۔ مگر وہ اپنی خدمات کے معاوضہ مین تم سے رزق پالیتے ہین۔ رزق کا دینا تو سب کے لئے اللہ کے ہان یکسان ہے۔ یہہ نہ سمجھو کہ تم نے اون کو رزق دیا۔ ورنہ نتیجہ یہہ نکلے گا کہ تم کو ضرورت سے زیادہ رزق ملگیا۔ تو تم نے اوسکے ایک حصّہ کو گویا رَدّ کردیا۔ اوس سے انکار کردیا۔ اور باندی غلام کو وہ حصّہ دیدیا۔ تو عتابی ارشاد ہوتا ہے۔ کیا تم ہماری عطا

سکو رد کر سکتے ہو؟ اِس سے ہماری اِسطرح تائید ہوئی کہ اگر اِنسان نے اِسطرح خیال کیا تو اوس نے گناہ کیا۔ نافرمانی کی اللہ کی۔ جسکا اوسکو عذاب ہوگا۔

۴۱	النحل	۱۳	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّضِلُّ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	اور اگر اللہ چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا۔ لیکن وہ جس سے چاہتا ہے توفیق ہدایت سلب کرلیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ہدایت فرما دیتا ہے۔

نوٹ۔ اِسکے متعلق بحث اِس سے قبل ہوچکی ہے کہ کُل کو فرشتہ اور پیغمبر بنانا منظور نہین تھا۔ بلکہ اِنسان کا اِمتحان منظور ہے۔ پس کسبِ ثواب کی کوشش کرنی اِنسان کا فرض ہے۔ اگر اوس نے اِسکی طرف توجہ کی تو ہدایت کی توفیق ہوتی رہیگی۔ ورنہ مِثل قیدیون کے جہنم کا لیبل یا نمبر گلے کا ہار ہوگا۔

۴۲	النحل	۱۴	مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَاَنَّ اللّٰهَ	جو بعد ایمان لانے کے خدا کا اِنکار کرجاے۔ سواے اوس صورت کے کہ اوسپر جبر کیا گیا ہو۔ درآن حالیکہ اوس کا دل ایمان سے مُطمئن ہو۔ لیکن جو دل کھول کر کفر کرے۔ پس ایسے ہی لوگون پر اللہ کا غضب ہے۔ اور انھین کے لئے بڑا عذاب ہے۔ یہ اِس سبب سے کہ اونھون نے زندگانی دنیا کو آخرت کے مقابلہ مین پسند کرلیا ہے۔ اور بیشک

حوالہ	آیت	ترجمہ
	لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ	اللہ منکر لوگون کو ہدایت نہین فرماتا۔
	اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ	وہ وہی ہین جن کے دلون پر
	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ	اور کانون پر اور آنکھون پر
	وَاَبْصَارِهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ	اللہ نے مُہر لگا دی ہے۔ اور
	هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ۝	خود وہی غافل ہین۔

نوٹ۔ یہ بھی وہی اوپر کا مضمون ہے۔ نکتہ۔ اس سے تقیّہ کی اجازت ثابت ہے۔

حوالہ	آیت	ترجمہ
۳۴ بنی اسرائیل ۱۳ ۲	وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ طٰٓئِرَهٗ	اور ہر انسان کا عمل ہم نے اوس کے
	فِيْ عُنُقِهٖ ۭ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ	گلے کا ہار کر دیا ہے۔ اور قیامت کے دن اوسکے
	الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا	لئے ہم ایک نوشتہ نکالین گے۔ جسے وہ
	اِقْرَاْ كِتٰبَكَ ۭ كَفٰى بِنَفْسِكَ	کھلا ہوا پائیگا۔ (ہم اوسکو حکم دینگے) پڑھ لے
	الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا ۭ	اپنا نوشتہ۔ (اعمال نامہ)۔ آج کے دن حساب
	مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا	لینے کو تو خود ہی کافی ہے۔ جسنے ہدایت
	يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ	پائی تو اپنی ذات کے لئے ہدایت پائی۔
	ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۭ	اور جو گمراہ ہو گیا۔ پس اوسکی گمراہی کا
	وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ	وبال اوسی پر ہے۔ اور کوئی بوجھ
	اُخْرٰى ۭ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ	اوٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ
	حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ وَاِذَآ	نہ اوٹھائیگا۔ اور ہم جبتک رسول نہ بھیجدین
	اَرَدْنَآ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْيَةً	عذاب دینے والے نہین ہین۔ اور جب ہم
	اَمَرْنَا مُتْرَفِيْهَا فَفَسَقُوْا	کسی بستی کو ہلاک کر دینے کا ارادہ کرتے ہین تو ہم

فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ۝

اوسمین بالدار لوگونکو زیادہ کر دیتے ہین (یا اونکو حکم دیتے ہین) پس وہ اوس بستی مین نافرمانی کرنے لگتے ہین پھر وہ بستی (حکم) عذاب کی مستحق ہوجاتی ہے پھر ہم اوسکو پورا پورا تباہ کر دیتے ہین ۔

لطیفہ - اس سے ہماری تائید ہوتی ہے کہ (۱) انسان کے اعمال اوسکے گلے کا ہار ہین - (۲) کہ اعمال کتاب مین لکھے ہوئے ہین - اور وہ اوسکو دکھائے جاوینگے - جو اوسکے مواخذہ کے لئے بالکل کافی ہونگے - (۳) نیکی کرے تو خود فائدہ پائیگا - بدی کرے تو خود نقصان اوٹھائیگا - (۴) خدا کا احسان اور اتمام حجت دیکھو - کہ آفرینش آدم کے وقت جو احکام سنا دیئے تھے اوسپر اکتفا نہین فرماتا - بلکہ متواتر رسول بھیجکر وہ احکام یاد بھی دلاتا جاتا ہے (۵) حد درجہ رعایت کا یہ ہو گیا کہ جہان تا بیچی گناہ کی بڑھیگی - تو وہان مستطیع لوگ زیادہ کر دیتا ہے - تا آنکہ فلاکت کو گناہون سے لئے عذر نہ بنا لیں -

٤٤ | بنی اسرائیل | ۵

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَسْتُورًا ۝ وَجَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا ۚ وَإِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْآنِ وَحْدَهُ

اور جس وقت تم قرآن مجید پڑھتے ہو تو ہم تمہارے اور اون لوگونکے مابین جو آخرت پر ایمان نہین رکھتے - ایک خفیہ پردہ قائم کر دیتے ہین - اور ہم اون کے دلون پر غلاف چڑھا دیتے ہین - کہ وہ اوسکو نہ سمجھین - اور ہم اون کے کانون مین بھاری پن ڈالدیتے ہین - اور جس وقت تم قرآن مجید مین اپنے پروردگار یکتا کو یاد کرتے ہو تو

			وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا ○	وہ نفرت کھاکر پچھلے پاؤن پلٹ جاتے ہین

نوٹ۔ یہہ بھی وہی مضمون ہے۔ اور اسمین بھی اصل کیفیت یہہ ہے کہ اسطرح غضب الٰہی ہوتا بھی ہے۔ تو اونھین کے لئے جو ایمان سے گمراہ ہو چکتے ہین۔ نہ صرف یہی بلکہ خدائے واحد کا نام بھی لو تو نفرت کے ساتھ پیٹھ پھرا بھاگ کھڑے ہوتے ہین۔

۴۵	الکہف	۲	مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ ج وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ وَلِيًّا مُّرْشِدًا ○	جسے خدا ہدایت دیتا ہے وہ ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے۔ اور جس سے توفیق ہدایت سلب کر لیتا ہے پس اوسکے لئے تم کوئی حامی ہدایت کرنے والا نہ پاؤگے

نوٹ۔ بے ایمانون سے متعلق ہے۔ جب ایمان کی طرف رجحان نہین۔ تو خدا نے توفیق ہدایت سلب کر لی پھر ہدایت کیسی ہوگی؟

۴۶	الکہف	۳	قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ ط مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِيٍّ ج وَّلَا يُشْرِكُ فِيْ حُكْمِهٖٓ اَحَدًا ○	تم کہدو کہ اُسے تو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (اصحاب کہف غار مین) کتنا عرصہ رہے آسمانون اور زمین کی پوشیدہ باتین اوسی کے لئے ہین وہ کیسا دیکھنے والا اور سننے والا ہے اونکا اوسکے سوا کوئی کارساز نہین ہے۔ اور وہ اپنے فیصلہ مین کسی اور کو شریک نہین کرتا۔

نوٹ۔ اللہ کے عالم الغیب ہونیکے متعلق ہے۔ اور یہہ کہ اوسکا اوسکی مشیت مین کوئی شریک نہین ہے۔ ہماری بحث تو دنیوی اعمال انسانی سے متعلق ہے۔

۴۷	الکہف	۴	وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ	اور اوس شخص کی پیروی نہ کرنا جسکے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے۔ اور وہ اپنی

			آیت	ترجمہ
			هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝	خواہش کا تابع ہوگیا ہے۔ اور اوس کا معاملہ حد سے گزر گیا ہے۔

نوٹ۔ جب کفر اور بے ایمانی مین غلو ہوگیا۔ تو توفیق بے موقع والا حاصل ہے۔ ایسے موقع مین توفیق کا معنی یہی ہوگا کہ دراصل جبر سے مومن کیا گیا۔ یہہ تو اللہ کو منظور ہی نہین۔ (دیکھو ۲۸ ماسبق۔) اگر ایسا ہی منظور ہوتا۔ تو امتحان کی ضرورت ہی کیا تھی سب کو پیغمبر اور فرشتہ ہی نہ بنا دیتا؟۔ اس سے بھی ثابت ہے کہ اللہ کی ناخوشی بوجہ کفر و بے ایمانی کے ہوی۔ جو عمل انسانی کا نتیجہ ہے۔

| ۴۸ | الکہف | ۸ | وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ يَّهْتَدُوْۤا اِذًا اَبَدًا ۝ | اور اوس سے زیادہ ظالم کون ہوگا جسکو اوسکے پروردگار کی آیتونکے ذریعہ سے نصیحت کیجاے۔ پھر وہ اونسے روگردانی کرے۔ اور جو جو کرتوت اوس کے ہاتون نے ہو چکے ہین۔ اونکو بھول جاے۔ یقیناً ہم نے اون کے دلون پر پردے ڈالدیے ہین تاکہ اوسکو نہ سمجھین اور اون کے کانونمین گرانی قرار دیدی ہے۔ اگر تم اونکو ہدایت کی طرف بلاو گے بھی تو وہ کبھی ہدایت یافتہ نہ ہونگے۔ |

نوٹ۔ غور کرو کہ دل پر۔ آنکھون پر غفلت کا پردہ ڈالنا۔ سماعت مین گرانی پیدا کرنا۔ یہہ مضمون بار بار آرہا ہے۔ پس جن اسباب کی وجہ سے ایک مقام پر اسکا ذکر کیا گیا۔ تو ہم کو سمجھنا چاہیئے کہ وہی اسباب ویسے ہر موقع مین مقدر یعنے محذوف ہین۔ آفرینش آدم کے موقع پر اپنی مرضی خدا نے جتا دی۔ حکم دیدیا کہ اللہ پر ایمان لانا۔ نیک عمل کرنا

اور سامنے شیطان جو کھڑا کھڑا ہے۔ کہ وہ تم کو ضرور گمراہ کریگا۔ پس اسکی گمراہی مین نہ پھنسنا۔ (دیکھو ۱تا۵ میثاق وابتلاء) اسکے بعد اپنی رحمانیت سے نبی رسول بھیجکر ابتدائی احکام یاد دلانا۔ اور ہر فعل کے وقت بذریعہ کانشنس متنبہ کرنا۔ (دیکھو ۲۱ و ۲۴ ماسبق)۔ اسپر بھی انسان کا رغبت بہ ایمان کرنا۔ شیطان کے فریب مین اگر عمل نیک ترک کرنا۔ اور عمل بد اختیار کرنا۔ اس سے تو انسان وہ اسباب پیدا کرتا ہے کہ جس سے خدا کو اس ناشدنی تودۂ خاک سے بمقابلہ ابلیس کے ندامت ہو نعوذ باللہ ذرا غور تو کرو۔ ہدایت اگر انسان پاسکتا ہے تو دوہی طریق سے پاسکتا ہے۔ یا تو اپنی ذاتی تحقیق اور عقل تمیزی سے۔ یا نیکون کی تقلید سے۔ کہ انکی نصیحت سنکر۔ اونکے اعمال دیکھکر اپنا عمل درست کرے۔ پس اگر کوئی سمجھنا ہی نہ چاہے۔ نہ دوسرے سے سیکھنا چاہے۔ تو ایسا شخص عذاب ہی کا مستحق ہے۔ باری تعالیٰ کو اسکی طرف اعتنا کرنیکی مطلقاً ضرورت نہین ہو سکتی۔

۴۹	مریم	۴	وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا	اور (اے رسول) ہم (جبرائیل وغیرہ) بغیر آپکے پروردگار کے حکم کے نہین اوترتے ہیں اسکے سامنے جو کچھ ہے اور جو کچھ ہمارے پیچھے ہے اور ان دونون حالتون کے مابین جو کچھ ہے سب اوسیکے حکم سے ہے۔ اور تمہارا پروردگار غافل نہین ہے

نوٹ۔ ظاہر ہے کہ یہ آیتہ نزول ملائک سے متعلق ہے۔ کہ خدا ہی کے حکم سے ملائک زمین پر اوترتے ہین۔ اس آیتہ کی شان نزول اسطرح بیان کیگئی ہے کہ جبرئیل کے آنے مین دیر ہو جاتی تو رسول خدا صلعم دلگیر ہو جاتے۔ اور ایک مرتبہ اسکا ذکر بھی جبرئیل

فرمایا - تو اوسی کا یہہ جواب تھا - مطلب یہہ ہے کہ خدا آپکو بھولا نہین ہے - جب اوسکو ضرورت ہوتی ہی ہم کو آپکے پاس روانہ فرماتا ہے - اِس سے ہماری بحث کو کوئی تعلق نہین ہے -

| ۵۰ | مریم | ۶ | اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ | کیا تم نے یہہ نہین دیکھا کہ ہم نے شیطانون کو کافرون پر بھیجدیا ہے - کہ وہ اونکو خوب ابھارتے ہین پس اب اونکے عذاب کے بارہ مین جلدی نکرو - ہم اونکے دن گن رہے ہین - جس دن ہم پرہیزگارونکو خدائے رحمان کے (لینے اپنے) حضور مین مہمانون کی طرح بلائینگے - اور گنہگارونکو جہنم کی طرف پیاسے جانورونکی طرح ہنکا ئینگے - |

نوٹ - آفرینش آدم کے وقت ہی خدا نے شیطان کے اِس دعوے کو سُنکر کہ وہ اِنسان کو گمراہ کریگا - فرما دیا تھا - کہ اچھا اگر تو کر سکتا ہے تو کر - میرے مطیع فرمان بندے ہرگز تیرے فریب مین نہ آئینگے - اور جو آویگا وہ کافر اور گنہگار ہوگا - (دیکھو عنوان ۵ میثاق وابتلا) اِسمین اوسکی طرف اِشارہ ہے - جس سے ہماری تائید ہوتی ہے -

| ۵۱ | الحج | ۲ | اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ | بیشک اللہ اون لوگونکو جو ایمان لائے اور جنھون نے نیک عمل کئے ایسی جنتون مین داخل کریگا جن کے نیچے نہرین بہتی ہون - بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے - |

نوٹ - اس سے بھی ہمارا مدعا اسطرح ثابت ہوتی ہے کہ فقط ایمان لالینا کافی نہیں ہے بلکہ عمل نیک بھی لازمی ہے مستحق جنت بنانیکے لئے -

۵۲	الحج	۲	وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يُّرِيْدُ ۝	اور اسطرح ہم نے اس قرآن کو کھلی آیتیں کرکے اتارا ہے - اور خدا ہدایت فرماتا ہے جسکی وہ چاہتا ہے -

نوٹ - اس سے بھی ارادت ثابت ہے - ارادہ عمل نیک کا کرو - اللہ اوس کا راستہ بتادیتا ہے -

۵۳	الحج	۲	وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاۗءُ ۝	اور جسکی خدا اہانت کرے - اوسکو عزت دینے والا کوئی نہیں ہوسکتا - بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے -

نوٹ - یہ بھی اوسی مضمون کی آیتہ ہے - اہانت کے لئے وجہ ہونی چاہیئے - بیوجہ خدا کسیکی اہانت نہیں فرماتا - اور وہ وجہ بدعملی ہی ہے - چنانچہ اسی آیتہ کا جزء ما سبق یہ ہے - وَكَثِيْرٌ حَقَّ عَلَيْهِ الْعَذَابُ - یعنے اور بہت سے عذاب کے مستحق ہوگئے ہیں" پس معلوم ہوگیا کہ جسکو خدا سے کسی قسم کی سزا تجویز ہوگئی اوسکو منسوخ کرنیوالی کوئی قوت نہیں ہوسکتی ہے - اس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے

۵۴	المؤمنون	۳	مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ۝	کوئی گروہ اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتا ہے - نہ پیچھے رہ سکتا ہے -

نوٹ - اس سے یہی بات نکلی کہ خدا کی جو مشیت ہے اوسکے وقت وقوع کو کوئی نہیں بدل سکتا ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہیں ہے -

۵۵	النور	۵	یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ	اللہ جسکو چاہتا ہی اپنے نور کی راہ بتلادیتا ہے

نوٹ - اِس آیت کی ابتدا مین ہے - اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ - یعنے اللہ آسمانون اور زمین کا نور یعنے روشن کرنیوالا ہے"۔ اِس نور کے حاصل کرنیکا انسان کو ارادہ کرنا چاہیئے - پھر اِسکے لئے کوشش کرنی چاہیئے - بغیر کوشش کے کچھ بھی نہین حاصل ہوسکتا - اور یہی عمل نیک ہے جسکو ہم ثابت کرنا چاہتے ہین -

۵۶	النور	۶	لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَاللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝	یقیناً ہم نے حقیقتوں کی کھولنے والی آیتین نازل کین - اور اللہ جسکو چاہتا ہے راہ راست تک پہونچا دیتا ہے -

نوٹ - معنے یہ کہ نشانیان دکھادیتا ہے - اِسکے بعد جو اونکو قبول اور اختیار کرتا ہے - اون کو پوری پوری ہدایت کردیتا ہے - یہ بھی ہماری تائید ہے -

۵۷	الشعرآء	۱۱	وَلَوْ نَزَّلْنٰهُ عَلٰی بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ۝ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ۝ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ ۝ فَیَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ۝ فَیَقُوْلُوْا هَلْ نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ	اگر ہم نے اس (قرآن) کو کسی عجمی پر اوتارا ہوتا - اور وہ ان عربون کے سامنے پڑھتا - تو یہ لوگ اوسپر کبھی ایمان لانیوالے نہ ہوتے اسیطرح ہم نے گنہگارونکے دلین (اونکے کفر کے سبب) یہ بات جما رکھی ہے کہ جبتک یہ دردناک عذاب نہ دیکھلین گے - ایمان نہ لائینگے - اور وہ عذاب بھی اونکو یکایک آئیگا - اور اونکو خبر تک نہ ہوگی - اوسوقت یہ کہین گے کہ کیا ہم کو مہلت دیجاسکتی ہے؟

نوٹ - وہی بات ہے یعنے گنہگارون کا کفر پر اصرار - خدا اون سے بیزار - باعث بیزاری

گنہگارون کا عمل بہ اصرار کفر ہوا جس سے ہماری تائید ہوی۔

۵۸	النمل	۱	اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ۞ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ	بیشک جو لوگ آخرة پر ایمان نہین رکھتے۔ ہم نے اونکے اعمال مین زینت (ظاہری) دیدی لیس وہ خود بھٹک گئے۔ وہ وہی ہین جن کے لئے سخت عذاب ہے۔ اور وہ آخرة مین سب سے زیادہ ٹوٹا اوٹھانیوالے ہین۔

نوٹ۔ لوگ ایمان نہین لائے۔ خدا نے انکی آزمایش مین انکی دُنیا بھلی کر کے ایک اور موقع دیا۔ (دیکھو ۴۳ ماسبق) بعوض سمجھ پکڑ نیکے اور بھی گمراہ ہو گئے۔ باوجود ہر طرح سے اتمامِ حجّت اور رعایتِ رحمانی کے وہی ایمانی کجی رہی۔ تو عذاب جہنّم ہی اسکا تدارک ہے۔ اس سے بھی ہماری تائید ہوی۔

۵۹	النمل	۶	وَاِنَّ رَبَّكَ لَیَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ۞ وَمَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ۞	اور بیشک تمہارا پروردگار اون سب چیزونکو جانتا ہی جنکو اونکے دل چھپائے ہوے ہین اور جنکا وہ اظہار کرتے ہین۔ اور آسمان اور زمین مین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہین ہے جو کھلی کتاب مین نہو۔

نوٹ۔ اس سے یہہ معلوم ہوا کہ خدا عالم الغیب ہے۔ دل کی مخفی بات بھی اوسپر ظاہر ہو جاتی ہے۔ منافق لوگ جو بزمانہ رسالت مآبؐ دل مین کفر رکھتے۔ اور بظاہر ایمان بتاتے تھے۔ یہہ حالت اللہ پر ظاہر ہو جاتی تھی۔ اور یہہ فرماتا ہے کہ یہی نہین۔ بلکہ لوح محفوظ مین بھی اسکا اندراج ہو جایا کرتا ہے۔ یعنی نیکی اور بدی کا ارادہ تک بھی لکھا رہتا ہے۔ پھر جب لکھا رہتا ہی

توکس غرض سے ؟ یہی کہ اون اعمال کا موازنہ کر کے جزاء و سزا خدا تجویز فرمائے۔ یہہ بھی اصولاً ہماری تائید کی آیتہ ہے۔

۶۰	القصص	۷	وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ ۗ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ۚ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○	اور تیرا پروردگار جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور منتخب کرتا ہے۔ بندوں کو (انتخاب کا) کوئی اختیار نہیں ہے جن چیزوں کو یہہ شریک ٹھہراتے ہیں۔ اللہ اون سے منزہ اور برتر ہے۔

نوٹ۔ یہہ ایک معرکہ کی آیتہ ہے۔ فیمابین کفار و مسلمانان انتخاب نبی سے متعلق ہے۔ اور فیمابین مسلمانان انتخاب امام سے متعلق ہے۔ ظاہر ہے کہ نبی اور امام ایسے ہونے چاہئیں جن کے دل پاک ہوں۔ کیونکہ امت کے پیشوا ہوتے ہیں۔ مگر دل کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔ اسلئے ہر دو یعنے نبی اور امام کا انتخاب اللہ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ بندوں کو اسمین مطلقاً اختیار نہین ہے۔ اگر بندوں نے ایسا انتخاب کر لیا تو۔ گویا کہ خدا کا امر اپنے اختیار مین لے لیا۔ لہذا یہہ شرک بہ اختیارات الٰہی ہوا۔ ہماری بحث سے اسکو کوئی تعلق نہین ہے۔ بجز اسکے کہ ایسا فعل انسان کے لئے برا ہی۔

۶۱	الروم	۴	بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَنْ يَهْدِي مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ○	بات یہہ ہے کہ جن لوگوں نے (شرک سے) ظلم کیا۔ وہ بغیر سمجھے بوجھے اپنی اپنی خواہشوں کے پیرو ہو گئے پس جس سے اللہ توفیق ہدایت سلب کر لے اوسکو راہ پر کون لائیگا۔ اور ایسوں کا مددگار بھی کوئی نہ ہوگا۔

نوٹ۔ دیگر آیات ماسبق کی طرح اسمین بھی یہی ہے کہ بندہ نے شرک و نافرمانی کی خدا ناراض ہو گیا۔ اپنا فضل ہدایت جاری نہین فرماتا۔ شرک و نافرمانی بندہ نے

اپنی خواہش سے کی۔ لہذا معتوب ہوا۔ ایسا نہ کرتا تو محبوب ہوتا۔ ہماری تائید مین ہے۔

۶۲	الروم	۴	وَإِذَآ أَذَقْنَا ٱلنَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا۟ بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ۝ أَوَلَمْ يَرَوْا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَبْسُطُ ٱلرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝	اور جس وقت ہم آدمیونکو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہین۔ اوس سے تو وہ خوش ہوجاتے ہین اور اگر اون پر اونھین کے افعال کے سبب سے کوئی مصیبت پڑتی ہے تو فوراً نا امید ہو جاتے ہین۔ کیا انھون نے یہ نہین دیکھا کہ اللہ جسکے لئے چاہا رزق کشادہ کرتا ہے اور (جسکے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے۔ اسمین بھی اون لوگون کے لئے جو ایمان رکھتے ہین ضرور نشانیان ہین۔

نوٹ۔ یہ آیت قناعت کا سبق سکھاتی ہے۔ رزق کا دینا نہ دینا خدا کے اختیار مین ہے۔ ملا خوش۔ نہ ملا بے ایمان ! گویا خدا سے ناراضی ظاہر کرنا ہے۔ جو کفر ہے۔ اور پھر یہ بھی تو ہے کہ مصیبت اگر آئی۔ تو اوسکے بھی اپنے افعال سے ہم خود باعث ہوتے ہین۔ اپنی کرنی اپنی بھرنی۔ اوسکے لئے خدا سے رنجیدگی کیسی ؟ ۔ اِس سے بھی ہماری بحث کی تائید ہوی۔

۶۳	السجدۃ	۱	يُدَبِّرُ ٱلْأَمْرَ مِنَ ٱلسَّمَآءِ إِلَى ٱلْأَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِى يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُۥٓ أَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّونَ ۝	آسمان سے لیکر زمین تک کے معاملے کی تدبیر وہی کرتا ہے۔ پھر روز قیامت جسکی گنتی تمہارے حساب سے ہزار برس کی ہوگی۔ سارا معاملہ پروردگار کے حضور عالی مین پیش ہوگا۔

نوٹ۔ اِسکی کچھ سطرون بعد کی آیتہ بھی ملا لو تو لطف آئیگا۔ وہ آیتہ ۶۴ ذیل مین ہے۔

۶۴	السجدۃ	۲	وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ نَاکِسُوْا رُءُوْسِہِمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ رَبَّنَآ اَبْصَرْنَا وَسَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ۝	اور کاش (اے پیغمبر وقت) وہ ماجرا تم دیکھنے کہ یہ گنہگار اپنے پروردگار کے حضور مین سر جھکائے کھڑے ہیں (اور یہ) عرض کرتے ہین) اے پروردگار اب ہماری آنکھیں اور کان کھل گئے اگر ہمکو واپس کر دے تو ہم نیکی ہی نیکی کرینگے بیشک اب ہم یقین کرنے والے ہو گئے ہین۔

نوٹ۔ مطلب یہی ہے کہ دنیا وہی چلا آتا ہے۔ اور روزِ حشر وہی اجلاس کر رہا ہوگا۔ اور کاتبان اعمالِ انسانی اپنی اپنی رپورٹیں بارگاہِ الٰہی مین سُنائین گے۔ یہہ سب کا ہے کو؟۔ ظاہر ہے۔ دنیا مین کیا ہوا کرتا ہے؟۔ یعنے اعمال کا موازنہ ہوگا۔ ربّانی فیصلہ سزا و جزا کا صادر فرمایا جائیگا۔ اور۔ تب پچھاوت کیا ہووت ہے جب چریان چگ گئین کھیت "۔ اور یہی ہماری بحث کا بھی مطلب ہے۔ اب اِسی کے بعد کی آیتہ متصلہ اِسی سِلسلہ کی بھی سن لو۔

۶۵	السجدۃ	۲	وَلَوْ شِئْنَا لَاٰتَیْنَا کُلَّ نَفْسٍ ہُدٰہَا وَلٰکِنْ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ۝ فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِکُمْ ہٰذَا اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ وَذُوْقُوْا عَذَابَ	اور اگر ہم چاہتے تو توفیقِ ہدایت دیدیتے لیکن میرا قول پورا اُترا۔ کہ جنّون اور آدمیون سے ضرور ضرور جہنّم کو بھر دونگا۔ (پس اون گنہگارون سے کہا جائگا کہ) آج کے دِن کے جو تم بھول گئے تھے اوسکا مزہ چکھو۔ (اب) ہم نے بھی تم کو بھلا دیا۔ اور جو عمل تم کیا کرتے تھے اوس کے عوض مین دائمی عذاب

		اَلْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ٥	کا مزہ چکھو۔

نوٹ - ابلیس ایک طرف - آدمؑ ایک طرف - روز ازل مین جو معاملہ ہوا - اُسکے لئے دیکھو (باب میثاق و ابتلا)۔

اوسوقت جتادیا گیا تھا کہ جو فریبِ شیطان مین آئیگا - جہنّم مین جھونک دیا جائیگا - شیطان کے فریب سے بچنے کا حکم ہوچکا تھا - پس امتحان اور آزمایش کی ٹھیر گئی - باوصف اِس کے خدا تعالیٰ بار بار نبی رسول بھیج بھیجکر ہدایت بھی کرتا رہا - کانشنس کے ذریعہ بھی جتاتا رہا - تمام انسانون کو پیغمبر بنانے سے تو رہا - فرشتے یون بھی موجود ہی ہین - انسان کی حمایت لیکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا شیطان سے کہ اوسکے فریب مین اسکا نیک بندہ نہ آئیگا - باوصف اِسکے جب یہہ بھونڈی مُشتِ خاک ناپاک عمل کرے تو - قہرِ الٰہی بالکل واجبی ہے - اِس سے تو ہمارا دعوے ثابت ہے۔

۶۶	فاطر	۱	مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥	جو رحمت خدائے تعالیٰ آدمیونکے لئے کھولدیتا ہے اوسکا کوئی روکنے والا نہین ہے - اور جو کچھ وہ روک لیتا ہے پھر اوسکے بعد اوسکا کوئی بھیجنے والا نہین ہے - اور وہ بڑا زبردست اور حکمت والا ہے۔

نوٹ - یہہ آیتہ رحمتِ الٰہی سے متعلق ہے - اِسمین ہر کیفیت اور ہر چیز مثلاً آرام - وحظ - دینوی ورزق و فرحت - واطمینان - ہر قسم کی نعمات متحیّلہ داخل ہین - اِنکو یا انمین سے کسی کو خدا جب اور جس سے چاہے اوٹھالے - جب اور جسکو چاہے عطا فرمائے رحمٰن کی حیثیت سے تو خدا بلا استحقاق بھی دیدیتا ہے - اوسکی ایک حدیث قدسی

ہے۔مثلاً آدمی کو خلق کرنا منظور ہے۔ ماں کو دودھ دیدیتا ہے۔ اِنسان کا کیا حوصلہ جو نعماتِ رحمانی کا اِحصا و شمار کرسکے۔ رحیم کی حیثیت سے اللہ جو دیتا ہے۔ وہ اِنسان کے اعمال کا صلہ ہے۔ عمل قابل صلہ باتمیز اِنسان سے ہی ہوگا۔ یعنے جبکہ اِنسان ذیشعور ہو کر فاعل مختار بن جاوے۔ اوسوقت تو انسان رحمانی فیض کا اِستحقاقاً متوقع نہین ہوسکتا۔ بلکہ اپنے اعمال ہی کا صلہ پاسکیگا۔ پس ایسون ہی کو بصلۂ اعمال نیک خداے تعالیٰ رحیمی نعمات سے مالا مال کردیگا۔ یا اعمال بد کے بدلہ مین اون کو اونہی نعمات سے محروم کردیگا۔ اِس سے ہماری تائید ہوتی ہے۔ اور یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اگر خدا کو منظور ہو کسی وجہ سے۔ (جسکو انسان اپنی محدود عقل سے دریافت نہین کرسکتا) تو کہین قحط۔ کہین پلیگ۔ کہین سرسبزی شادابی۔ کہین صحت و آرام نصیب فرماتا ہے۔ ایسی بلیّات کے بھی باعث اِنسانی اعمال ہوتے ہین۔ (دیکھو جزء سوم ۱۹)

۶۷	فاطر	۲	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ۭ وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝	اور اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر تمکو جوڑا جوڑا بنا دیا۔ اور کوئی مادہ حاملہ نہین ہوتی اور نہ کوئی بچہ جنتی۔ مگر یہ کہ خدا کو اوسکا علم ہے۔ اور کسی بوڑھے کو زیادہ عمر نہین دیجاتی۔ نہ اوس کی عمر مین سے کچھ گھٹائی جاتی۔ مگر یہ کہ نوشتۂ خدا مین موجود ہے۔ یقیناً یہ بات اللہ پر آسان ہے۔

نوٹ۔ اِس سے خدا کی خالقیت ثابت ہوتی ہے۔ کہ مخلوق کی جنس اور اونکی عمر اوس کے علم و قدرت سے ہے۔ ہمارے مطلب سے اسکو تعلق نہین ہے۔

۶۸	یٰس	۱	لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝	فرمودہ خدا ان مین سے اکثر پر یقیناً پورا ہوگیا۔ پس وہ ایمان نہ لائینگے۔ بیشک ہم نے اونکی گردنوںمین طوق ڈالدیئے ہین۔ اور وہ ٹھوڑیوں تک ہین۔ اِسی سے اونکے سر اونچے کے اوٹھے رہگئے۔ اور ہم نے اونکے آگے سے بھی ایک دیوار بنادی ہے۔ اونکے پیچھے سے بھی ایک دیوار۔ پھر اوپر سے اونکو ڈھانپ دیا ہے۔ کہ وہ اب کچھ نہین دیکھتے۔ اور اونکے حقمین دونو باتین برابر ہین۔ خواہ تم اونکو خدا کا خوف دلاؤ یا نہ دلاؤ۔ وہ تو ایمان نہ لائینگے۔ ہان تم اوسکو ڈرا سکتے ہو جو نصیحت قبول لے اور بے دیکھے خدا سے ڈرے۔ پس ایسے شخص کو گناہونکی بخشش کی اور عمدہ سے عمدہ اجر کی خوشخبری سنادو۔

نوٹ۔ یہی مضمون اِس سے قبل بھی کئی مرتبہ گزرا ہے۔ قول اللہ کا جو صادق آیا وہی ہے جو روز ازل لکھدیا گیا کہ گمراہ پر کبھی کسی قسم کی رعایت نہین کیجائیگی۔ اِس آیتہ کی ابتدا اور انتہا دونو کا ایک ہی مضمون ہے۔ یعنے ایسے لوگ جو بے ایمان ہوگئے ہین

ایسون کو نصیحت کر کے خدا کا خوف دلا کے ایمان کی طرف بلاؤ یا نہ بلاؤ۔ وہ کبھی ایمان لانے والے نہین۔ لیکن جنکے ارادے نیک ہون۔ وہ نصیحت قبول کرینگے۔ اور خدا سے ڈرینگے۔ اور انکے لئے ہدایت ہے۔ اور صلہ بھی۔ اِس مقابلہ پر غور کرو۔ اِس سے ہمارا دعوےٰ ثابت ہے۔ کہ اِنسان نصیحت قبولتا ہے یا نہین قبولتا ہے۔ تو اپنے اختیار سے۔

۶۹	یٰسٓ	۱	اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ۝	بیشک ہم ہی مُردون کو زندہ کرینگے۔ اور جو کچھ وہ آگے بھیجتے ہین۔ اور جو آثار اون کے پیچھے رہ جاتے ہین۔ اون سب کو ہم لکھتے جاتے ہین۔

نوٹ۔ اِس سے ثابت ہے کہ اعمالِ نیک وبد لکھے جاتے ہین۔ (دیکھو قلمبندیِ اعمال ۵۔ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ اور وہ پورا جزو) اور روزِ محشر مُردے زندہ کئے جائنگے حساب وکتاب ہوگا۔ اصولاً اِس سے بھی ہماری بحث مین مدد ملتی ہے۔

۷۰	الصّٰفّٰت	۳	وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝	حالانکہ اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور اون چیزونکو بھی جو تم بناتے ہو۔

نوٹ۔ مخالف سمجھین گے کہ یہ ایک زبردست ہتیار اونھین مِلگیا۔ تَعْمَلُوْنَ کے معنے وہ فعل اور عمل سے کرینگے۔ مین دو طرح سے اسکو باطل کرونگا۔ اِنشاءاللہ۔ (۱) یہ آیتہ جزءِ دوم ہے اصل آیتہ کا۔ جزءِ اوّل یہ ہے قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ لا (ترجمہ) فرمایا کیا تم اُن چیزون کی پرستش کرتے ہو جنکو تم خود تراشتے ہو۔ دیکھو۔ اِس آیتہ کے اخیر مین (لا) لکھا ہے۔ یعنے آیتہ منقطع نہین ہے۔ اِسمین بُت پرستون

سے خطاب کیا جاتا ہے۔ تَرَاشنے کا ذکر پہلے حِقّہ مین کر کے۔ بعد کے حِصّہ مین
تعملون کا استعمال ثابت کر رہا ہے کہ یہان معنے۔ بنانے کے ہین۔ یعنے
تم ہی بناؤ۔ خود اوسکے خالق۔ اور پھر اوسی کی پوجا کرو۔ یہ تمہاری حماقت
ہے۔ پس اسمین عمل عام افعال کے معنوں مین نہین ہے۔ بلکہ معنے یہ ہین
کہ صنعتِ بُت تراشی یا نجاری سے تم جن چیزون کو بُت کی شکل مین بناتے ہو
اون چیزون کا خالق بھی اللہ ہی ہے۔

(۲)۔ فرض کرو کہ عام اعمال ہی کے معنے ہین۔ تو ترجمہ کی صورت یہ ہوی۔ کہ خدا نے
تم کو اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا۔" یعنے خدا نے دو مستقل چیزوں کو خلق کیا ایک
تم یعنے۔ انسان کو۔ دوسرے اعمالِ انسان کو۔ ظاہر ہے کہ اگر افعال
پیدا نہ ہوتے تو فعل کیا ہی نہ جا سکتا۔ مگر یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ جتنے بھر کام دنیا
کے لئے خلق ہوے۔ اون سب کا کرنا انسان کے لئے لازم و ملزوم ہے؟ اون
جملہ افعال کے کرنیکا حکم اس آیتہ سے نہین ظاہر ہوتا۔ زہر کھانا۔ آگ مین جل مرنا بھی
افعالِ مخلوقہ ہین۔ لوگ زہر کھا مرتے۔ خودکشی کرتے ہین۔ ستی۔ بھی مشہور ہے۔
پس جب ہر فعل ہر انسان کے کرنے ہی کے لئے خلق ہوا ہے۔ تو پھر ہر شخص کیون
نہین زہر کھا جاتا؟ کیون نہین جل مرتا؟۔ جواب یہی ہو سکتا ہے۔ کہ جو چاہے گا۔
ویسے افعال بھی کریگا۔ پس یہ امر اختیاری ہو گیا۔ بات یہ ہے کہ خدا نے انسان کو
خلق کیا۔ اور اوسمین اختیارِ فعل دیا۔ اور انسان کے کرنیکے لئے افعالِ نیک
اور افعالِ بد۔ یہ دونو بھی پیدا کئے۔ اور بعد ازل خدا نے بتاکید تمام
اعمالِ نیک کا امر اور افعالِ بد کی نہی فرمائی۔ کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر

انسان کو خدا مجبور نہین کرتا - (دیکھو ۲۸ ماسبق) کرنا نہ کرنا انسان کے اختیار مین ہے - تو نیکی کی جزاء - اور بدی کی سزا خدا کے اختیار مین ہے -

پس ہر اعتبار سے مخالف کی حجت باطل اور ہمارا دعوے ثابت ہوتا ہے -

۱۷	الزمر	۳	اللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ۝	اللہ نے بہت عمدہ کلام یعنے یہ کتاب نازل فرمائی جسکی آیتین ایک دوسری سے ملتی جلتی ہین اور بعض مکرر بھی آئی ہین - اوس سے اون لوگون کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین - جو پروردگار سے ڈرتے ہین - پھر اونکے جسم اور انکے دل نرم ہو کر یاد الٰہی کی طرف مائل ہو جاتے ہین - یہی تو خدا کی ہدایت ہے - جسکے ذریعے جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت فرماتا ہے - اور جس سے خدا نے تعالی توفیق ہدایت سلب کر لے - تو اوسکا رہبر کوئی نہین ہوتا -

نوٹ - بذریعہ رسول کے خدا کتاب ہدایات بھیجتا ہے - جنکو خوف الٰہی اور رجحان بہ ایمان ہو وہ اوس ہدایت سے بہرہ مند ہوتے ہین - اور جو اسکی طرف توجہ نکرین وہ مردود ہین - یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے - جس سے ہماری تائید ہوتی ہے

۴۲	الزمر	۴	اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ وَیُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ وَمَنْ یُّضْلِلِ	کیا اللہ اپنے بندے کے لیے کافی نہین ہے؟ اور اے پیغمبر وہ تمہین خدا کے سوا دوسرے معبودون سے ڈراتے ہین - اور جس سے خدا توفیق ہدایت

		اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ ۚ وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ۭ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِي انْتِقَامٍ	سلب کرلیتا ہے۔ اوسکا کوئی رہبر نہیں ہوتا اور جسے خدا ہدایت فرماتا ہے اوسکا گمراہ کرنیوالا کوئی نہیں ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ زبردست اور انتقام لینے والا نہیں ہے؟

نوٹ۔ یہ بھی وہی مضمون ہے مطلب یہ ہے کہ۔ اگر بت پرست غیر از خدا دوسرے معبودوں کا خوف دلائیں۔ تو جو باایمان ہے وہ تو نہ مانیگا۔ اور جو بے ایمان ہے وہ گمراہ ہوجائیگا۔

۲	المؤمن ۷	هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝	وہی (خدا ہی) تو ہے جس نے اوّل تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے۔ پھر لوتھڑے سے۔ پھر تمکو بچہ بناکر نکالتا ہے۔ تاکہ تم اپنی پوری قوت کو پہونچو۔ اسکے بعد تم بوڑھے ہوجاؤ۔ اور تم میں سے کسی کسی کا پہلے ہی وقت پورا کردیا جاتا ہے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ تم مدت معینہ کو پہونچ جاؤ۔ اور تاکہ تم سمجھ بوجھ لو۔ وہ وہی تو ہے۔ جو جلاتا بھی ہے اور مارتا بھی ہے۔ پھر جب کسی امر کو طے فرمادیتا ہے۔ تو فقط فرمادیتا۔ ہوجا۔ پس وہ ہوجاتا ہے۔

نوٹ - خدا کی قدرتِ کاملہ کا اِس میں ذکر ہے - اور انسان کی تدریجی نشو و نما کی تفصیل دکھا کر (دیکھو ۲۶ سبق) اصل غرض یہ فرماتا ہے کہ انسان اپنے فرائض سمجھ لے سمجھ لیا انسان نے تو کیا کرتا ہے - امرِ صواب کرتا - امرِ ناصواب سے اِحتراز کرتا - پس یہی ہماری حُجت ہے -

۷۴	حٰم السجدۃ	۳	وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ٥	اور ہم نے اون (کفار) کے ساتھ ایسے ہمنشین (یعنے شیاطین) مقرر کر دیئے تھے - کہ وہ اونکے حاضر و غائب جملہ امور کو آراستہ کر دکھاتے تھے - اور صادق آیا اون پر ہمارا قول (عذاب کا) جو جنات اور انسان کی گذشتہ اُمتوں کے متعلق تھا - یہ کہ وہ ضرور نقصان اوٹھانیوالے ہوئے -

نوٹ - شیطان کو ہمنشین بنانے کا معنے یہ ہے کہ ایمان سے رُوگردانی کرنیکی وجہ سے جب ہدایت روک لیگئی - تو بر اثر معاملہ ازل شیطان قریب پہونچیگا - بہکانے کے لئے - پس اِسطرح شیطان ہمنشین بنگیا - (دیکھو ۳۹ ۱۱ میثاق و اِبتلاء) اِس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ شیطان ہی کے فریب میں آکر انسان گناہ کرتا ہے -

۷۵	حٰم السجدۃ	۶	مَّنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ ۖ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ۗ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ٥	جو شخص کوئی نیکی کریگا - اپنی ذات کی بھلائی کے لئے - اور جو کوئی بدی کریگا تو اوسکا وبال اوسی پر - اور تمہارا پروردگار بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے -

نوٹ - اِس سے تو ہمارا دعوے صاف الفاظ مین پورا ثابت ہوگیا -

۷۶	الشورٰی	۱	وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝	اور اگر اللہ چاہتا - تو اِن سب کو ایک ہی اُمّت بنا دیتا - لیکن وہ جِسکو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے - اور نافرمانون کا نہ کوئی سرپرست ہوگا نہ کوئی مددگار -

نوٹ - اللہ تعالیٰ سب کو معصوم اُمّت کیون بناتا؟ - ویسے تو فرشتے موجود تھے - اگر پیغمبر سب کو بنا دیتا - تو فرائضِ پیغمبری کس کے ساتھ ادا کرتے؟ - معاملۂ ازل کے شرائط ہونا تھے - طے ہوگئے (دیکھو ۲ تا ۵ میثاق و ابتلاء) - آدمی اِمتحان مین آگیا - اب کامیاب نکلنا اوس کے اختیار مین ہے - ذرا بھی وہ توجہ نیکی کی طرف کرے - پس اوسے خدا اپنی رحمتِ ہدایت مین لے لیتا ہے - پھر بیڑا پار ہے - لیکن بدی کی طرف دِل مائل ہوا - تو فریبِ شیطانی مین پھنس گیا - پھر تو وہ انسان بندۂ شیطان ہوگیا - اب کون کرتا اوسکی رہبری -

۷۷	الشورٰی	۲	لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۭ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝	آسمان و زمین کی کنجیان اوسی کے ہاتھ ہین - رزق کو جسکے لئے چاہتا ہی کشادہ کردیتا ہے - اور جسکے لئے چاہتا ہی تنگ کردیتا ہے - بیشک وہ ہر چیز سے خوب آگاہ ہی -

نوٹ - یہی مضمون پہلے بھی آچکا ہے - تصریح کی ضرورت نہین (دیکھو ۲۲-۲۳-۲۴ ماسبق)

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷۸	الشوریٰ	۲	كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْٓ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ؁	مشرکون پر وہ امر جسکی طرف تم اونکو بلاتے ہو بہت ہی گران گزرا۔ اللہ اس امر کے لیٔے جسکو چاہتا ہی منتخب کرتا ہی۔ اور توفیق ہدایت اوسکو عطا کرتا ہی جو اوسکی طرف رجوع کرے۔

نوٹ۔ اسمین بھی وہی ہے۔ کہ جو اللہ کی طرف رجوع کرے ہدایت ہو جاتی ہے۔ ورنہ کفر و بدکاری مین مبتلا رہتا ہے۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۷۹	الشوریٰ	۵	لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ؁ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ؁	آسمانون اور زمین کی پادشاہت اللہ ہی کے لیٔے ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہی پیدا کرتا ہی جسے چاہتا ہی بیٹیان عطا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے بیٹے عنایت کرتا ہی۔ یا اون کو بیٹے اور بیٹیان جوڑوان ملے ہوے دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے بانجھ کر دیتا ہے۔ بیشک وہ جاننے والا اور قدرت والا ہے۔

نوٹ۔ خالقیت کا مضمون ہے۔ ہماری بحث سے تعلق نہین۔

نمبر	سورۃ	رکوع	آیت	ترجمہ
۸۰	الزخرف	۳	وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ؁ اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ	اور اونھون نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن ان دو بستیون (مکہ اور طائف) کے کسی بڑے آدمی پر کیون نہ نازل کیا گیا؟ کیا وہ تیرے پروردگار کی رحمت کو تقسیم کرتے ہین؟ ہم نے

			رَبِّكَ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا وَرَحْمَتُ رَبِّكَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ٥	زندگانی دنیا مین انکے باہمِ اونکی معیشت تقسیم کردی ہے - اور اینمین ایک کو دوسرے درجہ مین بڑہا دیاہے - تاکہ وہ ایک دوسرے کو خدمت کے لئے لین - تمہارے پروردگار کی رحمت تو (دولت کی) اون چیزون سے جو یہ جمع کرتے ہین کہین بہتر ہے -

نوٹ - اِسکی شان نزول یہہ ہے کہ کفّار نے کہا کہ مکّہ اور طائف کے کسی بڑے متموّل آدمی کو منتخب کرکے خدا نے قرآن کیون نہ نازل کیا؟ اِسکے جواب مین خدا فرماتا ہے - کہ دنیا کی روزی اور مال و دولت تو ہر شخص اپنی خواہش کے موافق نہین سمیٹ لے سکتا - خدا ہی اوسکی تقسیم کرتا ہے - اور امر نبوّت تو اوس سے بدرجہا بڑہا ہوا ہے - اِسلئے نبی کا انتخاب خود کرتا ہے - یہہ تو امر مشیّتی ہے - ہمارے مطلب سے تعلق نہین رکھتا -

۸۱	الجاثیہ	۲۰۲	هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ٥ اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	کُل آدمیون کے لئے یہ قرآن عقل و دانش (کی باتون کا مجموعہ ہے) اور اون کے لئے جو یقین رکھتے ہین ہدایت و رحمت ہے - آیا وہ لوگ جو بدیان کرتے ہین - اونھون نے یہ گمان کرلیا ہے کہ ہم اونکو اون لوگون کے مانند قرار دینگے - جو ایمان لائے اور نیک عمل بھی کئے - م (انکا انکا) سب کا

			سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا يَحْكُمُونَ ۝ وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَلِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۢ بِمَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ۭ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ۭ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝	سب کا جینا مرنا یکسان ہوگا۔ کیسا برا حکم یہ لگاتے ہین! اور اللہ نے آسمانون اور زمین کو ایک غرض صحیح سے پیدا کیا۔ اور اسلئے کہ ہر شخص اپنے کئے کا بدلہ لے۔ اور اون پر کوئی ظلم نہ کیا جائے۔ آیا تم نے اوس شخص کی حالت پر غور کیا جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا لیا ہے۔ اور اللہ نے اوس سے توفیق ہدایت سلب کر لی۔ کیونکہ علم ہوتے ساتے (اوس نے نیکی کی طرف توجہ نہین کی) اور اوس کے کان پر اور دل پر مہر لگادی۔ اوس کی آنکھون پر پردہ ڈالدیا۔ پس اللہ کے بعد اوس کی رہبری کون کرے گا۔ کیا تم نصیحت نہین قبول کرتے ہو۔

نوٹ۔ کس وضاحت اور صراحت کے ساتھ اسمین متنبہ کیا جاتا ہے۔ کہ باوجود علم کے انسان نیکی اور بدی کرتا ہے نیکون کی برابری بد نہین کر سکتے۔ اور اسکی بھی صراحت کر دیگئی ہے۔ کہ فقط ایمان لانا ہی کافی نہین ہے۔ بلکہ عمل صالح بھی لازم ہے۔ یہ آیتین کیسی زبردست دلیل ہین ہماری حجت کی۔

۸۲	القمر	۳	اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ۝	بیشک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے۔

نوٹ - کُلَّ شَیءٍ (یعنے ہر چیز) مین ضعیف الاعتقاد لوگ افعال انسانی کو شامل کرکے
یہ حجت کرتے ہین کہ افعال مین نیک و بد شامل ہین - پس افعال بد کو خدا نے ہی
پیدا کیا ہے - اسلئے گناہون کا مواخذہ نہ ہوگا - یہ حجت نہین - بلکہ سفسطہ اور اصرار
بر حماقت ہے - بیشک ہر چیز کو خدا نے پیدا - اور ایک اندازہ سے پیدا کیا ہو -
اور کائنات کو دیکھو تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارا ساز و سامان انسان ہی کے لئے -
انسان ہی کے تمتع کے لئے مہیا کیا گیا ہے - کیونکہ وہ ان کو اپنے کام مین لاتا ہے
اور انمین تصرف کرتا ہے - چنانچہ خود خدا فرماتا ہے - سورۃ البقرۃ ع ۳ کے
آخر مین - هُوَ الَّذِی خَلَقَ لَکُمۡ مَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا - ترجمہ -
وہ - (خدا) وہی تو ہے - جس نے زمین کی کل چیزین تمھارے لئے پیدا کین " پس
ایک طرف انسان اور دوسری طرف اشیاے عالم یون ہی رہتین تو دونو مین
کوئی نسبت یا تعلق نہین پیدا ہوتا - تعلق پیدا ہوا تو انسان کے تصرف سے - اور
تصرف فعل ہے - پس فعل سے ہی انسان اور موجودات عالم مین تعلق پیدا ہوا -
اس وجہ سے - اور نیز اس وجہ سے کہ جو صفات خدا نے انسان مین خلق کی ہین -
اونکی وجہ سے بھی - انسان اشرف المخلوقات ہے - پس ہم کو چاہیئے کہ جب امر خلقت
کی تفصیل کرنے بیٹھین - تو سر فہرست انسان ہی کا نام لکھین - پھر اسکی تصریح
کرین کہ اس انسان کو اللہ نے کس اَنۡدَازَہ سے خلق فرمایا ہے - اور وہ اندازہ
مختصر مفید جامع ومانع وقاطع بر چند الفاظ یہی ہے کہ - انسان اپنے افعال
سے اس دنیا کی کائنات مین جو تصرف اور اون سے جو تمتع کرتا ہے - اسکی وجہ
سے - اور نیز اس وجہ سے کہ وہ صاحب عقل و تمیز اور متحرک بالارادہ ہے - جس صفت

ہی کی وجہ سے وہ اپنے مضر و بے سود اشیاء سے احتراز کرتا ہے۔ اور فقط اپنے مفید اشیا سے استفادہ کرتا ہے۔ اسلئے وہ فاعل مختار ہر فعل نیک و بد کا ہے۔ جب اختیار فعلی انسان مین ہے۔ تو لازماً وہی اپنے افعال کا خدا کے پاس ذمہ وار بھی ٹھیرا۔ پس جب اس سب سے بڑی شئی یعنے انسان کے ذیل مین جملہ افعال اختیاری انسان مثل جزء لاینفک کے داخل ہو گئے۔ تو پھر افعال انسانی کی کوئی دوسری مستقل حیثیت ایسی باقی نہین رہتی کہ وہ جداگانہ طور پر اور بلا تعلق انسان فہرست مذکورہ مین درج کیجاے۔ اس بحث سے ثابت ہو گیا کہ اس آیتہ کی مستعملہ لفظ شئی کے مفہوم مین اس محل پر افعال انسان بلا تعلق ذات انسان شامل نہین ہین۔ بلکہ تابع انسان ہین۔

ایک دوسری بات۔ اسی آیتہ سے متصل اوپر کی آیتہ یہہ ہے۔ یَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ ط ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ۝ ترجمہ۔ جس دن وہ آگ مین منھ کے بل گھسیٹے جائینگے۔ (تب اون سے کہا جائیگا) لو چکھو (مزہ) تن بدن مین) دوزخ کی آگ لگنے کا" یہہ فرماکر پھر فرماتا ہے کہ ہم نے۔ "ہر چیز کو ایک اندازہ سے پیدا کیا ہے" اب ان دونو کو ملاکر دیکھو۔ تو معلوم ہو جائیگا کہ جلاتا ہے انسان کو۔ تو اوسکے افعال ہی کیوجہ سے۔ چنانچہ اوپر کی آیتون مین انسان کی نافرمانی کا ذکر فرمادیا گیا ہے۔ اور اس ساری سُوْرَۃُ الْقَمَر مین چار جگہہ پلٹا پلٹا کر خدا فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝ ترجمہ۔ اور ہم نے نصیحت کے لئے اس قرآن کو ضرور آسان کر دیا ہی تو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟۔ پس ظاہر ہے کہ ذات انسان بلا اپنے افعال

کے مثل جمادات پتھر اور پہاڑ کے تو نہین رہی۔ بلکہ انسان اگر انسان ہے۔ تو بشمول اپنے افعال کے انسان بنتا ہے۔ ورنہ مُردہ بھی تو ہمہ اسباب ظاہری انسان ہے۔ یہ آیتین درحقیقت فرقہ قَدَرِیَّہ کی بابتہ ہین۔ چنانچہ اِس آیتہ مین اسکی طرف لفظاً اشارہ بھی ہے۔ اِنکا ہی مذہب تھا جو ہمارے قائل صاحب کا خیال ہے۔

مزید برآن اسی آیتہ کے بعد کی آیتین بھی ملاؤ تو آئینہ کی طرح مسئلہ صاف ہوجاتا ہے

آیتہ منقولہ کے بعد یہ ہے۔

۸۳	القمر	۳	وَكُلُّ شَيْءٍ فَعَلُوهُ فِي الزُّبُرِ ۝ وَكُلُّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُسْتَطَرٌ ۝ إِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ وَنَهَرٍ ۝ فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيكٍ مُقْتَدِرٍ ۝	اور ہر کام جو وہ کرچکے۔ کتابون مین لکھا ہوا موجود ہے۔ اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے۔ بالتحقیق پرہیزگار لوگ جنتون اور نہرون مین بمقام سچی خوشنودی کے بادشاہ قادر مطلق کے پاس ہون گے۔

نوٹ۔ اِس کے فعل ماضی فَعَلُوهُ (کرچکے) سے معلوم ہوگیا کہ کام کرچکنے کے بعد واقعہ لکھا جاتا ہے۔ نہ کہ اِسکے قبل۔ پھر لکھا ہے کہ فِي الزُّبُرِ۔ یعنے کتابون مین لکھا جاتا ہے۔ زُبُر جمع ہے۔ واحد اسکی۔ زَبُور۔ ہے۔ پھر یہ کئی کتابین کیسی ہوگئین م۔ گناہ پسند۔ گناہ پرست طبیعتین تو یہ کہتی ہین کہ ایک ہی کتاب لَوحِ مَحفُوظ ہے اور سب اوسمین پہلے سے لکھا ہوا ہے۔ عقل ایمان جو سمجھو۔ دنیا کا نمونہ پیشِ نظر رکھو۔ اور قیاس کرلو کہ لوح محفوظ گویا صدر رجسٹر ہے۔

اِسکی تکمیل کے لئے دوسرے ذیلی رجسٹرات بھی ہین۔ کیون؟ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ کیا تماشہ دیکھنے کو تمہارے ساتھ لگے ہین؟ نام کے معنے ہین کہ۔ "وہ لکھنے والے بزرگ ہین" اور کئی بزرگ ہین۔ یہہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ پس یہہ کئی بزرگوار کیا لکھ رہے ہین؟۔ وہی تمہارے اعمال۔ بُرے اعمال ایک رجسٹر مین۔ نیک اعمال ایک رجسٹر مین۔ اِسیطرح خدا کو علم ہے کہ اور کِن کِن اُمور کے لکھنے کا حکم فرمایا ہی۔ یہہ سب جاکر اوس بڑے رجسٹر لوحِ محفوظ مین شاید لکھے جائین گے۔ یا یہہ کہ لوح محفوظ بعض خاص امور کا ہو۔ اور یہہ دوسری کتابین دیگر مختلف اُمور کی ہون۔ بہرحال ہم کو یہہ معلوم کرا دیا گیا ہے۔ کہ انصاف کی ترازو کے ایک پلہ مین ہماری نیکیان۔ دوسرے مین ہماری بدیان تولی جائین گی۔ جدہر کا پلہ جُھکا ہوا ہوگا۔ اوسی کے لحاظ سے سزا و جزاء ہماری تجویز ہوگی۔ (دیکھو ۲ و ۱ و ۱۳ و ۵ سزا و جزاء جزء سوم)۔ چنانچہ خود اس آیتہ مین بھی جتایا جاتا ہے۔ نیکی کی تحریص یعنے شوق و رغبت دلانیکی غرض سے۔ کہ جو نیک ہین وہی جنّت کے باغون اور نہرون مین۔ اور خدا سے تقرّب حاصل کرکے عزّت مین رہین گے۔

۸۴	الحدید	۳	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۙ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ	جو مصیبت بھی زمین پر یا تمہاری ذات پر گرتی ہی قبل اِسکے کہ ہم اوسکو پیدا کرین وہ نوشتہ مین لکھی ہوی موجود ہی۔ بلاشک یہہ امر اللہ کے لئے آسان ہی۔ یہہ اِس غرض سے جتایا جاتا ہی تا کہ کوئی چیز تم سے جاتی رہی۔ تو اوسپر تم افسوس نہ کرو۔ اور جو کچھ (خدا نے) تم کو عطا کیا ہے۔ اوس پر اتراو

وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ﴿﴾	نہین - اور اللہ کسی چھورے شیخی باز کو دوست نہین رکھتا -

نوٹ - اسمین مُصیبت کا ذکر ہے - مُصِیْبَت کا معنے حادثہ کیا جاسکتا ہے یعنے وہ ایک واقعہ ہے جو آن پڑتا ہے - اور وہ ناگوار بھی ہوتا ہے - پس اسکے تصوّر مین دو چیزون کا وجود لازمی ہے - ایک اوس چیز کا جو آن پڑتی - دوسری اوس چیز کا کہ جس پر وہ پہلی چیز آن پڑتی ہے - پس اِنسان یہی دوسری چیز ہے جسپر وہ ناگوار چیز آن پڑتی ہے - لہٰذا ایسی چیز اِنسان کے اختیار سے خارج ہوئی - فلہٰذا وہ اِنسانی فعل نہین ہوی - بلکہ مشیّت الٰہی ہوی -

مُصِیْبَتِ اَرْضِی اور مُصِیْبَتِ نَفْسِی - دو معیت کا ذکر ہے - اسکی تصریح یہہ ہے، قحط، پلیگ، وغیرہ - یہہ سب ارضی مصیبتین ہین - اِنسان مال اولاد کھو دے - بگی گری، ٹانگ ٹوٹی، یہہ مصیبتین نفسی تھے یعنے متعلق بذاتِ اِنسان ہین - اِن پر اِنسان کا کسی قسم سے بھی اختیار نہین ہے -

اِس مسئلہ پر سے ہر قسم کے شک و تامّل کا پردہ رہا سہا بالکل اوٹھ جاتا ہے - اِسطرح کہ ع ۸۳ ماسبق مین یہہ بتا دیا گیا ہے کہ فعل کے واقع ہو نیکے بعد وہ واقعہ لکھا جاتا ہے - قبلِ واقعہ نہین لکھا جاتا - اِس آیتہ مین صاف ظاہر کر دیا گیا ہے کہ کون اُمور ہین جو قبلِ واقعہ لکھے رہتے ہین - فرمایا اِس آیتہ مین کہ مُتذکرہ بالا واقعات یعنے مصیبتین - یعنے حوادث یعنے وہ اُمور جو خارج از اختیارِ اِنسان ہین یہی ہین جو پہلے سے لکھے رہتے ہین - اِس سے یہی متفرع ہوا کہ امورِ غیر اختیاری اِنسان

قبل از وقوع ہی لکھے رہتے ہین۔ مگر امورِ اختیاریِ انسان بعدِ وقوع لکھے جاتے ہین۔ پس مسئلہ تقدیر جہاں تک کہ اوسکا تعلق افعال انسانی سے ہے حل ہوگیا۔ کہ انسان اپنے افعال کے لئے تقدیراً مجبور نہین ہے۔ بلکہ آزاد و مختار ہے۔ اسی اختیار کے استعمال کا وہ ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

اخیر حصہ اس آیتہ کا یہہ تاکید کرتا ہے کہ نفع و نقصان جو کچھ لاحق حال انسان کا ہوتا ہے۔ وہ منجانب اللہ ہے۔ نفع ہوا تو یہہ نہ سمجھو کہ تمھاری مساعی کا ثمرہ ہے۔ بلکہ تمہاری مساعی مین برکت منجانب اللہ ہوئی۔ اور اگر نقصان ہوا بھی۔ تو یہی سمجھو کہ خدا کو ویسا ہی منظور تھا۔ کیونکہ یہہ باتین خارج از اختیار انسانی ہین۔

۸۱ تا ۸۴ ہی اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے کافی ہو سکتے ہین۔

۸۵	التغابن	۲	مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۭ	بغیر حکم خدا کے کوئی مصیبت نہین پہونچتی اور جو ایمان لائے گا اللہ اوس کے دل کو ہدایت کر دے گا

نوٹ۔ آیتہ ماسبق کا ہی مضمون ہے۔ اوسی کے تحت مین بحث پوری ہوگئی ہے۔ اسمین بھی یہی فرمایا گیا ہے کہ ایمان لاؤ تو ہدایت پاؤ۔ ایمان کے بعد فعل کی نوبت جب آئیگی۔ تو خدا کی طرف سے اوسکی ہدایت بھی پہونچ جائیگی۔

۸۶	المدثر	۲	كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَاۗءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ مَا سَلَكَكُمْ	ہر متنفس جو کچھ کر چکا ہے اوسکے بدلے مین گروی ہے۔ سوائے داہنے ہاتھ والون کے۔ جو جنتون مین گنہگارون سے یہ دریافت کرتے ہونگے۔ کہ تم کو کھٹکتی آگ مین کس چیز نے پہونچا دیا۔ وہ کہین گے

فِیۡ سَقَرَ ۔ قَالُوۡا لَمۡ نَكُ
مِنَ الۡمُصَلِّيۡنَ ۙ وَلَمۡ نَكُ
نُطۡعِمُ الۡمِسۡكِيۡنَ ۙ وَكُنَّا
نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِيۡنَ ۙ
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۙ
حَتّٰٓى اَتٰٮنَا الۡيَقِيۡنُ ؕ
فَمَا تَنۡفَعُهُمۡ شَفَاعَةُ
الشّٰفِعِيۡنَ ؕ فَمَا لَهُمۡ
عَنِ التَّذۡكِرَةِ مُعۡرِضِيۡنَ ۙ
كَاَنَّهُمۡ حُمُرٌ مُّسۡتَنۡفِرَةٌ ۙ
فَرَّتۡ مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ؕ
بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِیءٍ
مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى صُحُفًا
مُّنَشَّرَةً ۙ كَلَّا ؕ بَلۡ
لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ
كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ۚ فَمَنۡ
شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ وَمَا
يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ
يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهۡلُ

کہ ہم نمازیون مین نہ تھے۔ ہم مسکین کو کھانا
نہین کھلایا کرتے تھے۔ اور ہم باطل مین گھس
پڑنے والون کے ساتھ گھس پڑتے تھے اور
ہم یوم آخرت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہانتک
کہ اب ہمکو (موت کے ساتھ) اسکا یقین آیا۔ پس
شفاعت کرنے والون کی شفاعت اون
کے کچھ کام نہ آئیگی۔ پھر اب ان لوگون
کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی
کرتے ہین؟ گویا کہ وہ وحشی گدہے ہین
جو شیر سے بدک کر بھاگتے ہین۔ بات
یہہ ہے کہ اِن مین سے ہر شخص چاہتا
ہے کہ اوسے کھلی ہوی کتابین
دیجائین۔ ایسا تو ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ
وہ لوگ آخرت ہی سے نہین ڈرتے۔
ہرگز نہین۔ یہہ (قرآن) تو ایک
نصیحت ہے۔ اب جو چاہے اسے
یاد رکھے۔ اور اگر اللہ نہ چاہے گا
تو اون کو یاد بھی نہ رہے گی۔ وہی
اِس بات کا اہل ہے کہ اوس سے

الخ	هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ	ڈرین۔ اور وہی بخشنے کا اہل ہے:۔

نوٹ۔ یہہ آیات کچھہ اسطرح جمی ہوی ہین کہ کُل کو نقل کر دینا مناسب خیال کیا گیا۔ اِس کا ابتدائی حِصّہ بتاتا ہے۔ کہ جسطرح مال بغیر روپیہ دیدینے کے رہن سے نہین چھوٹ سکتا۔ اوسیطرح گنہگار بھی عذاب پاے بغیر نہین رہ سکتے۔ اِلّا اِسکے کہ شفاعت ہو۔ مگر یہہ بھی لکھدیا ہے۔ کہ ایسون کی شفاعت بھی بے سود ہوگی۔ تھوڑے بہت گناہ بھی گنوا دیئے ہین۔ مثلاً نماز نہ پڑہنا۔ مِسکین کو نہ کھِلانا۔ اعمال و افعالِ باطلہ مین مستغرق ہوجانا۔ عاقبت سے اِنکار کرنا۔ اِس تفصیل مین ایمان اور عمل صالح دونو داخل ہین۔ پھر ایک تاریخی ذکر بھی ضمناً بیان کردیا گیا ہے۔ جِسکی حقیقت یہہ ہے کہ کفار یہہ چاہتے تھے کہ ہر ایک کے پاس خدا کے پاس سے ایک نوشتہ آنا چاہئے۔ کہ وہ آنحضرتؐ پر ایمان لاوین۔ اِسکے متعلق ارشاد ہوتا ہے۔ کہ ایسا تو ہرگز ہرگز نہ ہوگا۔ یہہ کتاب تو ایک نصیحت ہدایت ہے۔ آیۃ کے ختم پر لکھا ہے کہ خدا ہی سے ڈرنا چاہئے۔ وہی بخشنے والا ہے۔ اگر اِسطرح ایک طرف تو خدا سے ڈرے۔ اور دوسری طرف اوسکی رحمت کی آرزو کرے۔ تو یہی باعثِ رضاے الٰہی ہوگا۔ اور توفیق اللہ چاہے گا کہ ہدایت نصیحت یاد رہے۔ یہی ہے معنے اِس عبارت کا کہ "اگر اللہ نہ چاہے گا تو اونکو یاد بھی نہ رہیگا"۔ ظاہر ہے کہ چاہنے کا سبب پیدا کیا جائے۔ اوسکے بعد رحمت کا اِستحقاق پیدا ہوگا۔ اُسی اِبتدائی عبارت مین یہہ جو لکھا ہے کہ "ہر متنفس جو کچھہ کرچکا ہے۔ اوسکے بدلے مین گروی ہے۔ سواے داہنے ہاتھہ والون کے"۔ اصحٰبِ یمین "داہنے ہاتھہ والون" سے مراد وہ لوگ ہین جِنکے داہنے ہاتھون مین اونکے پاک وصاف اعمال نامے ہونگے۔ یعنے وہ جِنکے متعلق خدا نے تجویز فرما دی

ہو کہ وہ بہشت مین رہین۔ (دیکھو ۴ جزء دوم و ۴۴ جزء سوم)

| ۸۷ | الدھر | ۲ | اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ۭ وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ | بیشک یہ (قرآن) ایک نصیحت ہے۔ پس جو چاہے اپنے رب کے حضور مین پہونچنے کے لئے راستہ اختیار کر لے۔ مگر جبتک خدا کی مرضی نہ ہو تم ایسا چاہو گے ہی نہین۔ بیشک اللہ علیم اور حکمت والا ہے۔ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت مین داخل کر لیتا ہے۔ اور جو نا فرمان ہین اون کے لئے اوس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ |

نوٹ۔ بات یہی ہے کہ اللہ کی طرف رجوع کیا جاے۔ اوسکے احکام کی تعمیل کیطرف توجہ کیجاے۔ ایسا ارادہ کیا جائے۔ تو ایسون سے خدا راضی ہوتا ہے۔ اور ہزار ہا راستے اپنے حضور مین پہونچنے کے وہ خود بتا دیتا ہے۔ توفیقِ ہدایت عطا فرماتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ لازم ہے کہ انسان اپنے اعمال سے خدا کو راضی رکھے۔ پھر خدا کا فضل ہی فضل ہے۔

| ۸۸ | النبأ | ۱ | وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ كِتٰبًا ۝ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ۝ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ۝ | اور ہم نے ہر چیز کو قلمبند کر رکھا ہے (ہم کہین گے) تو اب مزہ چکھو۔ ہم تمہارے لیئے عذاب پر عذاب بڑہائین گے۔ بیشک پرہیزگارون کے لیے کامیابی ہے |

حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا ۙ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۙ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ؕ	یعنے (رہنے کو) باغات۔ اور (کھانے کو) انگور اور (دل بہلانے کو) نوعمر حسین عورتین اور (پینے کو) چھلکتا ہوا پیالہ۔

نوٹ۔ثابت ہے اس آیتہ سے کہ اعمال لکھے جارہے ہین۔گنہگارون کو حکم ہوگا کہ اعمال بد کے بدلے مین عذاب دوزخ کا مزہ چکھو۔ اور پرہیزگارون کو نعمات مرحمت ہونگے۔

جزءِ چہارم پر اجمالی نوٹ

اِس جزء کے کئی مقامات مین تم پڑھ آئے ہونگے کہ۔(۱) خدا نے انسان کی آنکھ پر۔ کان پر دل پر۔ پردہ ڈال دیا ہے۔(۲) جسکو وہ چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ اور جسکو چاہتا ہے گمراہ کردیتا ہے۔(۳)۔ اگر چاہتا تو سبھون کو نیک بندے بنادیتا۔ اون مقامات پر تفصیلی نوٹ لکھدیئے گئے ہین۔ سہولتِ فہم کے لیے یہان اِس جزء کے ختم پر اون نوٹون کے متعلق اجمالی ذکر کردیا جاتا ہے۔ کیونکہ انہین آیات کی غلط تعبیر گناہ پسند طبیعتین کرتی ہین۔

ختم جزءِ اوّل پر بہ تفصیلِ تمام سمجھا دیا گیا ہے۔ کہ خدائے تعالیٰ نے انسان کو ہدایت فرمادی کہ انسان خدا پر ایمان لاوے۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہے۔ اور عملِ صالح کرے۔ یہ بھی معلوم کرادیا کہ دنیا مین نبی اور رسول بھیج بھیجکر بھی ہدایت کا سلسلہ جاری رکھیگا۔ اور اسکی بھی خبر کردی۔ کہ وہ حَبْلِ الْوَرِيْد سے بھی قریب تر انسان کی ذات مین موجود ہے۔ اور ہر فعلِ نیک وبد سے انسان کو مطلع کرتا رہتا ہے۔ جس کیفیت کا نام فی زمانناً لفظِ کانشنس سے متعارف ہوگیا ہے۔ اِس باربار کی جاریہ ہدایت پر عمل کرنا ہر ذی فہم خداترس انسان کا

فرض ہے۔ اِسی سے خدا کی مرضی پوری ہوتی ہے۔ اسی سے خدا راضی اور خوش ہوگا۔ اور ہدایتِ خاص کی رحمت سے مالامال وسرفراز فرمائیگا۔ جب انسان ان ہدایات متواترہ پر عمل نہ کرے۔ تو خدا اوس سے ناراض ہی نہین بلکہ کارہ ہوجائیگا۔ اور وہ انسان معتوب ہوجائیگا۔ پس جب یہہ کیفیت ہوجائیگی۔ تو اب کونسا موقع ہدایت کا باقی رہا۔ معمولی آجکل کے شاعر بھی تو اقتضاے فطرت سناتے ہین کہ۔ مصرع۔ "نہین سُننے تو ہم ایسون کو سناتے بھی نہین" ہدایت تو اللہ کر ہی رہا ہے مگر انسان ہے کہ سُنتا ہی نہین۔ پھر اوسلٹے کہنے لگو۔ کہ اللہ چاہتا تو ہم سے گناہ سرزد ہی نہ ہوتا۔ یہہ کیون نہین کہدیتے کہ گناہ کو پیدا ہی نہ کرتا۔ یا یہہ کیون نہین کہدیتے کہ ہم کو فرشتہ ہی بنا دیتا۔ یا یہہ کیون نہین کہدیتے۔ کہ ہم سب کو پیغمبر ہی بنا دیتا۔ کیا خلقِ آدمؑ سے قبل خدا نے ملکوت یعنے فرشتون کو نہین خلق کر دیا تھا۔ اونکو تو گناہ کرنا یاد ہی نہین۔ اور اگر سب پیغمبر ہوجاتے۔ تو پیغمبری کے فرائض وہ کسکے ساتھ ادا کرتے۔ جبکہ سب ہی معصوم ہوتے۔ اور پھر سمجھو۔ کہ اگر سب اِسطرح نیک ہی نیک بنا دیئے جاتے۔ تو وہ مستحقِ ثواب کس بنا پر ہوتے۔ یہہ تو حماقت ہی کی نہین بلکہ جنون کی سی باتین ہین۔

تم کیا دنیا مین نہین دیکھتے ہو۔ کہ شاگرد اگر اعتقاد۔ وفا اور توجہ کے ساتھ ریاضت کرکے اوستاد کی تعلیم ولنشین کرلے۔ تو اوستاد اوسکو چند ایسے نکاتِ کمال سکھا دیتا کہ جنکے حاصل کرنے مین شاگرد کا ایک حصّۂ عمر صرف ہوجاتا۔ کسی حکیم کا اچھا شاگرد ہو۔ تو حکیم اپنے خاص تجربہ کی باتین اوسکو بتا دیتا۔ اِسی طرح اگر میثاق کی سادی ہدایت پر انسان عمل کرکے ایمان لائے۔ اور ایمان پر ثابت قدم رہکر عملِ صالح کی طرف رُجحان کرے۔ تو خدا اپنے تقرّب خاص کا طریقہ بھی بتا دیگا۔ جسکو حاصل کرنے کا پیش خیمہ ایمان اور عملِ صالح

ہے۔
بروزِ ازل خدا نے آدمؑ کو خلق کرکے علم اور عقل عنایت فرمائی۔ اب جو روزانہ بیشمار انسان دنیا مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔ وہ بھی ہین تو اولادِ آدمؑ ہی۔ اِسلئے ہر انسان مین علم وعقل کا جوہر رہا کرتا ہے۔ جس سے اوسکو نیک وبد کی تمیز بھی رہتی ہے۔ ابتک بیشمار پیغمبر پیدا ہوگئے۔ جنہون نے وہی ہدایتِ میثاق سُنائی اور سمجھائی۔ اور اب تو ہمارے رسولِ مقبول صلعم کے ذریعہ سے ہماری دایمی ہدایت کے لئے قُرآنِ مجید ہمارے ہاتھون مین دیدیا گیا ہے۔ جو ابتدائے آفرینش سے لیکر اِسوقت تک اور آیندہ کے لیئے بھی ایک مُستقل اور غیر تبدیل طلب مجموعۂ ہدایات ہے۔ یہ قُرآن اب ہمارے لیئے جُملہ انبیاء اور مُرسلین کا قایم مُقام ہے۔ وہی میثاقی ہدایت اب بھی اگر تم سننا چاہتے ہو۔ تو سُن لو۔ جبکہ تمہارے گھر کسی کے یہان بچہ تولد ہو۔ غور سے سُنو۔ اور سمجھو۔ جیسے ہی بچہ رحمِ مادر سے قابلہ یعنے دایہ کے ہاتھ مین نکل آتا ہے۔ تو تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ بچہ رو رہا ہے۔ ایسا نہین ہے بلکہ وہ بچہ اپنی عجیبی لُکنت بھری زبان مین ایک خاص ضغط کے ساتھ چیخ چیخ کر اپنا پہلا کلمہ اَللّٰہ اَللّٰہ کا سُناتا ہے۔ اِسی کی طرف اِشارہ ہے حدیثِ شریف کا کہ کُلُّ مَوْلُوْدٍ یُوْلَدُ عَلَی الْفِطْرَۃِ۔ ترجمہ۔ ہر بچہ اللہ کے خاص طریقہ پر پیدا ہوتا ہے۔ "طریقہ" کے معنوں مین دوسری لفظ "دین" ہے۔ اور خدا اپنے مقرر کردہ خاص طریقہ کے متعلق فرماتا ہے۔ سُورۃِ آلِ عمران ع مین اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ ترجمہ۔ اللہ کے پاس کا دِین اِسلام ہے۔ اِسطرح ہر بچہ کو بھی اللہ تعالیٰ دینِ اسلام پر پیدا کرتا ہے۔ اب اگر وہ گمراہ ہوجائے۔ تو اوسکا وبال کس کے سر؟۔ بیشک اوسی کے سر ہوگا۔

اِتنا کچھ اہتمام ہو چکنے کے بعد توقع تو ہوتی ہے کہ انسان اپنا مُعاہدہ پورا کرے گا اللہ پر ایمان لائے گا۔ اوس ایمان پر ثابت قدم رہیگا۔ اور عمل صالح کرے گا۔ جب انسان ایسا نہین کرتا۔ تو خدا فرماتا ہے قرآن مین۔ اے محمدؐ۔ ایسون کے روبرو تم ہزار معجزے کر دکھاؤ۔ مگر وہ توچشمِ حسن بین نہین رکھتے۔ ہزار نصیحتین سناؤ۔ مگر وہ تو گوشِ نصیحت شنو نہین رکھتے۔ ہزار دلیلون سے سمجھاؤ۔ مگر وہ تو قلبِ صواب احساس نہین رکھتے۔ جب کوئی دیکھتا۔ سُنتا۔ سمجھتا ہی نہین۔ تو تم بھی اوس کو نہ دکھاتے۔ نہ سُناتے۔ نہ سمجھاتے۔ پس اب چھوڑ دو اون کو اونکی خود اختیار کردہ حالتِ غفلت و سر گردانی مین۔ اب تو اونکی آنکھ۔ کان۔ اور دل پر پردہ ڈال دیا گیا ہے۔ یہ ہین معنے اِن الفاظ کے۔ جن کو خدائے تعالیٰ نے بعد اتمام حجّت اپنے عتاب مین فرمایا ہے۔

یہی سمجھلو۔ کہ تمہارا ایک لڑکا ہے۔ جو تحصیلِ علم کی طرف توجہ نہین کرتا۔ تم ہر طرح سے اوسکی تعلیم مین کوشش کر رہے ہو۔ مگر وہ مائل نہین ہوتا۔ شعور کو پہونچ چکا۔ مگر اوسکی خودسری بڑھتی جاتی ہے۔ تم اوسکو مدرسہ بھیجتے ہو۔ کراماً کاتبین کیطرح آدمی بھی اوس کے ساتھ لگا دیتے ہو۔ اوستاد گھر پر بھی رکھتے ہو۔ روپیہ فراخ دلی کے ساتھ صرف کرتے ہو۔ مگر تمہارا لڑکا آوارہ ہی رہتا ہے۔ بلکہ خیرگی مین ترقی کرتا جاتا ہے۔ اور یہ ثابت کرتا ہے۔ بقول سعدی علیہ الرحمۃ ع۔ "تربیت نااہل را چون گردگان بر گنبد است" اور تم کو اوسکی طرف سے بالکل نا اُمیدی ہو جاتی ہے۔ بے ساختہ تمہاری زبان سے نکل جاتا ہے۔ ؎ پتھر مین کبھی پانی تاثیر نہین کرتا ۔۔ ویرانہ مین گھر کوئی تعمیر نہین کرتا۔ اور تنگ آکر تم اوس ناشدنی لڑکے کو عاق کر دیتے ہو۔ گھر سے نکال دیتے ہو۔ اوسکے کھانے

کپڑے یعنے جملہ لوازمِ نفقہ کو بند اور موقوف کر دیتے ہو۔ اور کہدیتے ہو۔ جا۔ پھر اکر محتاج ومفلس وذلیل وخوار۔ مر بھی ناہنجار۔

پس بعینہ یہی کیفیت اور ایسا ہی منشا ان آیات کا ہے۔ پھر گناہ جو طبیعتوں کو معانی مخالف کی تلاش وجستجو میں کاوش کیون ہوتی ہے؟۔

نوٹ۔ (۱) آنکھ پر۔ کان پر۔ دل پر پردہ ڈالنا۔ مہر کرنا۔ چھاپہ لگانا۔ اس جزء کے نمبر ۱۲ و ۲۴ و ۳۴ و ۴۴ و ۴۸ و ۸۱ مین مذکور ہے۔

(۲)۔ ہدایت کرنے اور گمراہ کرنے کا ذکر نمبر ۲ و ۴ و ۵ و ۱۸ و ۱۹ و ۳۷ و ۴۱ و ۴۵ و ۵۲ و ۵۵ و ۵۶ و ۶۱ و ۷۲ و ۷۸ و ۸۱ و ۸۵ مین ہوا ہے۔

(۳) جسکو خدا چاہے راہِ راست دکھا دے۔ سب کو معصوم بنا دے۔ ایسا ذکر نمبر ہاے ذیل مین کیا گیا ہے نمبر ۱۳ و ۱۶ و ۲۸ و ۳۱ و ۳۵ و ۳۹ و ۴۱ و ۶۵ و ۷۶ و ۷۸ و ۸۶ و ۸۷۔

خاتمہ

مین خیال کرتاہون کہ بتائید ایزدی مین نے یہ ثابت کردیا ہے کہ خدا ئے تعالی نے انسان کی خلقت مین جوہر عقل جوصلۂ علم۔ اور مادۂ تمیز مابین نیک وبد عطا فرمایا ہے اور اوسکو اوسکی مخلوقیت اور عبودیت کی حد تک اوسکے امور مین فاعل مختار بنادیا ہے۔ پس اب انسان کا فرض ہے کہ وہ ایسا عمل کرے کہ جو موافق مرضی ربانی ہے۔ اسکی دریافت کا جوہر اوس مین ہے کہ کسطرح کے عمل سے وہ خدائے تعالی کو راضی رکھ سکیگا۔ جزء چہارم کی تمہید مین لکھدیا گیا ہے کہ اسکے لئے لازم ہے کہ استعمال صائب عقل کا کرے۔ اور رجحان بہ صلاح کرے خدا خود فرماتا ہے سورۂ نجم کے رکوع ۳ مین کہ۔ لَيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ (جزء بست وسوم ۴۲) ترجمہ انسان کے لئے کچھ بھی نہین ہے سوائے اوتنے کے جتنی اوس نے کوشش کی۔ پس انسان کے لئے لازم یہ ہے۔ کہ وہ ایسے افعال کرے کہ جس سے پروردگار راضی اور خوشنود رہے۔ انسان کے ہر فعل کا حسن وقبح اوسکے اثر سے متحقق ہوتا۔ اور ہم غور کرتے ہین تو یہ دریافت ہوتا ہے کہ انسان کے افعال باعتبار اونکے اثر انکے تین قسم کے ہوا کرتے ہین۔ یعنے۔

(۱)۔ وہ فعل جسکا اثر موافق مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً ایمان۔ عبادات۔ خیرات مبرات۔ بے نفسی وغیرہ۔ اسکو فعل حسنہ کہین گے۔

(۲)۔ وہ فعل جسکا اثر خلاف مرضی پروردگار کے ہوتا ہے۔ مثلاً۔ شراب خواری زنا۔ تعدی علی حقوق العباد۔ وغیرہ۔ اسکو فعل سیئہ کہینگے۔

(۳)۔ وہ فعل جو صفتِ نیک و بد سے خالی اور معمولِ انسانی ہے۔ مثلاً چلنا پھرنا۔ سونا۔
بیٹھنا۔ کھانا۔ پینا۔ وغیرہ۔ اور یہہ حساب مین داخل نہین ہو سکتے ہین۔

پس انسان کے مطمحِ نظر افعالِ حسنہ ہی ہونے چاہیئین۔ اب ہم ازل سے
اس وقت تک انسانی نفسانی کیفیات پر بنظرِ غائر توجہ کرتے ہین تو ہم کو معلوم ہوتا ہے کہ قریب
قریب بہ زمانۂ ازل ہی ملعون شیطان نے حضرت حوّاؑ کو ناقص العقل دیکھکر اغوا دیا کہ
شجرِ ممنوع سے لذت اوٹھائے۔ اور حضرت حوّاؑ نے حضرت آدمؑ کو اسکی
ترغیب دی۔ اور اسپر مصر ہوئین۔ اور حضرت آدمؑ سے بپاسِ صحبت سہو ہو گیا۔ پس
اس سے معلوم ہو گیا کہ انسان کے ارادہ مین اثرِ اغوائے شیطان کا اوسوقت ہی سے داخل ہو گیا
ہے۔ جسکا نتیجہ ہم اب یہہ دیکھتے ہین کہ انسان کی طبیعت مین شیطنت داخل ہو گئی۔ اسی وجہ
سے ضرورت اسکی ہے کہ انسان زیادہ استقلال کے ساتھ اس اثر سے بچتا رہے۔ اس تمہید سے
میری غرض اس موقع پر یہہ ہے کہ اسی شیطانی اثر سے انسان مین یہہ کیفیت پیدا ہو گئی ہے
کہ کسی انسان مین ہنر دیکھتا ہے۔ تو اوسکو معمولی نظر سے دیکھتا ہے۔ بلکہ اوسکا پہلا رجحان یہہ ہوتا
کہ کچھ عیب چینی کرے۔ اکثر یہہ ہوتا ہے کہ گو مجبوراً انسان کو کہنا پڑتا ہے۔ کہ فلاں مین فلان
ہنر ہے۔ اسکے ساتھ ہی یہہ بھی کہدیتا کہ۔ مگر فلاں بات ٹھیک نہین۔ برخلاف اسکے اگر کسی
مین ذراسی برائی۔ گو سہواً ہی سہی۔ پائی جاے۔ تو یہہ حکم لگا دیتا۔ بلا تحقیق۔ اور محض فرض کر لیکر
بھی۔ کہ وہ شخص بہت ہی بہت برا ہے۔ اور عادتاً برا ہے۔ پہلے تو یہی نہین متحقق ہو سکتا
کہ۔ نیکیوں کا احصاء کیا جاے۔ مگر برائیون پر اگر اچھی طرح غور کیا جاے تو اونکا احصاء
اگر بالکلیہ نہ بھی ہو سکے۔ اونکی نوعیت تو متحقق ہو جا سکتی ہے۔ میری نظر سے کوئی ایسی کتاب
نہین گزری کہ جسمین جملہ نیکیوں اور بدیوں کی فہرست بتا دیگئی ہو۔ شاید یہہ میری کم استعدادی

اور محدود و نظری ہو۔ بہر حال مناسب ترین طریقہ انسان کے لیے یہ ہے کہ وہ ہر فعل کے وقت
اسپر غور کرلے کہ وہ اوسکی ذات کے لئے آخرت مین برا اثر تو نہین پیدا کریگا۔ پس اس سے
احتراز وہ کرے۔ تو اوسکے بعد اوسکے افعال ضرور حسنہ ہونگے۔

پس اب اسکی ضرورت ہوی کہ اون افعال کی نوعیت دریافت کیجاے۔ جو برے
ہین اور گناہ کہلاتے ہین۔ گناہ کی تعریف میں نے ابتدائی حصہ مین بتا دی ہے۔ اعادہ
کی ضرورت نہین ہے۔ اسی موقع پر مین مناسب سمجھتا ہون کہ ایک اور امر کی طرف توجہ
کرون۔ کہ جس سے گناہ پسند طبیعتون کو ایک قسم کی حمایت ملتی ہے۔ عوام کے خیال مین
یہ بات ہے۔ کہ گناہ کر بھی لین۔ کیا ہوگا؟۔ تھوڑی ملامت آخرت مین ہو جایگی۔ لیکن
عذاب کی نوبت ہی نہین آیگی۔ کیونکہ مومن مسلمان کے لئے شفاعت بھی تو ہے۔ ہمارے
رسول اکرم ہماری شفاعت فرماوین گے۔ بس چھٹی ملجایگی۔ میرے خیال مین کم فہم لوگون
سے ایسے امور کا بیان کرنا بھی ایک گناہ ہے۔ کیونکہ وہ لوگ اپنی کم اور پرخطا فہم سے
کچھ کے کچھ معنے کر دیتے ہین۔ پس اس مسئلہ کی بحث کے ذیل مین اس خیال غلط کے متعلق
بھی بحث کردینی مناسب تصور کرتا ہون۔

عام اعتقاد یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرماینگے۔ گناہ سب بخش دیے
جاینگے۔ اسکے متعلق مین پہلے عام بحث کرونگا۔ باصطلاح فقہ بخشش کو عفو کہتے ہین۔
اسکے معنے ہین۔ حق مواخذہ ہونے پر بھی بدلہ اور عوض نہ لینا۔ پس غور طلب یہ امر ہے کہ
کسی گناہ کا بدلہ اور عوض نہ لیکر بخش دینے کا حق کسکو ہے یا کس کسکو ہے۔ باعتبار ماہیت
گناہ کی دو قسمین قرآن شریف مین بتائی گئی ہین۔ صغیرہ اور کبیرہ۔ مین انکی تعریف
یہ سمجھتا ہون۔ کہ جو گناہ عفو ہو سکتے ہین۔ وہ صغیرہ ہین۔ اور جو عفو نہین ہو سکتے ہین۔ وہ کبیرہ

ہین - خلاصہ یہہ کہ گنجایش عفو کے اعتبار سے گناہ صغیرہ یا کبیرہ ہو سکتے ہین - اب یہہ دریافت کرنا ہے کہ ممکن العفو کون سے گناہ ہو سکتے ہین -

یہہ تو ہر مُسلِم کے عقیدہ اور ایمان کی بات ہے کہ خدا غفور الرحیم ہے - اِسکے ساتھہ ہی ہر مُسلِم کا یہہ بھی اعتقاد اور ایمان ہے - کہ خدا بڑا عادل اور مُنصف بھی ہے - اِس وصف کے اِعتبار سے یہہ خیال ہوتا ہے کہ اگر کِسی گناہ کے مواخذہ کا - یا اوسکو بلا بدلہ اور عِوض لینے کے بخش دینے کا حق کسی اور کو ہے - تو خدائے تعالیٰ اوسکا حق سلب نہ فرمائیگا - یہہ تو ہر مومن مسلمان ضرور تسلیم کریگا - کہ قدرتِ کاملہ خدا ہی کی ہے - بیشک - لیکن جب اوسی نے کسی بندہ کو بھی حق دیدیا ہے - تو اوس حق کو سلب بھی نہ فرمائیگا - مثلاً زیر بحث سُوال مین زِنا اور شراب خواری - دو گناہ تمثیلاً ذکر کیے گئے ہین - عفو کے اِعتبار سے دونوں کی جُدی جُدی کیفیت ہے -

شراب خواری ایسا فعل ہے - جو فاعل کے نفس سے متعلق - اور اوسی کی ذات تک محدود ہے - حکمِ شرع کے خلاف ہونے سے بیشک ذاتِ باری تعالیٰ ناخوش ہوگی - عفو کا اِختیار پورا پورا خدا ہی کو ہے - پس اِسکے متعلق توبہ قبول فرمالیگا - وہ غفور الرحیم ہے -

زِنا دو قسم کا ہے - محصنہ اور محض - زِنائے محصنہ ایسا فعل ہے کہ جس سے ایک دوسرے اِنسان کے حقوقِ زوجیت مین دست اندازی بغیر حق کیجاتی ہے - پس یہہ خطا بمقابلہ شوہرِ مزنیہ کے کیگئی - حقِ مواخذہ اِس خطا کا خدا نے اوسکو دے رکھا ہے - اِس لیے شوہرِ مزنیہ اگر چاہے تو بخش دیسکتا ہے - دوسرے الفاظ مین یہہ سمجھنا چاہیئے کہ خدائے تعالیٰ نے اِس حق کو شوہرِ مزنیہ پر منتقل فرما دیا ہے - پس اس گناہ کو خدا خود بخشدینا پسند نہ فرمائیگا - کیونکہ وہ بڑا مُنصف ہے - کِسی کے حقِ حاصلہ کو سلب فرمانا نہین چاہیگا -

لیکن زِنائے محض بِلا شوہر عورت سے ہونا - زانی و مزنیہ - دونو اپنی اپنی ذات

کی حد تک مجرم ہوے۔ انکی توبہ بھی خدا قبول فرمائیگا۔ وہ غفور الرحیم ہے۔
اس بحث کا یہہ نتیجہ ہوا کہ جس گناہ کے اثر مین کسی دوسرے انسان کا حق مارا جاے۔ تو اوسکے بخشنے کا حق بھی خدا نے اوسی دوسرے انسان پر منتقل فرمادیا ہے۔ عام فہم بحث سے مین نے یہہ نتیجہ ثابت کیا ہے۔ میرا یہہ معاہدہ ہی اس تحریر مین۔ کہ کبھی حدیث یا قول ائمہ و بزرگان دین کو پیش کر کے مین اپنے مخاطب کو عقیدتاً مجبور نہ کرونگا۔ اس موقع پر بحث تو مین نے عقلی کر دی اور اپنی فہم ناقص مین اوسکو ثابت بھی کر دیا۔ اس استخراج نتیجہ کی تائید مین دلیلاً مین یہہ بتانا چاہتا ہون کہ آیتہ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ترجمہ "بیشک شرک بہت بڑا گناہ ہے" (سورۂ لقمن۔ ع ۲) کی تفسیر کے ذیل مین حضرت امام محمد باقرؑ سے کافی مین منقول ہے کہ امام علیہ السلام نے باعتبار عفو گناہ کی تین قسمین فرمائین۔ حسب ذیل :-

(۱)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خداے تعالیٰ ہرگز نہین بخشے گا۔ اور وہ شرک ہے۔
(۲)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خداے تعالیٰ بخشدیگا۔ اور وہ ایسا گناہ ہے جسکو انسان خود اپنے اوپر اور اپنی ہی ذات پر کرلیتا ہے۔
(۳)۔ ایک گناہ وہ ہے جسکو خدا نہ چھوڑیگا۔ جس سے چشم پوشی نہ کریگا۔ اور وہ حق العباد کا متعلق ہے۔

پس اس سے بھی پوری طرح ثابت ہوگیا۔ کہ میری تقسیم گناہ کی قسم دوم امام علیہ السلام کی فرمودہ قسم سوم ہے۔
اب رہجاتی ہے شفاعت کی بحث۔ یہہ ایک مشکل مسئلہ ہو جاتا ہے۔ خصوصاً بحث بالا کے بعد۔ لیکن اسکو بھی مین عام فہم طور پر اسطرح حل کرتا ہون۔ اور ہر دو مشکلون مین توفیق اس تاویل سے کر دیتا ہون کہ۔ اولاً۔ ہر شخص مستحق شفاعت نہین ہو سکتا۔ پہلے اوسمین اوسکے ایمان اور اعمال

کیوجہ سے ایسا وصف پیدا ہو جانا چاہیئے۔ کہ جس سے اسکے لیئے استحقاق شفاعت پیدا ہو جائے لیکن اگر وہ مستحق شفاعت ہی نہیں ہوتا ہے۔ تو شفاعت کی نوبتہ ہی نہ آئیگی۔ ثانیاً یہ کہ حسب ارشاد امام محمد باقر علیہ السلام کوئی شخص جس نے حقوق العباد کے خلاف گناہ کیا ہے۔ اوس کو خدائے تعالیٰ نہ چھوڑیگا۔ اوسکے گناہ سے چشم پوشی نہ فرمائیگا۔ پس اوس گناہگار کو عذاب تو بہر حال ہوی جائیگا۔ لیکن ایک حد تک عذاب بھگت چکنے کے بعد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت فرمائینگے۔ اور وہ نجات پالیگا۔ اس دنیا مین بھی مجرمان سزایاب مدت قید مقررہ کے اختتام سے قبل بھی آزاد کردیئے جاتے ہین۔ اور ثالثاً یہ بھی قیاس ہوسکتا ہے کہ جس ایسے گناہگار کی شفاعت حضرت شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کو منظور ہو۔ تو پہلے آنحضرت شاید اوسی شخص کی شفاعت فرمائینگے جسکے حقمین شفاعت طلب شخص نے زیادتی کی تھی اور وہ شخص مضرت رسیدہ اس نعمت شفاعت کے ادائے شکر مین۔ خود اپنے حق مواخذہ سے دست بردار ہو جائے۔

اس ساری ضمنی بحث کا اجمالی نتیجہ اسطرح نکالا جاسکتا ہے۔ کہ میرے مخاطب صاحب الحمد للہ مسلم ہین۔ لہذا مین اونکو گناہ شرک سے پاک تسلیم کرلیتا ہون۔ پس اب رہ گئی دو قسم کے گناہ۔ یعنے گناہ بذات خود۔ اور گناہ تعدی علی حقوق العباد۔ انسان نہین معلوم کرسکتا۔ آیا خدا اوسکے ذاتی گناہ کو بخشنا چاہیگا یا نہین۔ اسکا اندازہ انسان خود نہین کرسکتا اسکا اندازہ کرنے والا خود خدائے پاک غفور الرحیم ہے۔ اور حقوق عباد کے متعلق گناہ سے نجات تو ایک امر مشکل ہی سا معلوم ہوتا ہے۔ پس صورت یہ ہوگئی۔ کہ گناہ کے تصور کے ساتھ ساتھ دل کو۔ جگر کو۔ رگ رگ کو۔ سرتاپا کو۔ دہلا دینے والا عذاب دوزخ کا منظر سامنے موجود ہو جاتا ہے۔ اس عذاب دوزخ سے نجات کی سبیل کسے انسان تو کیونکر کرے۔ یہہ سبیل

بیچھو خیر ہے بوجہ

انسان کے ہاتھ مین - بالکل اوسکی قدرت مین خدا نے دے رکھی ہے - اسمین خدا نے جوہر عقل عنایت
فرمایا ہے - اِسکا استعمال صائب وہ کرے - تو مشکل آسان ہوجاتی ہے - اِرتکابِ سیئات
سے بچنے کی سبیل نکل آئیگی - ایسی نیّت کے بعد خدائے تعالیٰ خود اپنی ہدایت سے ویسا طریقہ
اوسکی عقل مین اِلقا فرمادیگا -

اب مین اِس مُہم کو آسان کرنیکا ایک نکتہ بھی بتادیتا ہون - وہ یھہ ہے کہ ہر فعل کے وقت
خدائے رحمٰن الرّحیم اپنی ذات سے بلا کسی درمیانی واسطہ کے بذریعۂ کانشنس ٹوکتا ہے - اگر
فِعل بَد ہے - اور اطمینان دلاتا ہے - اگر فعل نیک ہے - اگر وہ فعل خالی از صفاتِ نیک وبد
کے اور معمول انسان ہے - تو کانشنس اسمین دخل بھی نہین دیتا - ہر انسان اسکو اپنے روزمرّہ
مین محسوس کرلے سکتا ہے - اب سمجھو کہ کانشنس کے ٹوکنے کے کیا معنی ہین ؟ - اِسکے معنی یھہ ہین - گویا
بہ چند الفاظ کانشنس یھہ تنبیہ کرتا ہے - اِحتیاط کرنا - بچنا - اور احتیاط ایک خاص کیفیت
جوہرِ عقل کی ہے - جسکو دنیا بھر کے فِلاسفر تسلیم کرتے ہین - اِحتیاط کی تعریف یھہ ہے -
هُوَ حِفظُ النَّفسِ عَنِ الوُقُوعِ فِي المَآثِمِ - (علّامہ سیّد شریف) ترجمہ - احتیاط سے
مراد قابلِ احتراز چیزون سے بچنا ہے !! اور قابلِ احتراز چیز اِثم ہے - (صفوۂ ۲ تعریف
اِثم) - پس جب بچنے کے لئے فکر کیجائیگی - تو بہ الفاظِ دیگر بچنے کی تدبیر کیجائیگی - اِس موقع
پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تدبیر کی بھی تعریف کردیجائے - خصوصًا اِس وجہ سے بھی کہ
میان نور اللہ سلّمہٗ کے دوسرے دوست نے اِسکا ذکر کردیا ہے - اِسلیئے اِس بحث مین اونکا ذکر بھی
ہوجانا مناسب ہے - مبادا اونکی دلشکنی ہو - اونھین علّامہ سیّد شریف نے تدبیر کی حسبِ ذیل مین تعریفات
بلحاظِ مختلف نوعیت کے کی ہین -

(۱) - اِستِعمَالُ الرَّأيِ بِفِعلٍ شَاقٍّ - ترجمہ - رائے کا استعمال مشکل کام مین جیسا

کہ انسانی امکانی امور مین ہوا کرتا ہے۔ ناممکن امور مین تدبیر کیا چل سکتی۔ مثلاً موت سے بچنے کی کیا تدبیر ہو سکتی ہے؟

(۲)۔ اِجْرَاءُ الْاُمُوْرِ عَلٰی عِلْمِ الْعَوَاقِبِ۔ ترجمہ۔ بعد مین آنیوالے امور کو جانکر عمل کرنا۔ اسی کو عاقبت اندیشی کہتے ہین۔ مثلاً پالٹکس۔

(۳)۔ اَلنَّظْرُ فِی الْعَوَاقِبِ بِمَعْرِفَۃِ الْخَیْرِ۔ ترجمہ۔ آیندہ آنے والی کیفیتون پر نظر کرنا۔ یعنے اون کیفیتون پر غور کرنا۔ بہتری کی پہچان کے ساتھ" اور یہی شیوہ احتیاط ہے۔ یعنے یہ کہ فلان نتیجہ ہمارے لئے اچھا ہے۔ پس اسپر غور کرنا چاہیئے کہ اوس نتیجہ کو کسطرح حاصل کیا جاے۔

بالفاظ صریح اِحْتِیَاط کے یہ معنی ہوے۔ کہ عمل اسطرح کرنا چاہیے کہ آیندہ۔ ندامت۔ انفعال الم۔ افسوس۔ زحمت۔ مصیبت۔ اور ایسی ہی ناپسند کیفیات لاحق حال نہ ہون۔ پس بات یہ ہوی۔ کہ اِحْتِیَاط پر عمل کرنا ہی تَدْبِیْر ہے۔ پس ہر فعل کے کرنیکے وقت انسان کا شیوہ یہ ہونا چاہیے کہ کسب ثواب کی تدبیر عمل صالح سے کرے۔

اب مین دو روایتین بیان کرکے اس مضمون تَقْدِیْر کو ختم کرتا ہون۔

رِوَایَۃِ اوّلْ

حضرت باب علم النبی علی مرتضیٰ علیہ السلام سے ایک صحابی نے عرض کی۔ کہ مسئلہ جبر و قدر سمجھا دیجئے۔ حضرت کاشف اسرار نے کیا خوب اس مسئلہ کا فلسفہ ایک ہی جملہ مین ظاہر فرما دیا۔ فرمایا۔ "اصل حل تو تمہارے دونو قدمون کے درمیان ہے۔" عرض کیا گیا۔ تشریح فرمایئے۔ فرمایا۔ "قولاً نہین۔ فعلاً سمجھ لو۔" پھر فرمایا۔ "ذرا دکھا تو دو آیا

تم ایک پیر پر کھڑے ہو سکتے ہو" صحابی اپنے ایک پیر پر کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا "اب ارادہ کرو۔ اور دوسرا پیر بھی اوٹھالو" عرض کی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟۔ مین تو گر پڑونگا۔ صدمہ ہوگا فرمایا۔ یہی حل ہے اس مسئلہ کا۔ وہ صحابی سمجھ گئے اور متشکر ہوے۔

اسکی تفسیر مین ایک کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ ہر تخیل کے اعتبار سے۔ اسوقت ایک شمہ سُن لو۔ جس قدرت اور ارادہ سے پہلا پیر اوٹھالیا گیا۔ اوسی قدرت اور ارادہ سے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جا سکتا تھا مگر اسمین لگے ہاتھ ضرر کا خوف تھا۔ اقتضاے احتیاط نہ تھا کہ دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جاتا۔ لیکن اگر موٹے گدّے پر کھڑے ہوتے۔ تو چونکہ ضرر کا خوف نہ ہوتا۔ اسلئے دوسرا پیر بھی اوٹھالیا جا سکتا۔ جب لگے ہاتھ ضرر کے خوف نے ارادۂ عمل کو روکدیا تو کیا عاقبت کے خوفِ عذاب کا لحاظ عمل کے وقت نہ ہونا چاہیے؟۔

روایتِ دُوم

ایک زبردست فلاسفر غیر موحّد امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس گیا۔ پوچھا۔ کیا آپکو امام کہتے ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان۔ مین امامِ وقت ہون"۔ پوچھا۔ کہتے ہین کہ آپ محمد صلعم کے پوتہ ہین؟۔ فرمایا۔ "ہان" کہا۔ کہتے ہین کہ آپکے دادا بھی معجزے کرتے تھے۔ اور آپ بھی کرتے ہین؟۔ فرمایا۔ "نہ اون مین ایسی قدرت تھی نہ مجھ مین ہے۔ مگر وہ بھی اور مین بھی بوقتِ ضرورت اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہین۔ تو ناممکن الوقوع بھی وقوع مین آجاتا"۔ کہا۔ پھر کس کا نام آپنے لے لیا؟۔ اللہ کیا ہے؟۔ کہان ہے؟۔ کیسا ہے؟۔ وہ کیا کرے گا؟۔ اللہ کا وجود ثابت کرو۔ فرمایا۔ "عقلی طریق سے یا نقلی؟"۔ یعنے کتب سے۔ کہا۔ اونھ۔ نقلی! آپکے قرآن کی جیسی کئی کتب مین لکھ ڈالونگا۔ جناب! عقل سے ثابت فرمایئے

فرمایا۔ "یھہ میرا پہلا معجزہ ہے" پوچھا۔ یھہ کیونکر؟ فرمایا۔ عقلی یا نقلی طریقہ کو پسند کرنا تمہارا اختیاری امر تھا۔ مین اسپر قادر نہین تھا کہ تم کو کسی ایک طریقہ کے لئے مجبور کر سکتا۔ اگر نقلی ثبوت تم چاہتے تو بڑی مشکل پڑتی۔ اور آج اسوقت یھہ مرحلہ منٹون مین طے نہ ہو سکتا۔ جواب انشاء اللہ ہو جائیگا۔ ورنہ کئی دن بحث چلتی۔ کیونکہ کتب کئی لکھی پڑی ہین۔ اور ہر ایک مین گو نتیجہ واحد ہے۔ مگر دلائل مختلف۔ پس مین نے یھہ التجا کی باری تعالی سے کہ تم کو یھہ توفیق دے کہ تم عقلی ثبوت چاہو اب تو معاملہ آسان ہو گیا" اور فرمایا "کہو انسان عاقل کے لئے وہ کونسا امر لازمی ہے۔ جو اوسکو آئندہ کی ندامت اور مصیبت سے مامون اور مصئون رکھے" جواب اوسوقت اوس نغلاسفر کے ذہن مین نہین آیا۔ حضرتؒ نے فرمایا۔ "کیا احتیاط ایسا امر ہو سکتا ہے" عرض کی۔ جی ہان۔ صحیح ہے۔ فرمایا۔ "اچھا تو اب ایک نقل سنلو"

نقل۔ حمید اور ولید دو دوست بغداد مین ہین۔ بصرہ جانا چاہتے ہین۔ جہان وہ کبھی نہین گئے تھے۔ نہ راہ کی کیفیت جانتے تھے۔ نہ حالات سفر سے اونھیں خبر تھی۔ متفکر بیٹھے تھے۔ ایک مسافر کو بصرہ کی راہ سے آتے دیکھا۔ پوچھا بھائی۔ ذری مہربانی کر کے بتا دینا۔ کہان سے آرہے ہو۔ کہا۔ بصرہ سے۔ پوچھا کیسی راہ ہے۔ حالات سفر کیا ہین؟ کہا۔ رستہ تو اچھا ہے۔ مگر ایک گھاٹی ہے۔ جہان قزاق تاک مین لگے رہتے ہین۔ قابو ملگیا۔ مار لیتے ہین۔ ہتیار رکھلو۔ اطمینان ہے۔ پھر شہر پناہ بصرہ پر محصول لیکر اندر چھوڑتے ہین۔ ورنہ باہر ہی باہر ہنکا دیتے۔ اسپر دونو دوست مسلح ہو گئے۔ اس اثنا مین ایک دوسرا مسافر بصرہ ہی کی راہ سے آرہا تھا۔ اوس سے بھی وہی سوالات کئے گئے۔ اس نے جواب دیا۔ راستہ بالکل صاف ہے۔ اپنی ناک کی سیدھ پر چلے جاؤ۔ کھلے ہاتھ سونا لیجاؤ۔ کچھ خطرہ نہین ہے۔ حمید نے کہا۔ کیا ہرج ہے۔ احتیاطاً ہتیار رکھ لین۔ مگر ولید نے کہا مخبر آخر کو صحیح سمجھنا چاہئے

فضول بوجھ کون لے جائے؟ - خلاصہ یہ کہ حمید مسلح اور ولید نہتا چلے - اتفاق سے راستہ مین وہ گھاٹی آئی - اور دو تین شخص ان پر ٹوٹ پڑے - حمید نے تلوار چمکائی - اِس پر حملہ کرنیوالا ٹھٹھکا - اور ۔۔ دیکھا نہتا ولید کھڑا ہے - اوسپر جھپٹے - حمید بھاگا - جان بھی بچی - مال بھی سلامت لے گیا - محصول بھی لیا جاتا تھا - ادا کر دیا - بصرہ داخل ہو گیا - دوسرے مسافر نے شاید تھوڑا غلط کہا ہو - یا بصرہ مین کبھی داخل نہ ہونگے - جسے محصول کا حال اوسکو معلوم نہ ہوا ہو - اور اوس کے سفر کے وقت قزاق کہین دوسری غارت مین لگے ہون -

اتنا فرماکر حضرت امام خاموش ہو گئے - فلاسفر نے کہا - ہان - بچّون کے لئے اچھی حکمت آموز نقل ہے - حضرت نے فرمایا - بلکہ بڑون کے لئے ہدایت حق بھی کرتی ہے" کہا یہ کیونکر - فرمایا - تم اور مین دونو مرنے والے ہین - اِس دنیا مین ہمیشہ کے لئے رہنے والے نہین ہین - اِسلئے ہم دونو اِس دنیا سے سفر کرنے والے ہین - اور ایسی دنیا کو جہان ہم ابتک نہین گئے نہ وہان کا حال کچھ ہمین معلوم ہے - تمہارا دعوے ہے کہ خدا کا وجود نہین ہے - اگر عاقبت مین واقعی خدا نہین ہے - تو مین جو خدا کے وجود کا قایل ہون - مجھکو اِس اعتقاد کی سزا دینے والا وہان کوئی نہوگا - پس باوصف مختلف اور متضاد عقیدون کے تمہاری میری حالت بعالم ثانیہ ایک سی رہیگی - لیکن بحسب دعوے میرے - اگر خدا کا وجود ہے - تو تم پھنسے - مین بچا - پس اِس امر مین مین نے احتیاط پر عمل کیا یا تم نے؟ - انسانی شیوہ عقل میرا رہا یا تمہارا؟ - عقل سے بہتر کام مین نے لیا یا تم نے؟ - ارادہ و اہتمام عمل مین نے صائب کیا یا تم نے؟ - عمل میرا مجھے مصئون رکھیگا مصائب آیندہ سے یا تمہارا تمکو؟ - فلاسفر قایل ہوا - اور ایمان لایا - اور کلمہ حق پڑھکر محصول داخلہ جنت کا ادا کیا -

ملخص تحقیق یہ ہے کہ انسان اپنے افعال اپنے ارادہ سے کرتا ہے - جسکا خود ذمہ دار ہے -

آگ میں گروگے حماقت سے تو جل جاؤ گے۔ اپنی حماقت پر پچتاؤ گے۔ اوسی طرح نافرمانی خدا اور رسول کی کرکے گناہ کے مرتکب دنیا میں ہوگے تو عاقبت مین دوزخ کی آگ کا مزہ چکھوگے وَهٰذَا مَا اَرَدْنَا اِثْبَاتَهٗ۔ ترجمہ۔ "اور یہی ہم کو ثابت کرنا تھا"

یاد رکھو

اس حیات چند روزہ کے سفر دنیا میں چلنے کے لئے دو راستہ ہین جنمین ایک تو جنّت پہونچاتا ہے۔ دوسرا جہنّم جھونکتا ہے۔ ان راہون سے متعلق خدا فرماتا ہی۔ وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ۔ ترجمہ "اللہ کے ذمہ ٹھیک راستہ دکھا دینا ہے" وہ راستہ خدا نے دکھا دیا کہ ایمان اور عمل صالح کو اپنے رہبر بنالو۔ پھر جتا دیا ہے کہ۔ وَمِنْهَا جَآئِرٌ۔ ترجمہ "اور اوسی مین ٹیڑھا بھی نکلا ہے" (دیکھو جزء ۴ کاع ۳۹) جسکی طرف شیطان پھسلا لیجایگا۔ اور متنبہ فرمادیا کہ۔ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ۔ ترجمہ "یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے" (دیکھو جزء ۱ کاع ۹)۔ پھر فرماتا ہے کہ باوصفیکہ هَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ۔ ترجمہ "ہم نے اوسکو (یعنے انسان کو) دونو راستہ دکھلا دیئے" فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ۔ ترجمہ "پر انہم وہ گھاٹی (یعنے گمراہی شیطان) سے پار نہ اترا۔ (یعنے نہ بچا)" (وسط سورۃ البلد)۔ افسوس! حذار حذار۔ بچو۔ بچو۔ بچو۔ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ۔ فقط۔ خدا حافظ۔

محبت شعار

مسیح علی